شارحین نہج البلاغہ

(برصغیر)

مؤلف

محقق ڈاکٹر مولانا سید شہوار حسین نقوی

(امامیہ ریسرچ سینٹر، امروہہ)

مرکز افکار اسلامی

شارحین نہج البلاغہ

(برصغیر)

مؤلف

محقق ڈاکٹر مولانا سید شہوار حسین نقوی

(امامیہ ریسرچ سینٹر، امروہہ)

مرکز افکار اسلامی

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

کتاب: شارحین نہج البلاغہ (برصغیر)
مؤلف: حجۃ الاسلام ڈاکٹر مولانا سید شہوار حسین نقوی امروہوی
ایمیل: shahwaramronhvi@gmail.com
فون: 09319901464
اشاعت دوم: شعبان المعظم ۱۴۴۷ ہجری، فروری ۲۰۲۶ء
ناشر: مرکز افکار اسلامی
ویب سائٹ: www.afkareislami.com
ایمیل: afkareislami@yahoo.com

مرکز افکار اسلامی

فہرست

پیش لفظ ۶
مولف ایک نظر میں ۸
مقدمہ ۱۰
برصغیر کے علماء کی کاوشیں ۲۵
جامع نہج البلاغہ علامہ سید شریف رضی علیہ الرحمۃ ۲۹

گیارہویں صدی ہجری

حسین بن شہاب الدین العاملی ۳۵

بارہویں صدی ہجری

محمد علی، حزیں لاہیجی ۳۸

تیرہویں صدی ہجری

امداد علی خاں، راجہ ۴۱
مسیح الدین کاکوروی ۴۲
حیدر علی، میر ۴۵

چودہویں صدی ہجری

محمد عباس، مفتی، شوشتری ۴۷
مفتی سید عباس موسوی شوشتری الجزائری ۴۸
احمد نذر، امروہوی ۵۵
علی حسین، زنگی پوری ۵۸
امداد علی رسا ۵۸
علی محمد، تاج العلماء ۵۹
محمد حسن علی، حافظ، خیر پوری ۶۷
زوّار علی خاں ۶۸
علی اکبر ۷۰
احمد حسین، امروہوی ۸۱
ناظر حسین، ناظم، مظفر نگری ۸۴
محمد حسین، محقق ہندی ۸۶
اولاد حسن، امروہوی ۸۸
ارتضیٰ حسین ۹۰
محمد اعجاز حسن، بدایونی ۹۱
یوسف حسین، امروہوی ۹۴
علی اظہر، فخر الحکماء ۱۰۰
سبط حسن، جائسی ۱۰۶
ظہور حسین، ظہیر الملت ۱۰۸
ظفر مہدی گہر، جائسی ۱۱۰
غلام علی اسماعیل ۱۱۴
ناصر حسین، ناصر الملت ۱۱۶
احمد علی کریم بھائی دھرمسی ۱۱۷
عبد الحسین ۱۱۸
حیدر علی، صفا ۱۱۸
ذاکر حسین، بہریلوی ۱۱۸
مسرور حسین، امروہوی ۱۲۰
عبد الرزاق ندوی، ملیح آبادی ۱۲۲
محمد عسکری جعفری ۱۲۵
نبی احمد خاں، رامپوری ۱۲۶
شوکت علی زیدی ۱۲۷
خورشید حسن، امروہوی ۱۲۸
رفعت امام زیدی ۱۲۹
رئیس احمد جعفری، ندوی ۱۲۹

محسن نواب رضوی ۱۳۳
اختر علی، تلہری ۱۳۵
ابن حسن، جارچوی ۱۳۸
رشید ترابی ۱۴۵
مجتبیٰ حسن، کامونپوری ۱۴۶
محمد عادل رضوی، فیض آبادی ۱۴۹
سبط الحسن، ہنسوی ۱۵۱
آغا اشہر، لکھنوی ۱۵۲
امجد علی اشہر ۱۵۳
صفدر حسین رضوی ۱۵۳
رزم، ردولوی ۱۵۳
علی رضا ۱۵۴

پندرہویں صدی ہجری

علی اکبر شاہ ۱۵۵
امتیاز علی خاں عرشی ۱۵۵
رضی حیدر ۱۵۴
جعفر حسین، مفتی ۱۵۸
نذر حسن، گوپالپوری ۱۶۲
ظفر الحسن رضوی ۱۶۴
محمد وصی خاں ۱۶۵
نائب حسین نقوی، امروہوی ۱۶۶
محمد صادق، سید ۱۶۶
نامعلوم؟ ۱۷۱
مرتضیٰ حسین، فاضل لکھنوی ۱۷۱
علی نقی، نقوی، سید العلماء ۱۷۵
مہدی نظمی، لکھنوی ۱۷۹
جاوید جعفری ۱۸۲
ظفر حسن، امروہوی ۱۸۴
سردار نقوی، امروہوی ۱۸۷
محمد خالد فاروقی ۱۹۰
انصار حسین، ماہلی ۱۹۰
عزیز الحسن جعفری ۱۹۱
احمد علی، ادیب، حیدرآبادی ۱۹۲
نشاط نورانی ۱۹۳
محمد تقی، امروہوی ۱۹۳
علی عباد نیساں، اکبرآبادی ۱۹۴
گروہ مترجمین ۱۹۴
انیس فاطمہ، شبنم جعفری ۱۹۵
ذیشان حیدر، جوادی ۱۹۶
اشتیاق حسین ۱۹۹
جہاد الاسلام ۱۹۹
سعید حیدر زیدی ۲۰۰
ابو جعفر ۲۰۱
یوسف حسین، مرزا ۲۰۱
حسن عسکری، حیدرآبادی ۲۰۴
محمد باقر، جوراسی ۲۰۵
عابدہ نرجس ۲۰۷
محمد حسین اکبر ۲۰۷
سید محمد تقوی، باسٹوی ۲۰۸
آصف پاشا صدیقی ۲۱۱

غلام محمد زکی، سرور کوٹی ۲۱۱
حیدر جاوید سید ۲۱۲
محمود حسن قیصرؔ، امروہوی ۲۱۲
حامد رضوی، کراروی ۲۱۶
احتشام عباس زیدی ۲۱۶
افروز مجتبیٰ، امروہوی ۲۱۷
افتخار حسین نقوی نجفی ۲۱۸
اقبال حیدر حیدری ۲۱۹
تقی عابدی ڈاکٹر ۲۲۰
جرار رضوی، بھیکپوری ۲۲۱
حسنین اختر، امروہوی ۲۲۲
حسین ضابط، حیدرآبادی ۲۲۲
خسرو قاسم ۲۲۳
رضا علی عابدی ۲۲۶
سلمان عابدی ۲۲۶
شاہ محمد وسیم، پروفیسر ۲۲۷
شمس الحسن عارفی ۲۳۱
صفدر عباس طاہری ۲۳۲
عارف حسین ۲۳۲
علی امام زیدی ۲۳۳
غلام حسین، رضا آقا ۲۳۴
غلام رضا ناصر نجفی ۲۳۵
قمر عباس ۲۳۶
محمد اکرم ۲۳۶
محمد بشارت علی ۲۳۶
محمد حسنین رضوی ۲۳۷
محمد سیادت نقوی، امروہوی ۲۳۷
محمد عباس ہاشمی ۲۳۹
محمد علی توحیدی ۲۳۹
محمد علی فاضل، شیخ ۲۴۰
نثار احمد، زین پوری ۲۴۱
نصیر علی جاوا ۲۴۲
نظر الحسنین نجمی لکھنوی ۲۴۳
ہادی حسن فیضی ۲۴۵
مہدی حسن جعفری ۲۴۶
ناظم حسین خاں ۲۴۶
محمد رضا نجفی ۲۴۷
طیب رضا، اغوانپوری ۲۴۸
عالم مہدی، زیدپوری ۲۵۱
ضمیمہ، شارحینِ نہج البلاغہ ۲۵۳
مرکز افکارِ اسلامی کی علمی کاوشیں ۲۵۳
نئی کتب ۲۶۴
مخطوطات نہج البلاغہ ۲۷۳
فہرست الف باء ۳۰۷
فہرست کتب ۳۱۰
فہرست مخطوطات ۳۲۰
کتب خانے ۳۲۳
منابع و مصادر ۳۲۴

پیش لفظ

''نہج البلاغہ'' امیر المومنینؑ کے نورانی کلام کا وہ مجموعہ ہے جو ربّ تک پہنچانے کی راہیں منوّر کرتا ہے۔ یہ وہ کلام ہے جس میں علمِ الٰہی کا پَرتو اور کلامِ نبوی کی بو باس ہے۔ نہج البلاغہ سے محبت امامؑ سے محبت کی نشانی وثبوت ہے۔

''مرکز افکار اسلامی'' کے اہداف میں سے ایک ہدف یہ ہے کہ نہج البلاغہ پر ہونے والے تحقیقی کام سے قوم کو آشنا کیا جائے اور اُن کی تالیفات وتصنیفات کو عام کیا جائے۔ جناب محقق ڈاکٹر مولانا شہوار حسین نقوی امروہوی نے برصغیر میں نہج البلاغہ پر ہونے والی کاوشوں کو نہایت عرق ریزی و جانفشانی سے مدون کیا اور ایک تحقیقی کتاب تالیف فرمائی جس کا نام ''شارحینِ نہج البلاغہ (برصغیر)'' رکھا۔ اس کتاب میں برصغیر میں گیارہویں صدی سے اب تک نہج البلاغہ پر لکھی جانے والی کتابوں کی تا حدِّ امکان تفصیل بیان کی اور مؤلفین و مصنفین کا تعارف بھی کرایا۔

مرکز افکار اسلامی کی طرف سے نہج البلاغہ سے متعلق امور کی انجام دہی میں ہم نے اس کتاب کو نہایت مفید پایا، ڈاکٹر صاحب سے اس کتاب کی دوبارہ اشاعت کی اجازت چاہی تو آپ نے بڑی فراخ دلی سے اجازت مرحمت فرمائی۔ یہ کتاب پہلی بار ''ولایت فاؤنڈیشن دہلی'' سے شائع ہوئی تھی اور مولانا صاحب نے اُن سے بھی ہمیں اجازت لی دی۔ مرکز افکار اسلامی مولانا شہوار حسین نقوی امروہوی اور ''ولایت فاؤنڈیشن دہلی'' کے شکریہ کے ساتھ یہ کتاب آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔

☆ کتاب کے پہلے ایڈیشن میں بہت سے مصنفین ومؤلفین ومترجمین کی تحریروں کے تفصیلی نمونے پیش کیے گئے تھے جنہیں مختصر کر دیا گیا ہے یا ختم کر دیا گیا ہے۔

☆ بعض مصنفین ومؤلفین کی کتابوں کی تفصیلی فہرست دی گئی تھی اُسے بھی مختصر کر دیا گیا ہے۔

☆ کتاب کی پہلی اشاعت کے بعد جن نئی کتابوں سے آگاہی ہوئی یا نئی کتابیں منظر عام پر آئیں اُنہیں بھی آخرِ کتاب میں شامل کر دیا گیا ہے۔

☆ مرکز افکار اسلامی سے شائع ہونے والی کتابوں کی فہرست کو الگ درج کر دیا گیا ہے۔

کتاب ''شارحین نہج البلاغہ'' یقیناً نہج البلاغہ پر محنت کرنے والوں سے آشنائی کا بہترین ذریعہ ہوگی اور اس موضوع پر تحقیق کرنے والے علماء ودانشوران کے لیے مدد ومعاون ثابت ہوگی۔

پروردگار ڈاکٹر مولانا شہوار حسین نقوی امروہوی کی اس محنت کو قبول فرمائے اور اِس عظیم کام پر اجرِ جزیل عطا فرمائے۔ مولانا کا مختصر تعارف یہاں پیش کیا جا رہا ہے۔

والسلام

مقبول حسین علوی

مرکز افکار اسلامی

فروری ۲۰۲۶ء

شعبان المعظم ۱۴۴۷ھ

مؤلف ایک نظر میں

نام: سید شہوار حسین نقوی

والد: جناب سید علمدار حسین مرحوم

تاریخ پیدائش: ۱۳ / رجب ۱۳۹۲ھ/ ۵ /مئی ۱۹۷۲ء، امروہہ

وطن: امروہہ، حقانی اسٹریٹ یوپی، انڈیا

تعلیم: امام المدارس انٹر کالج امروہہ، جامعہ ناظمیہ لکھنؤ، فاضل ادب عربی و فارسی بورڈ، فاضل تفسیر لکھنؤ یونیورسٹی، حوزہ علمیہ قم ایران۔Ph.D,M.A روہیلکھنڈ یونیورسٹی بریلی۔

مشاغل: مدرس دارالعلوم سید المدارس امروہہ، امام جمعہ مرادآباد، تحقیق، تصنیف و تالیف۔

علمی آثار:

* فہرستِ کتب شبہات وردھای علماء شیعہ (فارسی) مطبوعہ قم ایران ۱۹۹۸ء
* اسلامی جنرل نالج، مطبوعہ عباس بک ایجنسی لکھنؤ ۲۰۰۲ء
* تذکرہ علماء امروہہ، ناشر انجمن وظیفہ سوسائٹی دہلی ۲۰۰۳ء
* جواہر الحدیث، ھدی بک ایجنسی امروہہ ۲۰۰۳ء
* تالیفات شیعہ برصغیر، فارسی (گولڈ میڈل) ناشر انتشارات دلیل ما ایران ۲۰۰۵ء
* ہندوستان کی پہلی جنگ آزادی میں امروہہ کا حصہ، مطبوعہ میر انیس اکیڈمی امروہہ ۲۰۰۷ء
* مقدمہ تاریخ اصغری (تاریخ امروہہ) ناشر میر انیس اکیڈمی امروہہ ۲۰۰۷ء
* مقدمہ ترجمہ قرآن، ڈاکٹر مولانا زیرک حسین امروہوی، مطبوعہ میر انیس اکیڈمی امروہہ ۲۰۱۰ء

* علامہ یوسف حسین امروہوی، حیات اور خدمات، ناشر ولایت فاؤنڈیشن دہلی ۲۰۱۱ء
* تذکرہ شہداء کربلا، مطبوعہ مرادآباد ۲۰۱۲ء
* تذکرہ مفسرین امامیہ برصغیر، نمایندگی جامعۃ المصطفی دہلی ۲۰۱۲ء
* علامہ سید محمد شاکر، حیات اور کارنامے، ناشر امروہہ فاؤنڈیشن دہلی ۲۰۱۲ء
* شارحین نہج البلاغہ برصغیر، ناشر ولایت فاؤنڈیشن دہلی ۲۰۱۲ء
* مؤلفین غدیر برصغیر، ولایت فاؤنڈیشن دہلی ۲۰۱۲ء
* مترجمین صحیفہ سجادیہ برصغیر، ناشر ولایت فاؤنڈیشن دہلی ۲۰۱۴ء
* سیرت نگاریٔ فاطمہ زہرا، ناشر ولایت فاؤنڈیشن دہلی ۲۰۱۴ء
* تحفۃ المومنین، ناشر امامیہ ریسرچ سینٹر امروہہ ۲۰۱۵ء
* انوار الحدیث، ہادی فاؤنڈیشن دہلی ۲۰۱۶ء
* علی شناسی در کتب ہندو پاک، ولایت پبلیکیشنز دہلی ۲۰۱۸ء
* تذکرہ علماء شیعہ برصغیر، ناشر ولایت پبلیکیشنز دہلی ستمبر ۲۰۱۹ء
* تاریخ شیعیان امروہہ، ناشر ولایت پبلیکیشنز دہلی ۲۰۱۹ء
* روزمرّہ کی دعائیں، ناشر امامیہ ریسرچ سینٹر امروہہ ۲۰۲۱ء
* ناموران فقہ واصول برصغیر، ناشر کوثر پبلیکیشن دہلی ۲۰۲۲ء
* گناہوں کا انجام، ناشر امامیہ ریسرچ سینٹر امروہہ ۲۰۲۳ء
* تذکرہ علامہ میر حامد حسین صاحب عبقات الانوار، ناشر ولایت پبلیکیشنز دہلی ۲۰۲۴ء
* تذکرہ شہید رابع علامہ میرزا محمد کامل دہلوی، صاحب نزہہ اثنا عشریہ، ناشر ولایت پبلیکیشنز دہلی ۲۰۲۵ء
* فلاسفہ امامیہ برّصغیر مہدی نظمی حیات اور خدمات

بسم اللّٰہ الرّحمن الرّحیم

مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَا یَبْلُغُ مِدْحَتَہُ الْقَائِلُوْنَ وَلَا یُحْصِیْ نَعْمَائَہُ الْعَادُوْنَ وَلَا یُؤَدِّیْ حَقَّہُ الْمُجْتَھِدُوْنَ اَلَّذِیْ لَا یُدْرِکُہُ بُعْدُ الْھِمَمَ وَلَا یَنَالُہُ غَوْصُ الْفِطَنِ اَلَّذِیْ لَیْسَ لِصِفَتِہٖ حَدٌّ مَّحْدُوْدٌ وَلَا نَعْتٌ مَّوْجُوْدٌ وَلَا وَقْتٌ مَعْدُوْدٌ وَلَا اَجَلٌ مَمْدُوْدٌ فَطَرَ الْخَلَائِقَ بِقُدْرَتِہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَ آلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنَ الْمَعْصُوْمِیْنَ اَمَّا بَعْدُ

نہج البلاغہ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے خطبات، مکتوبات اور ارشادات کا نفیس مجموعہ فصاحت و بلاغت، معانی و بیان، تلمیح و استعارہ، ایجاز و اطناب، تمثیل و کنایہ، تسجیع و ترصیع، سلاست و روانی، کا وہ حسین مرقع ہے جس میں طبیعات و ما بعد الطبیعات الھیات و ریاضیات، معاشیات و نفسیات، اخلاق و حکم، مواعظ و عبر، تدبیر منزل و سیاست مدن، فلکیات و ارضیات کی ایسی جلوہ گری ہے جس کا ہر پہلو نمایاں اور درخشاں ہے۔ یہ ایسا وقیع اور جامع کلام ہے جو ''تحت کلام الخالق وفوق کلام المخلوق'' ہونے کا شرف رکھتا ہے۔ جسے علامہ سید شریف رضیؒ نے چوتھی صدی ہجری کے اواخر میں مدوّن کیا۔ اس کلام کی ادبی عظمت اور علمی جلالت ہر دور میں مسلّم رہی ہے۔

علامہ محمد عبدہ مفتی مصر (۱۳۲۳ھ) لکھتے ہیں:

اہل عرب میں کوئی ایسا شخص نہیں جو اس بات کا قائل نہ ہو کہ امیر المومنین علی بن ابی طالب کا کلام، کلامِ خدا و کلام رسول کے بعد ہر کلام سے بلند تر کثیر المعانی اور

زیادہ فوائد کا حامل ہے۔ لہذا زبان عربی کے نفیس ذخیروں کے متلاشی حضرات کے لیے یہ کتاب اس امر کی سب سے زیادہ مستحق ہے کہ وہ اسے اپنے محفوظات اور منقولات میں اہم درجہ پر رکھیں اور اس کے ساتھ ان معانی و مقاصد کے سمجھنے کی کوشش کریں جو اس کتاب کے الفاظ میں مضمر ہیں۔

عرب کے مشہور ادیب اور انشاء پرداز شیخ مصطفیٰ غلائینی استاد التفسیر بیروت اپنی کتاب ''اریج الزہر'' میں لکھتے ہیں:

''وہ عمدہ اور نفیس علمی ذخیرہ جو بلند معیار ادب کے طلبگاروں کے لیے لازمی اور ضروری قرار پاتا ہے۔ وہ امیر المومنین علیؑ کی کتاب نہج البلاغہ کا مطالعہ ہے جس کے لیے خاص طور پر یہ مقدمہ لکھا گیا ہے۔ اس کتاب میں بلیغ کلام اور ششدر کر دینے والے طرز بیان اور خوشنما مضامین اور مختلف عظیم الشان مطالب ہیں کہ مطالعہ کرنے والا اگر ان کی صحیح مزاولت کرتا رہے تو وہ اپنی انشاء پردازی ،خطابت اور گفتگو میں بلاغت کے معیار پر پورا اتر سکتا ہے۔'' [1]

جامعۃ الازہر کی علمی شخصیت استاد محمد محی الدین نہج البلاغہ کے حاشیہ پر رقمطراز ہیں:

''کتاب نہج البلاغہ امیر المومنین علی بن ابی طالب کے کلام کا وہ انتخاب ہے جو شریف رضی ابوالحسن محمد بن حسن موسوی نے کیا ہے یہ وہ کتاب ہے جو اپنے دامن میں بلاغت کے نمایاں جوہر اور فصاحت کے بہترین مرقعے رکھتی ہے اور ایسا ہونا ہی چاہیے کیونکہ یہ ایسے شخص کا کلام ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تمام مخلوق میں سب سے زیادہ فصیح اللسان سب سے زیادہ قدرت کلام کا مالک اور قوت استدلال میں سب سے زیادہ اور عربی الفاظ پر سب سے زیادہ

---

[1] مقدمہ نہج البلاغہ، مفتی جعفر حسین، ص:۴۶

قابو رکھنے والا تھا کہ الفاظ جس صورت سے چاہتا تھا انھیں گردش دے دیتا تھا۔ وہ بلند مرتبہ حکیم جس کے بیان سے حکمت کے سوتے پھوٹتے ہیں، وہ خطیب جس کی سحر بیانی دلوں کو مسحور دیتی ہے۔ وہ عالم جس کے روابط رسول اکرمؐ کے ساتھ انتہائی گہرے تھے اور جس نے وحی کی کتابت اور دین کی نصرت میں شمشیر و زبان دونوں سے جہاد کیا۔ جسے ابتدائی عمر سے وہ مواقع حاصل ہوئے جو کسی دوسرے کو نصیب نہ ہو سکے۔''[1]

ان تمام بیانات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بلا تفریق مذہب وملت علماء اہل سنت اور علماء اہل تشیع نے اس گراں قدر فصیح اللسان وبلیغ البیان علمی شاہکار کو اپنے لیے مشعل راہ قرار دیا اور اس بحر بیکراں میں غواصی کر کے اپنے دامن علم وفضل کو فصاحت و بلاغت کے نایاب موتیوں سے بھرا اور تحریر وتقریر وخطابت طلاقت لسانی کو معروف ومقبول بنایا۔

اس مجموعہ کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ علامہ سید شریف رضیؒ کی حیات ہی میں اہل علم اس کی طرف متوجہ ہو گئے تھے اور اس کی شرحیں لکھنے کا کام شروع کر دیا تھا آپ کے بھائی علامہ سید مرتضیٰ علم الھدیٰ (۴۳۶ھ) جلیل القدر فقیہ تھے انھوں نے خطبہ شقشقیہ کی شرح لکھی ان کے علاوہ علامہ سید علی بن ناصر نے اولین شرح نہج البلاغہ ''اعلام نہج البلاغہ'' کے عنوان سے لکھی۔ ان کاوشوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ ایک ہزار سال کے عرصۂ دراز سے اس مجموعہ کی شرحیں، ترجمے، حواشی، استدراک اور استناد لکھے جانے کا سلسلہ جاری ہے اب تک نہج البلاغہ کے ۱۳۱ خطی نسخوں کی دریافت ہو چکی ہے جن کا تعلق پانچویں صدی ہجری سے دسویں صدی ہجری کے درمیان ہے۔

جہاں تک نہج البلاغہ کی شرحوں کا تعلق ہے تو ان کی تعداد کا اندازہ مندرجہ ذیل ماخذ ومنابع سے

---

[1] مقدمہ نہج البلاغہ، مفتی جعفر حسین، ص:۴۶

ہوتا ہے آقا بزرگ تہرانی نے ''الذریعہ الی تصانیف الشیعہ'' کی چودھویں جلد میں نہج البلاغہ کی ۱۰۰ شرحوں کی تفصیل بیان کی ہے۔علامہ امینی نے ''الغدیر'' کی چوتھی جلد میں ۸۱ شرحوں کا ذکر کیا ہے۔

شیخ حسین جمعہ عاملی نے اپنی کتاب ''شروح نہج البلاغہ'' میں ۲۱۰ شرحوں کا تعارف پیش کیا ہے۔کتاب ''نہج البلاغہ چیست'' میں بھی متعدد شرحوں کے مشخصات بیان کیے گئے ہیں۔معروف کتاب شناس آقای رضا استادی دامت برکاتہ نے ''کتابنامہ نہج البلاغہ'' میں تقریباً ۳۷۰ شرحوں اور ترجموں کا ذکر کیا ہے۔افادیت کے پیش نظر ہم کچھ شارحین کے احوال مختصراً ذکر کررہے ہیں جنھوں نے عراق، ایران، مصر اور لبنان مین نہج البلاغہ کی شرحیں قلمبند کیں۔

علامہ سید علی بن ناصر:

علامہ رضی (۴۰۶ھ) کے معاصر تھے آپ کو اولین شرح نہج البلاغہ لکھنے کا شرف حاصل ہے۔شرح کا نام ''اعلام نہج البلاغہ'' ہے اس کا خطی نسخہ مولانا اعجاز حسین کنتوری کے پاس لکھنؤ میں موجود تھا۔

علامہ سید مرتضیٰ علم الھدیٰ (۴۳۶ھ):

علامہ شریف رضی کے بڑے بھائی تھے فقہ واصول میں اعلیٰ مقام رکھتے تھے آپ نے خطبہ شقشقیہ کی شرح لکھی۔[۱]

قاضی عبدالجبار (پانچویں صدی ہجری):

اپنے عہد کے جید عالم و فاضل تھے صاحب ریاض العلماء نے آپ کی شرح نہج البلاغہ کا ذکر کیا ہے۔[۲]

---

[۱] الذریعہ۔ج:۱۴۔ص:۱۳۷

[۲] الذریعہ۔ج:۱۴۔ص:۱۳۰

ابوالحسن علی بن ابوالقاسم زید بیہقی (۵۶۵ھ):

ابن فندق کے نام سے مشہور تھے علم وفضل میں درجہ کمال پر فائز تھے" معارج نہج البلاغہ" آپ کی مشہور تصنیف ہے جسے ۵۵۲ھ میں تحریر کیا۔ [۱]

شیخ قطب الدین راوندی (۵۷۲ھ):

آپ کا نام قطب الدین ابی الحسین سعید بن ھبۃ بن الحسن راوندی۔ جلیل القدر فقیہ و محقق تھے جنہوں نے نہج البلاغہ کی شرح رقم کی۔ [۲]

ابوالحسن محمد بن حسین بن حسن بیہقی مشہور بہ قطب الدین کیدری:

آپ نے ۵۷۳ھ میں حدایق الحقایق کے عنوان سے شرح نہج البلاغہ لکھی۔ [۳]

شیخ افضل الدین الحسن بن علی ماہ آبادی (متوفی بعد از ۵۸۵ھ):

شیخ منتخب الدین کے مشائخ میں سے تھے عظیم المرتبہ عالم تھے آپ نے شرح نہج البلاغہ رقم کی۔ [۴]

علامہ فخر الدین رازی (۶۰۶ھ):

امام اہلسنت علامہ فخر الدین رازی نے نہج البلاغہ کی شرح لکھی جس کا ذکر آقا بزرگ تہرانی نے الذریعہ ج ۱۴ ص ۱۶۰ میں تاریخ الحکماء قفطی کے حوالے سے کیا ہے۔

عزالدین ابوحامد عبدالحمید بن ھبۃ اللہ ابن ابی الحدید معتزلی (۶۵۵ھ):

۵۸۶ میں مدائن میں پیدا ہوئے آپ نے معرکۃ الاراشرح نہج البلاغہ ۲۰ جلدوں میں لکھی جو تہران، مصر، لبنان سے متعدد بار شائع ہو چکی ہے تحقیقی، معلوماتی، مبسوط شرح ہے۔ عام مقبولیت

---

[۱] الذریعہ۔ ج: ۱۴۔ ص: ۱۳۸

[۲] الذریعہ۔ ج: ۱۴۔ ص: ۱۲۶

[۳] الذریعہ۔ ج: ۱۴۔ ص: ۱۴۶

[۴] الذریعہ۔ ج: ۱۴۔ ص: ۱۲۳

حاصل ہے۔ یہ شرح آپ نے وزیر مؤید الدین ابی طالب محمد مشہور بہ ابن علقمی کے لیے لکھی۔

سید ابن طاؤس (۶۶۴ھ):

فقیہ، محقق تھے نہج البلاغہ کی معرکۃ الآراء شرح لکھی۔ [۱]

رضی الدین علی بن موسیٰ آل طاؤس حلّی (۶۶۴ھ):

فاضل جلیل و عالم نبیل تھے۔ صاحب کشف الحجب والاستار مولانا اعجاز حسین کنتوری نے آپ کی شرح نہج البلاغہ کا ذکر کیا ہے۔ [۲]

کمال الدین میثم بن علی بن میثم بحرانی (۶۷۹ھ):

آپ نے نہج البلاغہ کی مبسوط گرانقدر شرح بنام ''مصباح السالکین'' لکھی یہ شرح خواجہ علاء الدین عطا ملک جوینی وزیر (۶۸۰ھ) کے لیے رقم کی۔ جو ۶۷۷ھ میں مکمل ہوئی۔ یہ شرح ۱۲۷۶ھ میں تہران سے شائع ہوئی۔ [۳]

مؤید باللہ یحییٰ بن حمزہ بن علی بن ابراھیم:

آپ نے نہج البلاغہ کی شرح لکھی جس کا نام ''الدیباج المضی'' ہے جو نسخہ شیخ محمد سماوی کے کتب خانہ میں ہے اس کی کتابت ۷۰۱ھ میں ہوئی۔ [۴]

ضیاء الدین ابی رضا فضل اللہ:

جامع معقول و منقول عالم تھے۔ نہج البلاغہ کی شرح لکھی آپ کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ کتب خانہ اصفہان میں موجود ہے جو ۷۲۳ھ میں لکھا گیا۔ [۵]

---

[۱] الذریعہ۔ ج: ۱۴

[۲] الذریعہ۔ ج: ۱۴۔ ص: ۱۴۰

[۳] الذریعہ۔ ج: ۱۴۔ ص: ۱۲۶

[۴] الذریعہ۔ ج: ۱۴۔ ص: ۱۵۲

[۵] الذریعہ۔ ج: ۱۴۔ ص: ۱۴۳

علامہ حلی (۷۲۶ھ):

آپ کا نام شیخ جمال الدین ابی منصور الحسن بن سعید الدین یوسف بن مطہر الحلی تھا۔ جلیل القدر فقیہ تھے۔ نہج البلاغہ کی شرح آپ کی بہترین یادگار ہے۔ [۱]

شیخ کمال الدین عبدالرحمن بن محمد بن ابراھیم عتایقی حلی:

آپ جامع معقول ومنقول تھے آپ نے ۷۷۷ھ میں شرح نہج البلاغہ لکھی۔ [۲]

ابن عنقاء (آٹھویں صدی ہجری):

علی واعظ خیابانی تبریزی نے آپ کی شرح نہج البلاغہ کا ذکر کیا ہے۔ [۳]

خواجہ صائن الدین علی بن محمد بن افضل الدین محمد ترکۃ (۸۳۰ھ):

آپ نے خطبات امیر المومنینؑ کی شرح لکھی اس کے علاوہ المفاحص اور تمہید القواعد، یادگار ہیں۔ [۴]

وزیر نظام الدین علی شیر بن گنجینہ بہادر (۹۰۶ھ):

آپ سلطان حسین میرزا کے وزیر تھے مشہد مقدس میں قیام تھا پھر سمرقند چلے گئے۔ آپ نے کلمات قصار کی شرح لکھی۔

قوام الدین یوسف شیرازی (۹۲۲ھ):

قاضی بغداد کے نام سے مشہور تھے آپ نے شرح نہج البلاغہ کی شرح کے علاوہ شرح تجرید خواجہ نصیر الدین طوسی کی بھی شرح لکھی۔ [۵]

---

[۱] الذریعہ۔ج:۱۴۔ص:۱۲۴

[۲] نہج البلاغہ چیست۔ص:۱۴

[۳] الذریعہ۔ج:۱۴۔ص:۱۵۷

[۴] الذریعہ۔ج:۱۴۔ص:۱۴۰

[۵] الذریعہ۔ج:۱۴۔ص:۱۵۴

علی بن حسن زواری:

محقق کرکی (۹۴۰ھ) کے شاگرد اور فتح اللہ کاشانی (۹۸۸ھ) کے استاد تھے۔

فارسی میں شرح نہج البلاغہ لکھی جس کا نام ''روضۃ الابرار'' ہے۔ [۱]

شیخ عزالدین الآملی:

صاحب فضل وکمال، تبحر علمی میں لاثانی تھے۔آپ کی تحریر کردہ نہج البلاغہ کی شرح کتب خانہ مدرسہ سپہ سالار میں موجود ہے۔ یہ شرح ۲۹ رذی قعدہ ۹۴۴ھ میں لکھ کر فارغ ہوئے۔ [۲]

فتح اللہ بن شکر اللہ کاشانی (۹۸۸ھ):

مفسر قرآن ابوالحسن زواری کے شاگرد تھے آپ کی تصنیف کردہ شرح نہج البلاغہ کا نام ''تنبہ الغافلین'' ہے۔ ۱۳۱۳ھ میں تہران سے شائع ہوئی۔

شیخ شمس بن محمد بن مراد:

آپ نے نہج البلاغہ کی شرح چھ جلدوں میں لکھی جو بیس اجزاء پر مشتمل ہے ساتویں جلد کے آخر میں لکھا ہے۔

''الفقیر الی رحمۃ ربہ الجواد شمس بن محمد بن مراد فی یوم الاحد من شھر ربیع المولود سنۃ ۱۰۱۳ھ'' اس کا نسخہ مکتبہ محتشم السلطنت اسفندیاری میں موجود ہے۔ [۳]

نظام الدین علی بن حسن بن نظام الدین الجیلانی:

حکیم الملک الجیلانی کے لقب سے مشہور تھے نہج البلاغہ کی شرح ''انوار الفصاحۃ'' کے

---

[۱] الذریعہ۔ج:۱۴۔ص:۱۳۶

[۲] الذریعہ۔ج:۱۴۔ص:۱۳۵

[۳] الذریعہ۔ج:۱۴۔ص:۱۲۷

عنوان سے لکھی ۱۰۲۶ھ میں لکھ کر فراغت پائی۔ [۱]

نور محمد بن قاضی عبدالعزیز بن قاضی طاہر:

آپ نے ۱۰۲۸ھ میں شرح نہج البلاغہ تحریر کی جس میں امیر المومنین علیہ السلام کے عرفانی کلام کی مکمل وضاحت کی۔ [۲]

شیخ بہاء الدین عاملی (۱۰۳۰ھ):

معروف بہ شیخ بہائی آپ نے شرح نہج البلاغہ لکھی جو علمی و دقیق مفاھیم پر مشتمل ہے۔ [۳]

میر عبدالباقی تبریزی خطاط (۱۰۳۹ھ):

شاہ عباس صفوی اول کے عہد کے مشہور شاعر تھے دانشمند تخلص تھا آپ نے ''منہاج الولایۃ'' کے عنوان سے نہج البلاغہ کی فارسی شرح لکھی جس میں مولا علیؑ کے عرفانی نظریات کی مکمل طور پر وضاحت کی گئی ہے۔ [۴]

محمد مہدی بن ابوتراب السھندی الکجی:

آپ نے فارسی زبان میں نہج البلاغہ کی شرح لکھی ماہ رمضان المبارک ۱۰۹۷ھ میں لکھ کر فارغ ہوئے اس شرح کا نسخہ آستان قدس رضویؑ میں محفوظ ہے۔ [۵]

میر علاء الدین محمد گلستانہ بن شاہ ابوتراب (۱۱۱۰ھ):

آپ کی گرانقدر شرح نہج البلاغہ ''بھجۃ الحدائق'' ہے جو بیحد مقبول ہے متعدد بار ایران

---

[۱] الذریعہ۔ج:۱۴۔ص:۱۳۶

[۲] الذریعہ۔ج:۱۴۔ص:۱۶۰

[۳] الغدیر۔ج:۴۔ص:۱۹۱، مصادر نہج البلاغہ۔ج:۱۔ص:۲۳۲

[۴] الذریعہ۔ج:۱۴۔ص:۱۳۰

[۵] الذریعہ۔ج:۱۴۔ص:۱۴۸

سے شائع ہو چکی ہے۔ [۱]

علامہ نعمت اللہ جزائری بن عبداللہ موسوی (۱۱۱۲ھ):

آپ نے نہج البلاغہ پر حاشیہ لکھا جو ''الحواشی الصافیۃ'' کے نام سے ہے

ابتدائی عبارت: ''الحمد للہ وحدہ لا شریک لہ''۔

اس کا نسخہ مکتبہ سید نصر اللہ تقوی تہران میں موجود تھا۔ [۲]

عبدالکریم بن محمد یحییٰ قزوینی (۱۱۳۴ھ):

شاہ سلطان حسین صفوی کے معاصر تھے خطبہ قاصعہ کی فارسی شرح لکھی پندرہویں باب میں غرر الحکم کے ان کلمات کی شرح کی جو نہج البلاغہ میں مذکور ہیں۔ [۳]

میر محمد مہدی بن سید مرتضیٰ خاتون آبادی (۱۱۵۰ھ):

آپ نے فارسی میں شرح نہج البلاغہ لکھی اس کا نسخہ مدرسہ سپہ سالار میں موجود ہے۔ آپ علامہ مجلسیؒ کے داماد تھے۔ [۴]

محمد رفیع بن فرج الجیلانی (۱۱۶۰ھ):

مشہد امام رضا علیہ السلام کے مجاور تھے۔ شیخ حسین بن محمد بن عبدالنبی بحرانی آپ کے شاگرد تھے۔ نہج البلاغہ کی بہترین شرح لکھی۔ [۵]

عبدالنبی بن شرف الدین محمد طسوجی (۱۲۰۳ھ):

جامع الفنون تھے کربلائے معلیٰ میں قیام تھا نہج البلاغہ کی شرح لکھی اس کے علاوہ

---

[۱] الذریعہ۔ ج: ۱۴۔ ص: ۱۴۵

[۲] الذریعہ۔ ج: ۱۴۔ ص: ۱۵۱

[۳] الذریعہ۔ ج: ۱۴۔ ص: ۱۳۳

[۴] الذریعہ۔ ج: ۱۴۔ ص: ۱۴۸

[۵] الذریعہ۔ ج: ۱۴۔ ص: ۱۲۶

''الرد علی نواقض فی الرّوافض'' وتحفۃ السالکین، یادگار ہیں۔[۱]

سید صدرالدین بن محمد باقر موسوی دزفولی (۱۲۵۶ھ):

آپ نے ''منہج المعرفۃ فی شرح نہج البلاغہ'' فارسی میں لکھی۔ اس شرح کا شمار فارسی کی اہم شرحوں میں ہوتا ہے۔[۲]

میرزا خلیل بن ابی طالب (۱۳۱۷ھ):

فارسی میں شرح نہج البلاغہ لکھی پہلی جلد ۱۳۶۶ھ میں تہران سے شائع ہوئی۔[۳]

شیخ محمد عبدہ بن حسن خیراللہ مفتی مصر (۱۳۲۳ھ):

آپ کی شرح نہج البلاغہ کو بہت زیادہ شہرت حاصل ہوئی تحقیقی اور معلوماتی شرح ہے متعدد جلدوں میں کئی بار مصر اور ایران سے شائع ہو چکی ہے۔

علامہ سید حبیب اللہ خوئی (۱۳۲۴ھ):

سید ہاشم بن عبدالحسین الموسوی کے فرزند تھے۔ ''منہاج البراعۃ فی شرح نہج البلاغہ'' علمی و تحقیقی شرح ہے جو ۲۱ جلدوں میں ایران سے شائع ہو چکی ہے۔

میرزا ابراہیم دنبلی خوئی (۱۳۲۵ھ):

جلیل القدر عالم تھے۔ ۱۲۹۱ھ میں ''الدرۃ النجفیۃ فی شرح نہج البلاغہ الحیدریۃ'' مکمل ہوئی متعدد بار شائع ہو چکی ہے۔[۴]

میرزا محمد حسین ابن آقا مہدی اصفہانی (۱۳۲۵ھ):

فروغی کے نام سے مشہور تھے آپ نے فارسی زبان میں عہد نامہ بہ مالک اشتر کی شرح

---

[۱] الذریعہ۔ ج: ۱۴۔ ص: ۱۳۴

[۲] الذریعہ۔ ج: ۱۴۔ ص: ۱۲۹

[۳] الذریعہ۔ ج: ۱۴۔ ص: ۱۲۶

[۴] نقباء البشر: ۱۔ ص: ۱۳، شہداء الفضیلۃ ص ۳۴۲، فہرست مشار۔ ص: ۳۶۰، الفوائد الرضویۃ ۶۱، مصادر نہج البلاغہ، ج ۱۔ ص: ۲۵۰

لکھی جو ۱۳۵۸ھ میں تہران سے شائع ہوئی۔ [۱]

شیخ جواد بن محرم علی زنجانی (۱۳۲۵ھ):

آپ نے ''شرح الاحتشام'' کے عنوان سے نہج البلاغہ کی شرح لکھی۔ [۲]

شیخ جہانگیر خان قشقائی (۱۳۲۸ھ):

حکیم، عارف اور فلسفی تھے اصفہان میں زندگی گذاری آپ کی شرح نہج البلاغہ مشہور ہے۔ [۳]

محمد حسن نائل مرصفی (۱۳۲۸ھ):

عربی ادب کے استاد تھے آپ نے نہج البلاغہ پر تعلیقہ لکھا۔ [۴]

میرزا محمد علی بن نصیر الدین بن زین العابدین نجفی (۱۳۳۴ھ):

آپ نے متعدد جلدوں میں نہج البلاغہ کی شرح لکھی اس کے علاوہ شرح دعاء السمات، شرح الجامعۃ الکبیرۃ، ذریعۃ العباد، تحفۃ الحسینیہ آپ کی یادگار ہیں۔ [۵]

محمد علی بن میرزا محمد حسینی نجفی (۱۳۳۴ھ):

آپ نے نہج البلاغہ سے منتخب خطبات کی تشریح کی جو نجف اشرف سے شائع ہوئی۔ [۶]

شیخ عبدالحسین بن محمد طاہر دزفولی (۱۳۳۹ھ):

خطبہ ھمام کا ترجمہ ''دُرِ ثمن'' کے نام سے کیا آپ عالم، واعظ اور ادیب تھے علامہ شیخ اسداللہ صاحب مقابس کے بھائی تھے۔ [۷]

---

[۱] الذریعہ۔ج:۱۴۔ص:۱۲۵

[۲] الذریعہ۔ج:۱۴۔ص:۱۲۱، نقباء البشر۔ص:۳۳۹

[۳] الذریعہ۔ج:۱۴۔ص:۱۲۲

[۴] الذریعہ۔ج:۱۴۔ص:۱۵۸

[۵] الذریعہ۔ج:۱۴۔ص:۱۴۱

[۶] الذریعہ۔ج:۱۴۔ص:۱۴۰

[۷] الذریعہ۔ج:۱۴۔ص:۱۳۱

شیخ حسن علی محمدی بجنوردی (متولد ۱۳۴۵ھ):

حافظ قرآن تھے نجف اشرف میں تعلیم حاصل کی مدرسہ سید یزدی میں قیام تھا آپ نے ۲۸ خطبوں کی شرح لکھی۔ [۱]

محمد کاظم بن سید محمد ابراہیم موسوی قزوینی:

کربلا میں ۱۲ رشوال ۱۳۴۸ھ میں متولد ہوئے آپ کی شرح نہج البلاغہ نجف اشرف سے ۱۳۷۸ھ میں شائع ہوئی۔ [۲]

نظام الدین گیلانی:

آپ نے نہج البلاغہ کی شرح تحریر کی جس کا نام ''مصباح الانوار'' ہے۔ ۱۳۵۵ھ میں زیور طبع سے آراستہ ہوئی۔ [۳]

شیخ ہادی بن حسین بن محسن بیرجندی (۱۳۶۶ھ):

والد ماجد سے تعلیم حاصل کی پھر ۱۲۹۹ھ میں سامرہ چلے گئے جہاں سید شیرازی سے استفادہ کیا ان کی وفات کے بعد آیت اللہ سید اسماعیل صدر کے ساتھ کربلا گئے آپ نے عہد نامہ مالک اشتر کی شرح لکھی جو ابن مقفع کے ترجمہ کے ساتھ ۱۳۵۵ھ میں تہران سے شائع ہوئی۔ [۴]

علی نقی فیض الاسلام بن سید محمد حسینی:

نہج البلاغہ کا نہایت نفیس ترجمہ کیا جو زبان و بیان کے اعتبار سے فارسی ادب میں نمایاں وممتاز حیثیت کا حامل ہے اور بہترین معیاری شرح تحریر کی جس کے مسلسل ایڈیشن بہ کثرت شائع ہوتے رہے ہیں جو اولین بار تین جلدوں میں تہران سے ۱۳۶۷ھ میں شائع ہوئی۔

---

[۱] الذریعہ۔ج:۱۴۔ص:۱۲۳

[۲] الذریعہ۔ج:۱۴۔ص:۱۴۴

[۳] الذریعہ۔ج:۱۴۔ص:۱۴۴

[۴] الذریعہ۔ج:۱۴۔ص:۱۵۲

عبداللہ بن سید ابی القاسم بن علم الھدیٰ بوشھری (۱۳۷۲ھ):

آپ نے کلمات قصار کی فارسی میں شرح بنام ''محفظۃ الانوار'' لکھی جو ۱۳۴۳ھ میں زیور طبع سے آراستہ ہوئی۔ [۱]

حیدر قلی خاں کابلی (۱۳۷۲ھ):

آپ کا تعلق کابل افغانستان سے تھا۔ ۱۳۳۹ھ میں شرح نہج البلاغہ لکھنے کا آغاز کیا تھا۔ [۲]

شیخ محمد مہدی بن عبدالکریم شمس الدین عاملی:

آپ نے عہد نامہ امیر المومنین علیہ السلام بہ مالک اشتر کی شرح لکھی جس کا نام ''دراسات نہج البلاغہ'' ہے نجف اشرف سے ۱۳۷۶ھ میں زیور طبع سے آراستہ ہوئی۔ [۳]

محمد صالح بن محمد باقر قزوینی رغنی:

فارسی میں شرح نہج البلاغہ لکھی جو ۱۳۷۸ھ میں طبع ہوئی تحقیقی شرح ہے۔ [۴]

قاضی سلطان محمود بن غلام علی طبسی مشہدی:

آپ مشہد کے قاضی اور کئی کتب کے مؤلف تھے آپ نے نہج البلاغہ کی معلوماتی شرح لکھی۔ [۵]

میرزا محمد حسین بن علی نقی ھمدانی:

خطیب میرزا محمد رضا ھمدانی کے بھائی تھے۔ آپ نے ''ھدایات الحسام'' کے نام سے عہد نامہ بہ مالک اشتر کی شرح لکھی۔ [۶]

---

[۱] الذریعہ۔ ج: ۱۴۔ ص: ۱۳۴

[۲] کتابنامہ نہج البلاغہ۔ ص: ۴۳

[۳] الذریعہ۔ ج: ۱۴۔ ص: ۱۴۸

[۴] الذریعہ۔ ج: ۱۴۔ ص: ۱۲۸

[۵] الغدیر۔ ج: ۱۴۔ ص: ۱۲۶

[۶] الذریعہ۔ ج: ۱۴۔ ص: ۱۲۵

کمال الدین حسین بن شرف الدین اردبیلی:

آپ نے فارسی میں نہج البلاغہ کی شرح بعنوان ''منہج الفصاحۃ'' لکھی جو مقبول ہوئی۔ [۱]

عماد الدین علی بن علی شریف قاری استرآبادی:

شیخ طھما سب کے معاصر تھے۔ صاحب ریاض العلماء نے آپ کی شرح نہج البلاغہ کا ذکر کیا ہے۔ [۲]

سید ھبۃ الدین شہرستانی:

آپ کا نام سید علی بن حسین تھا مگر شہرستانی کے نام سے مشہور تھے۔ ''بلاغ المنہج فی شرح النھج'' کے نام سے شرح لکھی۔ [۳]

ابوالفضل یحییٰ بن ابی طی بخاری حلبی:

حلب میں متولد ہوئے جید الاستعداد عالم تھے آپ نے نہج البلاغہ کی شرح لکھی۔ [۴]

نصر اللہ تراب بن فتح علی دزفولی:

آپ نے شرح نہج البلاغہ بن ابی الحدید معتزلی کا فارسی میں ترجمہ کیا۔ شیخ مرتضیٰ انصاری کے شاگرد تھے۔ [۵]

محی الدین مہدی بن ابوالحسن بحرانی:

معقولات میں مہارت رکھتے تھے، ادب میں قدرت کاملہ تھی، ''الھی'' تخلص تھا آپ نے خطبہ ھمام کی منظوم شرح کی جو ''نغمۂ الھی'' کے نام سے شائع ہوئی۔

---

[۱] الذریعہ۔ ج: ۱۴۔ ص: ۱۲۵

[۲] الذریعہ۔ ج: ۱۴۔ ص: ۱۴۰

[۳] الذریعہ۔ ج: ۱۴۔ ص: ۱۳۷

[۴] الذریعہ۔ ج: ۱۴۔ ص: ۱۵۳

[۵] الذریعہ۔ ج: ۱۴۔ ص: ۱۵۰

برصغیر کے علماء کی کاوشیں

نہج البلاغہ چوتھی صدی ہجری سے اہل علم وادب کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہے۔ایک ہزار سال کے عرصے میں نامور محققین اور مایہ ناز مفکرین کی ارزشمند خدمات سے وجود میں آنے والے ادب کو''ادبیات نہج البلاغہ'' کا نام دیا جا سکتا ہے جس کے فروغ میں علمائے عراق و ایران کے شانہ بہ شانہ علمائے ہندوستان نے بھی اعلیٰ پیمانے پر یادگار خدمات انجام دیں جن کے نتیجہ میں درج ذیل عنوانات کے تحت علمی وتحقیقی کاوشیں منصۂ شہود پر آئیں۔

☆ نہج البلاغہ کی شرحیں ☆ نثری ترجمے

☆ منظوم ترجمے ☆ حواشی

☆ استناد نہج البلاغہ ☆ رجال

☆ رواۃ ☆ استدراک

☆ منابع و مآخذ ☆ حافظان

☆ کتاب نامہ ☆ نسخہ شناسی

☆ موضوعی فہرست ☆ معجم الفاظ نہج البلاغہ وغیرہ

نہج البلاغہ کے سلسلے میں علماء ایران وعراق کی علمی کاوشوں کے تعارف میں متعدد کتب منظر عام پر آچکی ہیں مگر برصغیر میں کوئی ایسی کتاب منظر عام پر نہ آسکی جس میں اس موضوع پر علماء ہندوستان کی علمی خدمات کا تعارف پیش کیا گیا ہو۔

جب میں ''تذکرۂ مفسرین امامیہ'' لکھ کر فارغ ہوا تو خیال آیا کہ نہج البلاغہ کے سلسلے

میں علماء کی کاوشوں کا تعارف پیش کیا جانا چاہیے۔ احباب سے ذکر کیا موضوع کی اہمیت کے پیش نظر انھوں نے پسند کیا غرضیکہ خداوند عالم کی تائید اور حضرات محمد وآل محمد علیہم السلام کے توسل سے تالیف کا آغاز کیا اور اس کا نام ''شارحین نہج البلاغہ'' رکھا۔

اس سلسلے میں ہندوستان کے بڑے بڑے کتب خانوں میں جا کر اس موضوع پر کتابیں تلاش کیں کتب خانوں کی خطی اور مطبوعہ فہرستوں سے استفادہ کیا ناشرین کتب کی فہرستوں اور ان کی مطبوعات سے فائدہ اٹھایا مولانا علی عباس صاحب طباطبائی، مالک عباس بک ایجنسی ،لکھنؤ لائق تشکر ہیں انھوں نے اپنے کتب خانہ سے ضروری کتب فراہم کیں۔ کتب شناسی سے متعلق اہم کتب ''الذریعہ الی تصانیف الشیعہ'' آقا بزرگ تہرانی، تالیفات شیعہ از راقم ''کتابنامہ نہج البلاغہ'' آقای رضا استادی، ''امامیہ مصنفین کی مطبوعہ تصانیف'' مولانا حسین عارف وغیرہ سے استفادہ کیا۔

مؤلفین کے حالات زندگی کے بارے میں ''تذکرہ بے بہا'' مولانا محمد حسین نوگانوی، ''مطلع انوار'' مولانا مرتضیٰ حسین فاضل سے مواد اخذ کیا۔

کتاب کی تالیف میں مندرجہ ذیل امور کا لحاظ رکھا گیا ہے:

اس کتاب میں صرف انھیں مؤلفین کا ذکر کیا گیا ہے جن کا تعلق برصغیر سے ہے اور جنھوں نے مستقل طور پر نہج البلاغہ کے سلسلے میں کتاب لکھی۔ ضمنی طور پر نہج البلاغہ کا ذکر کرنے والے مؤلفین کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ مؤلفین کا ذکر ہجری صدی کے اعتبار سے کیا گیا ہے اور ہجری سن کے تعیین میں سال وفات کو معیار بنایا ہے۔ اس کتاب میں ان مؤلفین کا بھی ذکر ہے جنھوں نے ایک خطبہ یا نہج البلاغہ کے کسی ایک موضوع پر کتاب تالیف کی۔

استدراک نہج البلاغہ کے سلسلے میں غرر الحکم ودرر الکلم، نہج الاسرار اور خطبہ بلا الف کی شرح کرنے والے مؤلفین کے احوال بھی شامل کیے گئے ہیں جو معتبر منابع و مآخذ سے ماخوذ ہیں۔

اسلوب فہرست نگاری:

کتاب کا مکمل نام

کتاب کی زبان۔اردو، فارسی۔ھندی، انگریزی وغیرہ

کتاب کے خطی یا مطبوعہ ہونے سے متعلق وضاحت

ناشر کا نام

سال اشاعت

مقام اشاعت

تعداد صفحات

خصوصیات کتاب

منابع ومصادر کا ذکر

کتاب کے موضوعات اور مشتملات کی وضاحت

پہلے ایڈیشن میں ترجمہ کا نمونہ شامل کیا گیا تھا۔موجودہ ایڈیشن میں اسے مختصر کر دیا گیا یا مکمل طور پر حذف کر دیا گیا ہے۔

مؤلفین کے حالات زندگی کے ساتھ ان کے آثار پر پہلے ایڈیشن میں مکمل طور پر روشنی ڈالی گئی تھی موجودہ ایڈیشن میں اسے حذف کر دیا گیا یا مختصر کر دیا گیا ہے۔

کتاب کے آخر میں ''مخطوطات نہج البلاغہ'' کا ذکر ہے۔جس میں ہندوستان کے بعض کتب خانوں میں نہج البلاغہ کے خطی نسخوں کا تعارف پیش کیا ہے اور اس فہرست کو مکمل نہیں کہا جا سکتا ممکن ہے بہت سے کتب خانوں کے مخطوطات رہ گئے ہوں اور اس تذکرہ کی تکمیل میں کوشش یہی رہی کہ تمام مؤلفین کے احوال وآثار کا ذکر کیا جائے اگر کسی کا تذکرہ رہ گیا ہو تو ارباب نظر سے گذارش ہے کہ مطلع فرمائیں تا کہ آئندہ اشاعت میں اسے شامل کیا جا سکے۔

حجۃ الاسلام مولانا سید عالم مھدی صاحب زید پوری اور مولانا کوثر عباس صاحب لائق تشکر ہیں جنھوں نے انتہائی دقیق نظر سے پروف ریڈنگ کی۔ مولانا اظہر عباس صاحب لائق ستائش ہیں کہ آپ نے بڑی ذمہ داری کے ساتھ کمپوزنگ کی ذمہ داری نبھائی۔

استاذ العلماء حضرت مولانا سید محمد شاکر نقوی، ڈاکٹر مولانا سید محمد سیادت نقوی امام جمعہ، امروہہ اور مولانا سید غلام عباس صاحب پرنسپل دار العلوم سید المدارس کا ممنون ہوں جنھوں نے مفید مشوروں سے نوازا۔

آخر میں والدہ محترمہ اور برادران جناب تاجدار حسین نقوی جناب شاندار حسین نقوی، جناب اقتدار حسین نقوی کا تہہ دل سے مشکور ہوں جن کی محبت وشفقت کے سبب مجھے لکھنے پڑھنے کے مواقع فراہم ہوتے ہیں خداوند عالم ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔

والسلام علی من اتبع الھدیٰ

سید شہوار حسین نقوی

استاد دار العلوم سید المدارس امروہہ

۲۰ / جمادی الثانی ۱۴۳۳ھ / ۱۲ / مئی ۲۰۱۲ء

جامع نہج البلاغہ
علامہ سید شریف رضی علیہ الرحمۃ

محقق، ادیب، حکیم الٰہی، مدوّن نہج البلاغہ علامہ سید شریف رضی کی ولادت ۳۵۹ھ میں بغداد کے علمی و ادبی خانوادہ میں ہوئی آپ کا نام محمد، لقب رضی اور کنیتیں ابوالحسن، ذو الحسبین تھیں آپ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے محمد بن ابی احمد، حسین بن موسی بن ابراھیم فرزند امام موسیٰ کاظم علیہ السلام۔

آپ کی والدہ کا نام فاطمہ بنت حسین بن ابی محمد الحسن الاطروش بن علی بن حسن بن علی بن عمر بن علی بن ابی طالب علیہ السلام تھا۔

والد ماجد پانچ مرتبہ نقابت آل ابی طالب کے منصب پر فائز ہوئے۔ بنی عباس اور آل بویہ آپ کا یکساں احترام کرتے تھے ابونصر، بہاء الدولہ نے ۳۸۸ھ میں آپ کو ''شریف اجل'' ۳۹۲ھ میں ''ذی المنقبتین'' ۳۹۸ھ میں رضی ذوالحسبین جیسے القابات سے نوازا۔ سربراہ مملکت نے اولین بار کسی کو اس عظیم لقب سے سرفراز کیا۔ اور ان مناصب جلیلہ پر فائز کیا۔ ۳۸۰ھ میں جب آپ کی عمر اکیس برس تھی عہد طائع میں نقیب خانوادہ ابوطالب ہوئے ان کے ذمے حجاج کی امارت اور فوج داری کے شعبہ کی ذمہ داری تھی۔ بہاء الدولہ کے دور حکومت میں طالبین کے تمام امور کے نگراں تھے اور ''نقیب القضاء'' کے لقب سے ملقب کیے گئے۔ علامہ ابن ابی الحدید معتزلی کے مطابق مکہ اور مدینہ کی خلافت کے منصب پر بھی فائز ہوئے۔ [1]

---

[1] شرح نہج البلاغہ۔ ج:۱۔ ص:۳۸

اساتذہ ومشائخ:

ابو اسحاق ابراھیم احمد بن محمد طبری: بلند مرتبہ فقیہ ومحدث تھے علوم قرآن پر گہری نظر رکھتے تھے علامہ رضی نے قرآن مجید کا درس آپ سے لیا۔

حسن بن عبداللہ سیرافی: نحو وصرف کے استاد تھے عروض وقوافی میں اعلیٰ ملکہ رکھتے تھے کتاب سیبویہ کی شرح لکھی۔

ابوالفتوح عثمان ابن جنی موصلی: ادبیات کے استاد کامل تھے دیوان متنبی کی شرح لکھی علامہ رضیؒ نے ادبیات میں آپ سے استفادہ کیا۔

ابوبکر محمد بن موسیٰ خوارزمی: مرجع وقت اور صاحب فتویٰ تھے علامہ رضیؒ نے فقہ میں آپ سے کسب فیض کیا اور ان کے علاوہ مندرجہ ذیل مراجع ومشائخ سے بھی استفادہ کیا۔

ابومحمد ہارون بن موسیٰ تلعکبری

ابویحییٰ عبدالرحیم بن محمد المعروف بہ ابن نباتہ

قاضی عبدالجبار شافعی معتزلی

ابوحفص عمر بن ابراہیم بن احمد کنانی

ابوالقاسم عیسیٰ بن علی بن عیسیٰ بن داؤد بن جراح

ابواحمد عبداللہ بن محمد اسدی اکفانی

ابوالحسن علی بن عیسیٰ ربعی نحوی بغدادی

ابوعبداللہ شیخ مفید علیہ الرحمہ [1]

کے اسماء قابل ذکر ہیں۔

شیخ مفیدؒ آپ کے معلم ومربی تھے علم کلام ومناظرہ میں ملکہ رکھتے تھے علامہ رضیؒ

---

[1] الغدیر۔ج:۴

آپ سے مکمل فیضیاب ہوئے۔

خواب:

علامہ ابن ابی الحدید معتزلی نے معد بن فخار سے نقل کیا ایک رات شیخ مفیدؒ نے خواب دیکھا کہ حضرت فاطمہ زہراؑ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ کے ہمراہ مسجد کرخ میں تشریف لائیں اور ان سے خطاب کر کے فرمایا اے شیخ میرے ان بچوں کو علم دین کی تعلیم دو۔ شیخ مفید جب خواب سے بیدار ہوئے تو حیرت میں پڑ گئے اور خواب کی تعبیر سوچنے لگے۔ اسی عالم میں صبح ہوئی تو دیکھا کہ فاطمہ بنت الحسین کنیزوں کے جھرمٹ میں تشریف لا رہی ہیں اور ان کے دونوں بیٹے سید مرتضیٰ اور سید رضی ان کے ہمراہ ہیں۔ شیخ انھیں دیکھ کر تعظیم کے لیے کھڑے ہو گئے جب وہ قریب آئیں تو فرمایا اے شیخ میں ان بچوں کو آپ کے سپرد کرنے آئی ہوں۔ آپ انھیں علم دین پڑھائیں یہ سنکر رات کا منظر ان کی نظروں میں پھرنے لگا مجسم تعبیر نگاہوں کے سامنے آ گئی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور ان سے رات کا خواب بیان کیا جسے سن کر تمام لوگ بے حد متاثر ہوئے۔

شیخ مفیدؒ نے اسی دن سے ان کی طرف بھرپور توجہ کی اور تعلیم و تربیت کر کے علم و فضل کی اس بلندی پر پہونچایا جہاں ساری بلندیاں پست نظر آتی ہیں۔ علامہ رضی کی علمی عظمت کا اعتراف اپنے، غیر سب نے کیا ہے۔

ابن جوزی منتظم لکھتے ہیں:

> ''(آپ نے) قلیل مدت میں قرآن حفظ کر لیا تھا فقہ و فرائض کی دانا ترین فرد، عالم، فاضل اور بلیغ شاعر تھے۔ بلند ہمت اور متدین ایسے کہ ایک خاتون سے کچھ مخطوطات خریدے۔ گھر آئے تو اس میں ابن مقلہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ بھی تھا جس شخص کے ذریعہ نسخے خریدے تھے اس سے کہا اس خاتون کو بلا

کر لاؤ۔ وہ آئی تو آپ نے فرمایا مخطوطات میں ابن مقلہ کا مخطوطہ بھی آ گیا ہے اگر چاہو تو اسے واپس لے لو ورنہ اس کی قیمت لے لو اس نے قیمت لے لی اور واپس چلی گئی آپ بڑے سخی اور جوّاد تھے۔''

عمری اپنی کتاب مجدی میں لکھتے ہیں:

وہ بغداد میں نقباء طالبین کے نقیب تھے ان کی بڑی ہیبت وجلالت تھی۔ متورع عفیف، تارک الدنیا اور جلیل القدر عالم تھے شاعری میں بھی ان کا درجہ بہت بلند تھا اشعر قریش کہے جاتے تھے۔

ثعالبی یتمہ کہتے ہیں:

اپنے وقت کے عظیم، نجیب سادات عراق سے تھے۔ بلند اخلاق سے آراستہ، آداب وفضل میں لاثانی، جمیع محاسن سے آراستہ اور اشعر طالبین تھے۔[1]

وفات: علم وادب کا یہ آفتاب عالم تاب ۶ رمحرم ۴۰۶ھ کو بغداد میں غروب ہوا اکثر شعراء نے آپ کی وفات پر مرثیے کہے۔

تلامذہ ورواۃ: بڑی تعداد میں شیعہ وسنی علماء آپ کے شاگرد تھے جن میں سے ہم چند کا ذکر کر رہے ہیں۔

- شیخ الطائفہ ابوجعفر طوسی
- شیخ جعفر بن محمد درویشی
- شیخ ابوعبداللہ محمد بن علی حلوانی
- قاضی ابوالمعالی احمد بن علی بن قدامہ
- ابوزید سید عبداللہ بن علی کیا بکی
- ابوبکر احمد بن حسین بن احمد نیشاپوری
- ابومنصور محمد بن ابی نصر بن احمد عکبری
- قاضی سید ابوالحسن علی بن بندار محمد ہاشمی
- شیخ مفید عبدالرحمن بن احمد بن یحییٰ نیشاپوری

---

[1] الغدیر۔ ج: ۴۔ ص: ۱۶۰

دیگر آثار علمی:

تلخیص البیان عن مجازات القرآن:

قرآن کے بارے میں اولین کتاب ہے جس میں نیا طرز اختیار کیا گیا ہے اس کا موضوع مجازات قرآن ہے یعنی وہ آیات جنکے ظاہری معنی کے خلاف مقصود ہے اس میں صرف ان آیات کی تفسیر بیان کی گئی ہے جنھیں سمجھنے میں دیگر قرآنی علوم کا سہارا لینا پڑتا ہے۔

حقائق التاویل فی متشابہ التنزیل:

علامہ رضی کی دوسری تالیف تفسیر قرآن ہے اس تفسیر کا فقط جزء پنجم دستیاب ہے اس تفسیر کے بارے میں علامہ احمد بن عمر بن روح کے استاد خطیب بغدادی فرماتے ہیں:

> ''سید رضی نے ایک کتاب معانی قرآن کے بارے مین لکھی ہے اس جیسی کتاب نہیں ملتی۔''[۱]

معانی القرآن:[۲]

اس تفسیر کے بارے میں معروف نسب شناس عمری نے اپنی کتاب ''المجد'' میں لکھا ہے:

> ''میں نے سید رضی کی تفسیر کے مجلدات میں سے ایک جز کو دیکھا تھا جو بہت عمدہ و دقیق ہے ابوجعفر (شیخ طوسی) کی تفسیر تبیان جیسی بلکہ اس سے بھی عظیم تر ابن خلکان کا بیان ہے کہ کتاب معانی القرآن کم نظیر ہے اور علم نحو ولغت میں سید رضی کے وسیع احاطہ علمی کی دلیل ہے۔''[۳]

---

[۱] تاریخ بغداد۔ج:۲۔ص:۲۴۶

[۲] معالم العلماء۔ص:۴۴

[۳] سید رضیؒ نہج البلاغہ کے ساحل پر۔ص:۶۹

خصائص الائمہ:

الجید من شعر ابن الحجاج:

اس کتاب کا دوسرا نام ''الحسن من شعر الحسین'' ہے۔ حسین عرب کے مشہور شاعر کا نام ہے جن کے منتخب اشعار کو آپ نے جمع کیا ہے۔

مختار شعر ابی اسحاق الصابی:

اس کتاب میں آپ نے اپنے دوست ابو اسحاق صابی کے اشعار کا انتخاب کیا ہے۔

دیوان:[۱]

آپ کے دیوان کے بارے میں ثعلبی کا بیان ہے کہ آپ کا دیوان چار جلدوں پر مشتمل تھا۔

حاشیہ بر ایضاح ابو علی فارسی

الزیادات انتخاب اشعار ابو تمّام

رسائل و انشائیے[۲]

اخبار قضات بغداد

خطوط شعری:

ابو اسحاق سے جو شعری مکاتبت ہوئی۔[۳]

- شرح حال پدر بزرگوار طاہر[۴]
- انشراح الصدر
- طیف الخیال
- مجازات آثار نبویہ
- اختلاف الفقہاء

---

[۱] کشف الظنون۔ ج:۱۔ ص: ۵۱۳

[۲] فہرست ابن ندیم۔ ص ۱۹۴

[۳] فہرست نجاشی۔ ص: ۳۹۸۔۔۔ نمبر: ۱۰۶۵

[۴] تاریخ آداب اللغۃ۔ ج: ۱۴۔ ص: ۹۳

حسین بن شہاب الدین العاملی (م ۱۰۷۶ھ)

علامہ شیخ حسین بن شہاب الدین بن حسین بن محمد بن حسین بن حیدر عاملی کرکی ۱۰۱۴ھ کے قریب متولد ہوئے۔آپ کا شمار گیارہویں صدی کے مایہ ناز شارحین نہج البلاغہ میں ہوتا ہے۔''کرک'' وطن تھا بزرگ اساتذہ سے کسبِ علم کر کے فقہ،اصول،تفسیر، حدیث،فلسفہ،منطق،طب میں مہارت حاصل کی ادبیات میں یدطولیٰ رکھتے تھے۔آقای سید علی مدنی نے سلافۃ العصر اور شیخ حر عاملی نے امل الآمل میں آپ کی توصیف بیان کی ہے اور بطور نمونہ آپ کے اشعار بھی نقل کیے ہیں۔مولانا اعجاز حسین مرحوم نے شذور العقیان میں شیخ حسین کے نام شیخ بہاء الدین عاملی کا اجازہ نقل کیا ہے۔جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ شیخ حسین ان کے شاگردوں میں تھے۔

آپ عربی النسل تھے۔ایران کے شہر اصفہان میں ایک مدت تک قیام کیا پھر حیدرآباد دکن آ گئے۔دکن میں عبداللہ قطب شاہ کی حکومت تھی۔عرب وعجم کے علماء عزت واحترام کی زندگی بسر کر رہے تھے۔بادشاہ آپ کا بہت زیادہ خیال رکھتا تھا اور آپ کے علم وفضل کا قدرداں تھا۔شیخ حسین اپنی شگفتہ مزاجی،حاضر جوابی،خوش اخلاقی اور علمی وجاہت کی وجہ سے مقبول خاص و عام ہوئے آپ نے چونسٹھ سال کی عمر میں دوشنبہ ۱۹/ صفر ۱۰۷۶ھ/ ۱۶۶۵ء کو رحلت کی اور حیدرآباد میں آسودۂ لحد ہوئے۔[1]

---

[1] امل الآمل۔ج:۱۔ص:۷۰،تذکرۂ بے بہا۔ص:۱۲۰،مطلع انوار ۱۸۹

صاحب نجوم السماء لکھتے ہیں:

''وی بغایت فصیح اللسان و حاضر جواب و متکلم و حکیم تیز فکر و کثیرالحفظ و عظیم الاستحضار بود سلافة العصر اسم و نسب او را باین عنوان آوردہ شیخ حسین بن خاندار شهاب الدین بن حسین بن محمد بن محمد حسین بن خاندار الشامی العاملی الکرکی۔''

شرح نہج البلاغہ: آپ نے مبسوط شرح تحریر کی جو فکری و تحقیقی مطالب سے لبریز ہے۔ قیام حیدرآباد دکن کے دوران علامہ ابن خاتون کی سعی و کوشش کے نتیجے میں منصۂ شہود پر آئی۔

صاحب مطلع انوار علامہ ابن خاتون کے احوال میں تحریر کرتے ہیں:

''ابن خاتون نے حیدر آباد میں مساجد و شفا خانے بنوائے۔ سرائیں تعمیر کیں۔ علماء و فضلاء کو بڑے بڑے تحفوں سے نوازا غرباء کی پرورش کی۔ ملک و عوام کو خوش حال رکھنے کے لیے منصوبے بنائے۔ شاہی تقریبات میں بے اعتدالیوں کو روکا مذہبی اقدار کو فروغ دینے کی سعی کی۔ حیدرآباد کی مکہ مسجد آپ ہی کی نگرانی میں مکمل ہوئی مدرسے آباد کیے خود اپنا مدرسہ بنوایا جہاں بڑے بڑے علماء، فقہاء، ادباء، فلاسفہ بحث و مباحثہ کرتے اور طلباء درس لیتے تھے۔ منگل کے روز سرکاری چھٹی ہوتی تھی اس دن ادبی اجتماعات ہوتے تھے۔ عربی و فارسی کے شعراء داد سخن دیتے اور بڑے بڑے اعزاز و انعام لیتے تھے۔ ان کے قیمتی اور وقیع کتب خانے میں علماء مطالعہ کے لیے آتے تھے۔ وہ خود سرکاری کام سے فارغ ہو کر درس دیتے۔ مصنفین کی امداد کرتے چنانچہ ملا علی ابن طیفور کا ترجمہ ''عیون اخبار الرضاؑ'' اور ''تاریخ حدیقۃ السلاطین'' ملا

حسین عاملی کی شرح نہج البلاغہ اور ملا محمد بن شرف الدین کی ''جوامع الکلم''
ابن خاتون علیہ الرحمہ کی معارف پروری کا ثمر ہے۔[1]

دیگر تالیفات:

- حاشیہ تفسیر بیضاوی
- هدایة الابرار (اصول دین)
- حاشیہ مطوّل
- مختصر الاغانی
- الاسعاف
- رسالہ رائقة فی طریقة العمل
- عقود الورد فی حل ابیات المطول
- دیوان الشعر (عربی)
- کتاب کبیر فی الطب
- ارجوزة فی النحو
- ارجوزة فی المنطق

---

[1] مطلع انوار ۴۷۴

محمد علی، حزیں لاہیجی (م ۱۱۸۰ھ)

شیخ محمد علی حزیں بارہویں صدی کے اہم شارحین نہج البلاغہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ آپ نے حضرت امیر المومنینؑ کے بعض خطبات کی فارسی میں شرح لکھی جس کا نام ''شرح بعض خطب امیر المومنینؑ'' ہے۔ شرح تحقیقی و معلوماتی ہے دقیق مطالب کو اچھے انداز میں واضح کیا ہے۔ اس کے علاوہ خطبہ شقشقیہ کا معنی خیز ترجمہ کیا ہے۔ آپ شیخ ابوطالب کے فرزند تھے، ۲۷ ربیع الثانی ۱۱۰۳ھ/ ۱۹ جنوری ۱۶۹۲ء اصفہان میں متولد ہوئے، ملا شاہ محمد شیرازی نے تقریب بسم اللہ کرائی۔ بچپن سے علم و ادب کا شوق تھا علماء اصفہان سے کسب علم کیا والد ماجد سے شرح نظام، تہذیب، شرح ایساغوجی، شرح مطالع الانوار، شرح ہدایت الحکمۃ کا درس لیا۔ اس کے علاوہ شرائع الاسلام، معالم الدین، تفسیر صافی کی تعلیم حاصل کی۔ عارف کامل شیخ خلیل اللہ سے روحانی تربیت حاصل کی۔ آیت اللہ آقای ہادی بن ملا صالح مازندارنی سے تہذیب الاحکام کا درس لیا۔

۱۱۳۴ھ میں محمود غزنوی نے اصفہان پر حملہ کیا حزیں تین ماہ تک خانہ نشین رہے خوانسار سے خرم آباد آئے۔ بیماری اور پریشان حالی کے باوجود طلباء کے اصرار پر تفسیر بیضاوی اصول کافی، اور شرح اشارات کا درس دینا شروع کیا اور دو سال تک تدریس کرتے رہے۔ اتنے میں ترکوں نے حملہ کر دیا، ایران ایک اور زلزلہ سے دوچار ہو گیا۔

ان ہنگاموں میں صفویوں کی حکومت ختم ہو گئی۔ امراء، علماء، حکماء، سب مارے گئے۔ خرم آباد دشمن کی زد میں آ گیا۔ حزین نے ہمدان کا رخ کیا راستہ میں رومیوں نے گرفتار

کرلیا۔ممکن چوٹیں کھا کے بچ نکلے ہمدان پہنچے تو شہر لاشوں سے پٹا پڑا تھا۔اس طرح مختلف شہروں میں سرگرداں رہے کہیں سکون نہ ملا غرض کہ یکم شوال ۱۰۶۴ھ/ ۲۴رفروری ۱۷۳۴ءٹھٹھہ پہنچ گئے دو ماہ قیام کے بعد ملتان گئے۔ملتان میں سیلاب اور اس کے بعد وبا پھیلی تو آپ بھی زد میں آگئے۔غموں سے نڈھال یہاں کے حالات اور وطن کی یاد میں پریشان، نہ کوئی ذریعہ معاش، نہ کوئی ساتھی مجبوراً لاہور کا راستہ اختیار کیا تین ماہ میں روبصحت ہوئے تو دہلی کا سفر شروع کیا۔دہلی میں ایک سال رہ کر ہمت جواں ہوئی اور مشہد کے لیے کمر بستہ ہو کر لاہور گئے تو نادر شاہ کے حملے اور راستوں کے خطرے معلوم ہوئے مجبوراً لاہور سے سرہند آئے اور وہاں سے دہلی پہونچے۔

ہندوستان میں مخالفین سے مقابلہ رہا کئی شہروں میں قیام کے بعد بنارس پہنچے اس وقت شجاع الدولہ اور راجہ بنارس سے معاہدہ ہو رہا تھا وہاں ایرانی وترک امراء کی چشمک بھی نہیں تھی لہٰذا بنارس میں قیام کو بہتر سمجھا۔بنارس میں شہر سے باہر ایک شاندار مکان باغ اور فاطمان نام کا حسینیہ بنوایا وہاں خوشحالی کی زندگی گذارنے لگے۔نواب شجاع الدولہ ان سے ملنے بنارس گئے گویا حزیں بنارس میں مرکز عقیدت بن گئے اور بنارس علم ومعرفت، شیعہ عقائد و اعمال سے منور ہو گیا۔حزیں نے بنارس میں درس تو جاری نہیں کیا مگر ان کی علمیت اور ذوق شاعری اور پرہیز گاری، عبادت وریاضت کے سبب عقیدت مندوں کی بھیڑ رہتی تھی۔[1]

صاحب الذریعہ لکھتے ہیں:

''شرح بعض خطب امیر المومنین فارسی للشیخ محمد علی الحزین ابن الشیخ ابی طالب الزاهدی الجیلانی الاصفهانی المتوفی فی بنارس بالهند''[2]

---

[1] مطلع انوار ص ۱۶۴

[2] الذریعہ ج ۱۳ ص ۱۲۶

صاحب نزہۃ الخواطر لکھتے ہیں:

''الشیخ الفاضل محمد علی بن ابی طالب بن عبد اللہ بن عطاء للہ الشیعی الاصفہانی المتلقب فی الشعر بالحزین کان من الشعراء المفلقین ولد لثلاث بقین من ربیع الآخر سنۃ ثلاث و مائۃ والف باصفہان و قراء العلم علی والدہ و علی کمال الدین حسن الفسائی و عنایۃ اللہ الگیلانی والسید حسن الطالقانی و محمد طاہر بن ابی الحسن القائنی''[1]

وفات: ۱۱؍جمادی الاول ۱۱۸۰ھ/۱۷۶۶ء کو رحلت کی اور فاطمان بنارس میں محو آرام ہوئے۔

دیگر آثار علمی:

تفسیر شجرۃ الطور فی شرح آیت النور: سورہ نور کی ۳۵ آیت 'اللہ نور السموات والارض۔۔۔واللہ بکل شئ علیم' کی عربی تفسیر ہے جو آٹھ صفحات پر مشتمل ہے۔

ہندوستان میں اس کے دو قلمی نسخے موجود ہیں۔ ایک رامپور رضا لائبریری میں ہے دوسرا انڈیا آفس میں۔

تفسیر سورہ اخلاص[2]

تفسیر سورہ حشر (فارسی)[3]

تفسیر سورہ دہر (فارسی)[4]

خواص السور و الآیات: یہ کتاب نجف اشرف میں قیام کے دوران تحریر کی۔ آپ کی ۲۴۳ کتابوں کے نام پہلے ایڈیشن میں درج تھے جنہیں یہاں شامل نہیں کیا گیا۔

---

[1] نزھۃ الخواطر ج ۶، ص ۳۳۳

[2] الذریعہ ج ۴، معرفی۔ ۱۴۴۰

[3] الذریعہ ج ۴، شمارہ معرفی۔ ۱۴۵۸

[4] الذریعہ ج ۴، شمارہ معرفی۔ ۱۵۰۶

امداد علی خاں، راجہ (م ۱۲۹۲ھ)

تیرہویں صدی کے گرانقدر شارح نہج البلاغہ راجہ امداد علی خاں بڑے عالم، فاضل، ذی وقار، ذی اقتدار اور دیندار بزرگ تھے۔ آپ کی ولادت کنتور کے خوشحال معزز خانوادے میں ہوئی۔ آپ کے والد ماجد رحمان بخش کنتور کے صاحب اقتدار افراد میں تھے۔

وطن ہی میں نشوونما ہوئی۔ ابتدائی تعلیم حکیم سید علی حسن کنتوری سے حاصل کی پھر لکھنو گئے اور مولانا اعظم علی طاب ثراہ شاگرد جناب غفرانمآب اور شیخ ولی اللہ بن حبیب اللہ (متوفی ۱۲۷۰ھ) سے تکمیل کی۔ عقائد وکلام، فلسفہ ومنطق، ادبیات عرب پر غیر معمولی دسترس تھی۔

شرح خطبہ شقشقیہ:

آپ نے نہج البلاغہ کے خطبہ شقشقیہ کی عربی زبان میں دقیق شرح لکھی جس کا خطی نسخہ خدا بخش لائبریری پٹنہ میں موجود ہے اس کی تالیف ۱۲۴۷ھ میں ہوئی ۱۵۵ اوراق ہیں ہر صفحہ پر ۱۳ سطریں ہیں۔[1]

صاحب نزہۃ الخواطر لکھتے ہیں:

"الامیر الفاضل امداد علی بن رحمن بخش الشیعی الکنتوری، احد الرجال المشهورین، ولد بکنتور سنة ثمان و مأتین والف و قراء بعض الکتب الدرسیة علی السید علی حسن الحکیم الکنتوری ثم سافرالی لکهنو و قراء اکثر

---

[1] تالیفات شیعہ ص ۴۰۳۔ فہرست مراۃ العلوم، پٹنہ ج۔۱

الکتب علی الشیخ ولی للہ بن حبیب للہ اللکھنوی قراء علی الشیخ اعظم علی تلمیذ السید دلدار علی المجتھد وله مصنفات منھا ''منھج السداد'' تفسیر القرآن و منھا تفسیر سورۃ یوسف بالعربیۃ فی صیغۃ الاھمال وله شرح الخطبۃ الشقشقیۃ و شرح علی مقامات الحریری، و رسالۃ فی المنطق توفی سنۃ اثنتین و تسعین و مائتین والف۔''[1]

دیگر آثار علمی:

- تفسیر سورۂ یوسف بلا نقطہ
- منھج السداد تفسیر قرآن
- شرح مقامات حریری
- رسالہ فی المنطق[2]

مسیح الدین، کاکوروی (م ۱۲۹۹ھ)

مولوی حاجی مسیح الدین خان بہادر جید الاستعداد حنفی عالم تھے۔ آپ میر منشی گورنر جنرل بہادر ہند وسفیر شاہ اودھ برائے لندن تھے۔ آپ کے والد ماجد مولوی علیم الدین خان کا شمار کاکوری کے معروف ارباب علم وادب میں ہوتا تھا۔

۱۵ رشعبان المعظم ۱۲۱۹ھ کو کاکوری میں متولد ہوئے آپ کے چچا قاضی سعید الدین خان بہادر نے تاریخ ولادت لکھی۔

فارسی کتب کی تعلیم شیخ قیام الدین موہانی سے حاصل کی۔ عربی کتب کا درس حاجی امین

---

[1] نزہۃ الخواطر ج:۷۔ص:۸۰

[2] مطلع انوار۔ص:۱۱۰، تالیفات شیعہ ص ۲۰۷

الدین، حکیم حسن بخش سنامی سے لیا۔ پھر والد ماجد کے ساتھ آگرہ گئے وہاں مولوی سید میر علی سے پڑھا۔ وطن آکر فضل اللہ نیونتوی اور مولوی محمد مستعان کاکوری سے استفادہ کیا اور لکھنؤ جا کر مولوی ظہور اللہ اور مولوی قدرت علی سے کسب فیض کیا اور تکمیل مرزا حسن علی لکھنوی سے کی۔ تعلیم سے فراغت کے بعد کچھ عرصہ آگرہ میں رہے بقدر ضرورت انگریزی پڑھی وہاں پہلے کچھ دنوں منصفی کی قائم مقامی کی مستقل ہونے پر وہ عہدہ اپنے بھائی مولوی بشیر الدین کے سپرد کر کے خود میر منشی محکمۂ گورنری کے لیے منتخب ہوئے۔ اس زمانے میں لارڈ آکلینڈ گورنر جنرل تھے وہ آپ کی حسن کارکردگی سے بہت خوش ہوئے۔ ۱۸۳۸ء میں انھوں نے آپ کو پانچ پارچہ کا خلعت کارچوبی مع مرصع سر پیچ و مالائے مروارید خطاب خانی و بہادری معہ سند عطا کی۔ اس کے ایک سال بعد یہ ترقی کر کے میر منشی گورنر جنرل بہادر ہو گئے۔ تمام ہندوستان اور سب ریاستوں کا انتظام انھیں سے متعلق ہو گیا۔ کچھ دنوں کے بعد اس عہدہ سے مستعفی ہو گئے۔ پھر اولاً حیدر آباد سے اور پھر مرشد آباد سے طلبی ہوئی آپ نے مرشد آباد کو ترجیح دی۔ وہاں اولاً عہدۂ دیوانی پر تقرر ہوا کاروبار ریاست جو نہایت ابتر حالت میں تھا۔ اس کی خوب درستی کی۔ اس کارگزاری سے حکام نے داروغگی دیوانجات نظامت و عرض بیگی پر ترقی دی چند سال تک ان دونوں عہدوں پر مامور رہے پھر وہاں سے علیحدہ ہو کر خانہ نشین ہو گئے۔ دو سال کے بعد جب انتزاع ریاست اودھ کا معاملہ پیش ہوا ان معاملات میں چونکہ ان کی واقفیت و معلومات مسلمہ تھی۔ لہذا یہی مشورہ کے لیے طلب ہو کر ضروری کاموں کے سلسلہ میں کلکتہ بھیجے گئے اور یہ طے پایا کہ بادشاہ کی طرف سے بہ نیابت مفتی خلیل الدین خاں بہادر سفیر شاہ اودھ حسب تجویز ان کے مقرر کر کے لندن بھیجے جائیں اور کمپنی بہادر کے حکم کا مرافعہ دوبارہ انتزاع سلطنت اودھ ملکہ وکٹوریہ کے دربار میں پیش کریں۔ چنانچہ ملکہ کشور یعنی نواب واجد علی شاہ کی ماں و مرزا جواد علی سکندر حشمت و مرزا حامد علی یعنی نواب واجد علی شاہ کی ماں، بھائی اور بیٹے کے ساتھ لندن روانہ ہوئے اور وہاں

پہونچ کر مناسب حال تدبیریں کیں اور ملکہ وکٹوریہ کے دربار میں نہایت عزت کے ساتھ باریابی ہوئی اور پرتکلف دعوتوں میں شرکت کی۔ پھر ہندوستان واپس آ گئے بڑا کتب خانہ جمع کیا کچھ عرصہ تک ریاست ٹونک میں اعلیٰ عہدہ پر مقرر رہے پھر وہاں سے رامپور گئے اور نواب کلب علی خاں کی رفاقت میں ایک مدت تک رہے۔ ۷ رمحرم چہارشنبہ ۱۲۹۹ھ بعمر ۸۸ رسال انتقال کیا اور کاکوری میں دفن ہوئے۔ [1]

آپ کو تصنیف وتالیف کا بہت شوق تھا اتنی مصروفیت کے باوجود لکھنے پڑھنے کے لیے وقت نکال لیتے تھے۔ آپ نے خطبہ شقشقیہ کی شرح لکھی۔

فوائد النقیہ شرح خطبہ شقشقیہ:

یہ نہج البلاغہ کے خطبہ شقشقیہ کی مفصل شرح ہے۔ جس کا اردو مخطوطہ رامپور رضا لائبریری میں محفوظ ہے۔

ابتدائی عبارت:

''اما بعد میگوئد اقل العباد.....محمد مسیح الدین الکاکوروی ارباب لیاقت اور تمیز پر مخفی نہیں ہے کہ نہج البلاغہ ایک کتاب ہے جس میں خطبے اور خطوط اور بعض متفرق کلام جو منسوب طرف جناب حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے ہیں جمع کیے گئے ہیں.....الخ

اختتام:

''پس جو مقاتلات آپ نے اپنے اجتہاد سے کیے وہ سب حق تھے اور مخالفین ان کے اور متخلفین اون کے مقاتلات سے یا خطا پر تھے یا باطل پر و ھذا آخر ما اردنا ایرادہ فی الکتاب واللہ اعلم بالحق والصواب''

---

[1] مشاہیر کاکوری، ص:۳۹۹

نسخہ کا خط نستعلیق ہے عربی عبارتیں عمدہ جلی نسخ میں اور با اعراب ہیں۔ شرح کی روشنائی کالی، عربی متن کی لاجوردی اور بین السطور کے اردو ترجمے اور شرح کے اہم الفاظ کی شنجرفی ہے۔ جدول لال ہے کاغذ انگریزی ہے۔ پشتہ اور جلد دونوں نئے ہیں۔ معمولی پیوند کاری بھی ہے۔ ابتدائی صفحات کی روشنائی جلد سازی کے وقت نمی کے اثر سے دیگر صفحات سے چپک گئی ہے۔ جس کی وجہ سے الفاظ پڑھنے میں قدرے دشواری ہوتی ہے۔ اس نسخے کے کاتب مولانا سید احمد نذر ابن جعفر نذر صاحب امروہوی ہیں۔ جنھوں نے جمعہ ۲۷ رجب ۱۲۹۶ھ/ ۱۸ جولائی ۱۸۷۹ء کو مصنف کے نسخے سے رامپور میں نقل کیا تھا اوراق ۱۰۵، سطریں ۲۱ اور ناپ ۲×۲۹/۲۱۱ سینٹی میٹر ہے۔ [1]

حیدر علی، میر

مولانا میر حیدر علی بن محمد علی حیدر آبادی کا تعلق سرزمین حیدر آباد دکن سے تھا آپ نے کلام امیر المومنین علیہ السلام کی شرح لکھی۔

حلیۃ الصالحین کلمات امیر المومنینؑ:

یہ شرح حیدر آباد دکن سے ۱۲۹۴ھ میں شائع ہوئی۔ [2]

---

[1] فہرست مخطوطات اردو رامپور رضا لائبریری، ص: ۴۱

[2] تالیفات شیعہ ص: ۲۷۴، امامیہ مصنفین ج: ۱۔ ص: ۹۹، معجم ما کتب عن الرسول واھل بیتؑ، ج: ۵، ص: ۴۰۸

محمد عباس، مفتی، شوشتری (۱۳۰۶ھ)

سرکار مفتی محمد عباس کا تعلق خانوادہ علم و ادب سے تھا آپ کے جد علامہ سید نعمت اللہ جزائری تھے جن کی اولاد دکن اور لکھنؤ میں آباد ہوئی۔

مفتی صاحب نے نہج البلاغہ کے خطبہ شقشقیہ کی تحقیقی اور مبسوط شرح لکھی جو لکھنؤ سے شائع ہوئی۔ آپ کی ولادت شب شنبہ ربیع الاول ۱۲۲۴ھ/ ۱۸/ مارچ ۱۸۰۹ء کو جناب مولانا سید علی اکبر جزائری کے یہاں لکھنؤ میں ہوئی۔

آپ نے فارسی کا درس والد ماجد سے لیا۔ فقہ، اصول، کلام و عقاید کی تعلیم سید العلماء سید حسین سے اور معقولات کا درس علماء فرنگی محل مولانا عبدالقدوس و عبدالقوی سے لے کر قابل رشک صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔

خداوند عالم نے غیر معمولی صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ عہد طفلی سے علم و ریاضت کا شوق تھا۔ لہو و لعب سے متنفر تھے۔ بارہ سال کی عمر میں ''بنیاد اعتقاد'' (منظومہ) اور چودہ برس کی عمر میں مثنوی ''من و سلویٰ'' لکھ کر ارباب علم کو محو حیرت کیا۔ آپ کی ذہانت، ذکاوت، قابلیت اور بلند فکری خداوند عالم کا خاص عطیہ تھی۔ حاضر دماغی اور اعلیٰ صلاحیت کی بنا پر اساتذہ بھی آپ کا بہت احترام کرتے تھے بالخصوص سید العلماء سید حسین صاحب بے حد محبت کرتے تھے جس کی بنا پر اپنی ذمہ داریاں آپ کے سپرد کر دیں تھی۔

۱۲۶۱ھ میں سلطان العلماء سید محمد نے آپ کو فقہی تبحر کے پیش نظر مفتیٔ لکھنؤ نامزد کیا اور بادشاہ نے ''تاج العلماء'' افتخار الفضلاء کے لقب سے نوازا۔ آپ نے قضاوت اور انشاء

کے لیے ایک دستور قلم بند کیا جو اودھ کے تمام قاضیوں کو بھیجا گیا۔ استاد مدرسہ، قاضیٔ شریعت ہونے کے باوجود سادگی کا یہ عالم تھا جو لباس مل جاتا تھا وہ پہن لیتے تھے، اچھا لباس محتاجوں کو دے دیا کرتے اور بوسیدہ لباس پہننے میں فخر محسوس کرتے تھے۔ کھانا جو مل گیا کھالیا، گھر کا سودا خود لاتے جبکہ نوکر چاکر سب موجود تھے۔

ہر ایک سے بے تکلف، طبیعت مزاح پسند تھی، ظرافت، تاریخ گوئی اور بذلہ سنجی میں ان کا کوئی جواب نہ تھا۔

فقہی تبحر کا یہ عالم تھا کہ اس وقت لکھنؤ میں فقہ کا بڑا چرچا تھا اور استدلالی فقہ کے اس دور نشاط میں بڑے بڑے فقہاء مسند اجتہاد پر فائز تھے۔ عراق میں ان دنوں حضرات آیۃ اللہ شیخ محمد حسن صاحب جواہر الکلام اور حضرت آیۃ اللہ سید علی طباطبائی مراجع تھے۔ جن کی تخلیقات فن استدلال میں حرف آخر تسلیم کی جاتی تھیں۔ مفتی صاحب نے بغیر عراق و ایران جائے ہوئے نجفی دبستان اور قمی اسلوب پر ''شریعت غرّا'' جیسی معرکۃ الآرا فقہی تخلیق پیش کر کے فقہ میں ادب کی چاشنی بھری، ہر مسئلہ پر مخالف و موافق آراء و فتاویٰ۔ پھر ہر فتوے پر کتاب و سنت و اصول فقہ سے استدلال کر کے اپنے مسلک کی تقویت اس قدر جامعیت کے ساتھ پیش کی کہ قاری مطمئن ہو جاتا ہے۔

لطف یہ کہ ایک ایک فن میں متعدد کتابیں لکھیں اور ہر کتاب معیاری اور لاجواب ہے۔ ہر علم و فن کے اساتین سے روابط تھے سب احترام کرتے تھے اور اہم مسائل میں آپ سے رائے لیتے تھے۔ آپ نے ہر موضوع اور ہر فن میں کتابیں تحریر کیں علم ہیئت، فلسفہ، تاریخ، کلام، عقائد تفسیر، حدیث، حساب، منطق، رجال، ادب، میں آپ کے آثار باوقار ہیں۔

۱۸۵۷ء کے غدر میں آپ کے بہت سے علمی آثار ختم ہو گئے۔ آپ نے ہندوستان کے متعدد اہم شہروں کے سفر بھی کیے جن میں عظیم آباد، کلکتہ، امروہہ، بنارس، کانپور، قابل

ذکر ہیں۔ آخری عمر میں مستقل لکھنؤ میں قیام رہا۔ ضعیفی کے باوجود درس موعظہ، تصنیف و تالیف کا سلسلہ جاری رہا۔ غرض کہ ۲۵ رجب ۱۳۰۶ھ/ مارچ ۱۸۸۹ء کو لکھنؤ میں رحلت فرمائی اور حسینیہ غفرانمآب کے صحن میں آسودۂ لحد ہوئے۔

سرکار نجم العلماء سید نجم الحسن صاحب جو آپ کے شاگرد رشید اور خویش تھے آپ کے جانشین بنے جنھوں نے مفتی صاحب کے علمی آثار کی حفاظت اور اشاعت کی۔

صاحب تکملہ نجوم السماء لکھتے ہیں:

جناب مستطاب سید الجهابذة الكرام عمدة الاساتذة الاعلام زبدة المحققين نخبة المجتهدين الضّارب قباب مجده على السماكين المزرى جواہر كلمه بالعسجد و اللّجين حجة الاسلام آية الله فى الانام نائب الائمة الكرام علامة العلماء نحرير الفقهاء مولانا و مقتدانا

جناب المفتی السید محمد عباس الموسوی الشوشتری الجزائری

افاض الله على جدثه الشريف شابيب الرضوان واسكنه برحمته بحالج الجنان زبان ژوليده بيان تاب بيان احوال مكرمت اشتمال او ندارد و قلم شكسته زبان نمى تواند شمه اى از آن بر صفحه قرطاس بنگارد كلک نيستانى اگر در وقت مدح سرائش باشاخ سدرة المنتهى لاف همسرى زند عجب نباشد و صفحه قرطاس وقت نگارش اوصاف او اگر با صحن بهشت چشمک زنى نمايد بى سبب نباشد صحراى نامحدود مدحش از پاى اشهب خامه سر شكسته نتوان پيمود و صورت زيباى رفعت و اعتلايس در آئينه صفحه نتوان نمود آوازئه علم و كمالش در اقطار عالم پيچيده و شهرئه فضل

و براعتش بآذان اقاصی و ادانی رسیده خاصه و عامه از مائدئه افاداتش زاله ربائی نموده و مخالف و موالف در اقرار و اعتراف افضلیتش زبان انصاف گشوده آفتاب مناقبش خیره کن اہل نظر و کوکب هداتیش خضر بیابان بحر و بر و سعت دارئه کمالش احاطه کن محدد جهات و اقطار و علو کعبش کالشمس فی رابعة النهار مستغنی از اظهار در منطق و حکمت و فلسفه و ریاضی علم اشتهار برافراشته و در فقه و حدیث تبحر و کمال فراهم داشته در علم کلام نادرئه ایام و در ورع و تقویٰ یگانه انام و اما علم عربیت و ادب پس بیان آن از حوصله فهم اہل کمال بیرون است و از سرحد فکر رسائی او باافزون و معذلک در همه حال پابند رضای معبود و اکثر هنگام در لیالی و ایام سر بسجود اولا آنچه خود آن علامه مبرور در سوانح عمری اجمالاً مرقوم داشته اند در این مقام منقول می شود وهو هذا۔

السید محمد عباس بن السید علی اکبر بن السید محمد جعفر بن السید ابی طالب بن السید نور الدین بن السید نعمت الله الجزائری التستری از زمرئه سادات نوریه و ذریه طیبه نبویه است کہ شرف فضل شان از جمله ضروریات دین و مشهور و معروف در اقطار ارضین کشجرة اصلها ثابت و فرعها فی السماء توتی اکلها کل حینٍ و همیشه در این سلسله علماء و فقهاء صلحاء بوده عالمیان را بشاهراه شریعت هدایت می نموده اند اما عالیجناب سید نعمت الله پس حالش کا لشمس فی رابعة النهار مستغنی از اظهار است معاصر مولی المفاخر مولانا محمد باقر مجلسی اعلی الله درجاته فی اعلیٰ علیین و در اکثر تصانیفش شریک و معین بوده شیخ یوسف بحرانی که از افاضل علماء محدثین و اکابر فقهای مقدسین و اساتذه بحر العلوم سید مهدی طباطبائی است در مقدمه عاشره از مقدمات حدائق می نویسد۔

شرح خطبہ شقشقیہ:

آپ نے فارسی زبان میں اس معروف خطبہ کی معرکۃ الآرا شرح لکھی۔ جو ۱۲۸۷ھ میں لکھنؤ سے شائع ہوئی۔ جس کا نسخہ مدرسۃ الواعظین لکھنؤ کے کتب خانہ میں محفوظ ہے۔ آپ نے یہ شرح نواب معتمد الدولہ مختار الملک سید محمد خاں ضیغم جنگ کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے تحریر کی۔

آقا بزرگ تہرانی لکھتے ہیں:

"شرح الخطبة الشقشقيه فارسی للسيد محمد عباس التستری اللكهنوی المتوفی سنة ۱۳۰۶ھ لافه باستدعاء النواب معتمد الدوله مختار الملک السيد محمد خان بهادر ضيغم جنگ الذی الف باستداعائه ايضاً البارقة الضيغمية الملقب بالحملة المختارية طبع سنة ۱۲۸۷ھ و معه حواشی و تعليقات علی الخطبة له ايضاً"

دیگر آثار علمی:

تفسیر روائح القرآن فی فضائل امناء الرحمن عربی زبان میں یہ تفسیر آپ کا علمی و ادبی شاہکار ہے جو ۱۲۷۸ھ میں مطبع جعفری لکھنؤ سے شائع ہوئی۔ ۴۵۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ سلطان المدارس اور جامعہ ناظمیہ لکھنؤ کے کتب خانوں میں محفوظ ہے۔

تفسیر سورہ رحمن

تفسیر سورہ ق

تفسیر آیۃ سیجنبھا الاتقی: عربی، مخطوطہ

تفسیر انوار یوسفیہ: (خطی) عربی زبان میں سورہ یوسف کی تحقیقی تفسیر ہے۔

حسناء عالیہ المھر فی تفسیر سورۃ الدھر: (خطی) فارسی

حواشی قرآن: عربی زبان میں قرآن پر مفید اور معلوماتی حواشی مندرج ہیں۔

شری الاربعین (حدیث) فارسی

سیف مسلول جامع الاصول (عربی)

نزع القوس من روضۃ الفردوس (عربی)

ترصیع الجواھر۔ جواہر سنیہ سے احادیث قدسیہ کا خلاصہ (عربی)

جواھر الکلام ملقب بہ انھار الانوار

اصول کافی سے احادیث کی شرح لطیف (عربی)

التقاط اللئالی من الامالی۔ امالی شیخ صدوق سے انتخاب احادیث (عربی)

روح الایمان۔ اصول دین سے متعلق چالیس احادیث کی شرح

علم کلام

شعلۂ جوّالہ: احراق قرآن کے متعلق نادر ولطیف کتاب۔ (عربی)

آتشپارہ ترجمہ شعلۂ جوّالہ: (فارسی)

بغیۃ الطالب فی اسلام ابی طالب: (عربی) ایمان ابوطالب کا ثبوت

جواھر عبقریہ رد تحفۂ اثنا عشریہ: باب غیبت امام عصر کا جواب (فارسی)

جواب منتھی الکلام: (فارسی)

روح الجنان فی مطاعن عثمان: (عربی)

دلیل قوی: (فارسی)

مقتل عثمان: (عربی)

رسالہ رجعت

تائید الاسلام: رد عیسائیت (اردو)

مطرفہ فی الرد علی المتصوّفہ: (عربی)

نصر المومنین ملقب بہ مقام محمود: رد یہودیت

درہ بہّیہ در مبحث تقیہ

منابر الاسلام: ۲ جلد

مواعظ لقمانیہ

مواعظ حسنہ

مجالس المواعظ: ۵ جلد (اردو)

فقہ واصول فقہ

شریعت غرّا: (فقہ استدلالی عربی)

رشحۃ الافکار فی تحدید الاکرار: (عربی)

اساور عسجدیہ علی مبحث الفوریہ: (اصول فقہ عربی)

استفسار

نور الابصار فی مسائل الاصول والاخبار: (رد اخباریت)

کتاب القضا: (احکام قضا سے متعلق، عربی)

نبراس فی حجیۃ القیاس: (اصول فقہ عربی)

جلجلۃ السحاب فی حجیۃ ظواہر الکتاب: (اصول فقہ میں ہے سید العلماء سید حسین نے تقریظ لکھی ۱۲۶۲ھ)

فوح العبیر فی الاحباط والتکفیر

صفحہ الماس فی غسل الارتماس

سماء مدرار فی الاصول والاخبار

روض اریض فی منجزات المریض: (عربی)

معراج المومنین: (فارسی) طھارۃ، صلوۃ

بناء الاسلام فی احکام: الصیام: (فارسی)

تحفۂ حسینیہ فی حل عبارۃ من الصومیہ: (عربی)

طریق جعفری: مسائل کا جواب (فارسی)

لسان الصباح: تحقیق وقت صبح (عربی)

اقبال خسروی در بیان طھارۃ و صلوٰۃ: (اردو)

حواشی درہ منظومہ: (عربی)

تعلیقہ انیقہ حواشی شرح لمعہ: (عربی)

(صرف ونحو)

توصیف التعریف: وجوہ الاستعمال فی صلۃ الافعال

(علم معانی وبیان وعروض)

رسالۂ عروض: (فارسی)

اطلاق الصبی در تحقیق لفظ صبی

رسالہ در معانی و بیان رفع الالتباس عما وقع فی معنی الشعر فی المعیار والاساس

(علم منطق، فلسفہ، ہئیت وہندسہ)

تعلیقہ حسناء حواشی ملاحسن بر شرح سلم

حواشی شرح سلم

حواشی تحریر اقلیدس رسالہ فارسیہ در منطق

جواب انتقاض انعکاس خاصتین

ترجمہ صدر احواشی ملا جلال

رسالہ در جواب شبۂ ابن کیمونہ

(ادب)

موجۂ کوثری شرح قصیدہ حمیری

اوراق الذہب

شمع المجالس

یدبیضا قصیدہ امام موسی کاظم علیہ السلام

مثنوی جوہر

مثنوی خطاب فاصل در جواب دمغ الباطل

مثنوی آب زلال

مثنوی گوہر شاہوار (فارسی)

مثنوی بیت الحزن

مثنوی صحن چمن

دیوان فارسی ۳ جلد

مثنوی بطرز نان و نمک (فارسی)

مثنوی من و سلوی

کشکول وغیرہ کے علاوہ بہت سی تالیفات ہیں۔[1]

---

[1] ماخذ تجلیات مرزا محمد ہادی عزیز، تکملہ نجوم السماء، ج ۲، ص ۳۳

احمد نذر، امروہوی (م ۱۳۱۰ھ)

چودھویں صدی کے اوائل میں مکتوبات نہج البلاغہ کو فارسی پیکر میں ڈھالنے والی ذات مولانا سید احمد نذر کی ہے۔ آپ کی ولادت محلہ سٹھی امروہہ میں ہوئی۔ والد ماجد سید جعفر نذر امروہہ کے ارباب علم وفضل میں تھے۔ تعلیمی مراحل امروہہ ہی میں طے کیے علم جفر میں مہارت تھی اور خوشنویسی میں بھی ملکہ رکھتے تھے اور یہ فن حد کمال کو پہنچا ہوا تھا۔ ایک عرصے تک مرادآباد منصفی میں بعہدۂ ناظر ملازم رہے اور اس کے بعد ریاست رامپور میں ملازم ہوئے۔ آپ امروہہ کے مشہور عمائدین میں شمار کیے جاتے تھے۔

آپ نے ۱۳۱۰ھ/ ۱۸۹۲ء میں وفات پائی۔ [۱]

مشہور مورخ سید رحیم بخش لکھتے ہیں:

''یہ پیش نماز صاحب علم ذی کمال تھے۔ علم جفر میں آگہی حاصل تھی۔ خوش نویس اچھے تھے۔ ان کا زہد وتقویٰ اس درجہ پہنچا ہوا تھا کہ بحالت نہ ہونے درجہ اختتام علوم کے مذہب شیعہ میں پیش نمازی کرتے تھے۔'' [۲]

ترجمہ مکتوبات امیر المومنینؑ:

آپ نے حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے مکتوبات کا فارسی زبان میں ترجمہ کیا۔ ترجمہ میں ادب کی چاشنی اور زبان کی روانی ہے۔

---

[۱] تذکرۂ علماء امروہہ ص ۵۵

[۲] تواریخ واسطیہ ص ۲۷۴

یہ نسخہ رامپور رضا لائبریری میں موجود ہے۔ اس کی کتابت ۱۲۹۹ھ میں ہوئی۔ خط نستعلیق ونسخ عمدہ میں لکھا ہوا ہے۔ [1]

علی حسین، زنگی پوری (م ۱۳۱۰ھ)

عالم ربانی مولانا علی حسین نے جناب خیرات علی کے گھر ۱۲۴۸ھ/ ۱۸۳۲ء میں آنکھ کھولی۔ ابتدائی تعلیم حاصل کر کے لکھنؤ گئے اور وہاں مولانا حسن علی، مولانا حسین اصغر پاروی، مولانا محمد طاہر اور مفتی محمد عباس سے فیضیاب ہوئے۔ ناسازی مزاج کی بنا پر تعلیمی سلسلہ منقطع ہو گیا وطن واپس چلے گئے صحتیاب ہونے کے بعد دوبارہ لکھنؤ گئے اور قائمۃ الدین مرزا محمد علی، ممتاز العلماء سید محمد تقی، سید العلماء سید حسین اور جناب احمد علی محمد آبادی کے فیوض و برکات سے مستفید ہوئے۔ بزرگ علماء آپ کے علم و فضل زہد اور تقوی کے مداح تھے۔ ممتاز العلماء سید محمد تقی نے ضلع گیا میں سید محمد تقی صاحب کو جو خط لکھا اس میں مولانا علی حسین صاحب کے بارے میں لکھا

"مولوی صاحب ما شاء الله بکلیه صلاح و سداد آراسته بزیور تقویٰ و پرهیزگاری پیراسته می باشد و بتوثیق ثقات عدالت و صلاحیت ایشان مخصوص باقامت جمعه و جماعت برما ثابت است و علوی شان و مرتبت ایشان ارفع از آن است که کسی را در این ماده محل تردد وه گنجایش کلام بوده باشد۔۔۔الخ"

---

[1] فہرست نسخہ ھای خطی کتابخانہ رضا رامپور، ص:۱۹

قائمۃ الدین مرزا محمد علی

فارتقی الی درجة العلم و الکمال و هو الفاضل العامل ذوا الفطنة الوقادة و القریحة النقادة البذل الحبر الصفی المتوقد الخیر الحفی الالمعی الذکی من سلسلة السادات الاخیار المصطفین المولوی السید علی حسین صانه الله عن کل شین"[1]

تحریر بروز جمعہ ۲۹ ذیقعدہ ۱۲۹۳ھ

آپ قصبہ صاحب گنج میں مرزا قابل بہادر کے یہاں تبلیغی امور انجام دیتے تھے امام جمعہ تھے۔ عراق گئے اور وہاں آیۃ اللہ مرزا محمد حسن شیرازی آخوند ملا حسین اردکانی، آقای مرزا ابوتراب اور شیخ محمد حسین مازندرانی سے کسب علم کر کے فقہ و اصول میں اعلیٰ مہارت حاصل کی۔

۱۳۱۰ھ/ ۱۸۹۳ء میں وفات ہوئی۔

زہرۂ مشرقہ شرح خطبہ مونقہ:

آپ نے حضرت علی علیہ السلام کے خطبہ مونقہ کی شرح فارسی زبان میں کی جو زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہے۔ شرح تحقیقی و معلوماتی ہے۔

دیگر آثار علمی:

صیحة المیتة فی النهی عن الغیبه (فارسی)

قسطاس مستقیم (مناظره)

تذکرة الانسان (ادعیه)

---

[1] تذکرہ بے بہا ص ۲۳۶

دلیل العصاۃ علی سبیل النجاۃ در توبہ (عربی)

ذخائر در احکام کبائر (فارسی)

خمسئہ متحیرہ ردقول مولوی سلامت اللہ در سورۂ قدر

بیاض حسینی (اشعار عربی و فارسی)

تعلیقات بر شرح باب حادی عشر (عربی)

تعلیقات بر شرح ملا جامی (عربی)

تذکرۃ المتعلمین (عربی)

اسالیب الادبیہ فی المکاتیب العربیہ (عربی)

لسان الصادقین فی شرح الاربعین

افحام الخصوم

تحقیق علوی در تصدیق نودی

نسیم سحر (اردو نظم)

امداد علی رسا

میرزا امداد علی رسا اپنے عہد کے جلیل القدر شاعر تھے آپ نے حضرت علی علیہ السلام کے خطبہ بلا الف کا منظوم ترجمہ کیا جس کا عنوان ''مثنوی رسا'' ہے یہ مثنوی ۱۳۱۲ھ/ ۱۸۹۴ء میں مطبع بینظیر لاہور سے شائع ہوئی۔ [1]

---

[1] امامیہ مصنفین ج:۱۔ص:۱۰۱

آغاز:

ہے بہر پرستش فقط وہ ہی رب
کہ جس نے یہ مخلوق کی خلق سب

ہے ہم پر بہت لطف رب قدیر
کہ بخشی ہمیں نعمتیں ہیں کثیر

علی محمد، تاج العلماء (۱۳۱۲ھ)

مولانا سید علی محمد، سلطان العلماء سید محمد کے فرزند اور حضرت مولانا سید دلدار علی غفرانمآب کے پوتے تھے۔ آپ نے نہج البلاغہ کے خطبہ شقشقیہ کی اردو زبان میں شرح لکھی جو زبان و بیان کے اعتبار سے امتیازی حیثیت کی حامل ہے۔ آپ کی ولادت ماہ شوال ۱۲۶۲ھ/ ۱۸۴۵ء کو لکھنؤ میں ہوئی۔ والد بزرگوار اور اس دور کے جید علماء سے کسب فیض کیا اور فقہ، اصول، عقائد و کلام میں مہارت حاصل کر کے درجہ اجتہاد پر فائز ہوئے۔ فن مناظرہ میں ملکہ حاصل تھا۔ یہود و نصاریٰ سے مناظرہ کرنے کے لیے عبرانی زبان سیکھی کتب ماسبق کا بھی گہرا مطالعہ تھا۔ حسام الاسلام سید نثار حسین صاحب سے شیخ محمد علی شیخی کا مناظرہ حیدرآباد دکن میں ہوا۔ دکن والوں نے علماء لکھنؤ سے جوابات مانگے وہ جوابات نجف و کربلا علماء کی خدمت میں بھیجے گئے ان علماء نے تاج العلماء سید علی محمد کے جوابات کو بہت سراہا اور تعریف کی۔

سلطان العلماء کی وفات کے بعد آپ عراق تشریف لے گئے۔ اس وقت آیۃ اللہ شیخ زین العابدین مازندرانی، ملا حسین اردکانی، آقای حسین شہرستانی، آقای مرزا علی نقی

طباطبائی، وغیرہم نے ۱۲۸۵ھ میں پندرہ اجازے عطا کیے۔

آقا بزرگ تہرانی لکھتے ہیں:

"شرح الخطبة الشقشقيه لتاج العلماء السيد على محمد بن محمد بن دلدار على النقوى اللكهنوى المتوفى سنة ۱۳۱۲"

آپ کو آیت اللہ مرزا علی نقی طباطبائی نے گرانقدر اجازے سے نوازا جو درج ذیل ہے:

الحمد لله الذى جعل العلماء الاعلام ورثة الانبيائِ و فضّل مدادهم على كثير من دماء الشهداء و صلى الله على محمد و آله الطيبين الطاهرين مادامت الخضراء على الغبراء وبعد فان جناب العالم العامل و الفاضل الكامل قطب دائرة الكمال و شمس فلك الاجلال نتيجة العلماء الاعلام و سليل المجتهدين الفخام وارث المعالم والمآثر اكبر عن الاكابر السيد السند العالم المولوى المعتمد السيد على محمد صاحب ابن المرحوم الافضل الاكمل الاوحد سلطان العلماء المولوى السيد محمد بن المرحوم السيد الجليل والعالم الذى ليس له مثيل صاحب عماد الاسلام حضرة المولوى السيد دلدار على طاب ثراهما بعد ان تشرف بزيارة حضرة مولانا سيد الشهدآء ابى عبد الله الحسين عليه السلام و سمعت بوروده و بمن سعوده بادرت الى زيارته و سررت من حسن مصاحبته و طيب مجالسته و موانسته و اطلعت على بعض تاليفاته و طالعت نبذاً من رسائله و

تصنيفاته و جدته بحمد الله فائزا بما فاز من المراتبت السامية و حائزا من حازه من المطالب العالية و الملكة الاستنباطية الاجتهادية حمدت الله تعالىٰ على ذالک و سررت بما هنالک و بعد الاطمينان بكمال استعداده و الوثوق بقابليته و حسن ارشاده احببت ان اكتب له اجازة وافية و رخصة كافية اتباعاً للمشائخ العظام واقتفائً لطريقة الفقهاء الفخام كما اجد اجدادى السابقون نور الله مضاجعهم لابآئه السالفين عطّر الله مراقدهم فاجزته ايده الله تعالىٰ ان يروى عنى جميع ما جازت اجازته و ساعت لى روايته ما صنف فى الاسلام و الف من كتب الاصول و الفقه والتفسير والكلام و كتب الاخبار المروى عن النبى المختار والائمة الاطهار خصوصاً الكافى والفقيه والتهذيب والاستبصار عن شيخى و استادى الفقيه الذى عقمت مثله ام الزمن الشيخ محمد حسن صاحب جواہر الكلام قدس سره عن شيخه واستاده والعلامه الشيخ جعفر صاحب كشف الغطاء اعلى الله مقامه و احله دار المقامه عن شيخه و استاده حجة الله الطاہرة و آية الباهرة حضرة جدى المعروف السيد محمد مهدى الطباطبائى الموصوف ببحر العلوم صاحب المصابيح عطّر الله ضريحه عن شيخه و استاده جدى الآخر والمولى الاكرم استاد الفقهاء المجتهدين و اعلم اهل عصره

اجمعین المؤید بالتأیید السبحانی حضرة الآقا الکبیر الآقا محمد باقر البهبهائی طاب ثراه الحائری الکربلائی عن جمیع المشایخ السابقین و اعیان العلماء السالفین رفع الله درجاتهم و عن جمیع مصنفات جدی المجاهد فی سبیل الله السید محمد صاحب المناهل و مصنفات جدی الاعلی صاحب الریاض الامیر سید علی الطباطبائیین و عن جمیع مصنفات شیخی و استادی صاحب الفصول الغرویة قدس سره عن جمیع ما صنفه فی الاصول و الفقه خصوصاً کتابی الکبیر الدوة الحائریة فانه ایده الله تعالیٰ اهل للاجازة و حقیق بما قد فازه فینبغی ان یشکر الله تعالیٰ علی وصول هذه المرتبة السامیة و حصول هذه الدرجة العالیة التی لا یکاد تعریفها و لا تبلغ السنة الواصفین توصیفها فاسئله تعالیٰ ان تنشربه رایات العلم والکمال و ترفع به الویة الفضل و الافضال و تحیی به دروس الفرائض والسنن و تفنی به آثار والضلالة و الفتن ویهتدی به العباد و نعم منه البلاد والرجاء ان لا یتجاوز عن سبیل الاحتیاط خصوصاً حال الاستنباط و یجتنب جانبی التفریط والافراط ولا ینسانی من صالح الدعوات سیما فی مظان الاجابات انه ولی الخیرات و مجیب الدعوات فانی اتخذته ولدا فلیتخذنی والدا فان دعاء الوالد للولد مقرون بالاجابة بنص الاخبار المستفیضة حرره الجانی السید علی نقی الحسنی الحسینی

الطباطبائی الکربلائی

ترجمہ نہج البلاغہ مجلد: آپ نے نہج البلاغہ کا ترجمہ فصیح زبان میں کیا تھا۔

دیگر تالیفات:

ترجمہ قرآن: یہ ترجمہ بغیر متن عربی دو جلدوں میں ۱۳۰۴ھ میں لکھنؤ سے شائع ہوا۔

درِ بے بہا تفسیر سورۂ دہر: یہ تفسیر رضا لائبریری رامپور میں موجود ہے۔

تفسیر احسن القصص: یہ عربی زبان میں سورۂ یوسف کی تفسیر ہے جو مطبع صبح صادق عظیم آباد سے شائع ہوئی۔ ۸۱۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ تفسیر ۱۱/ ربیع الاول ۱۳۰۵ھ/ ۱۸۸۶ء کو مکمل ہوئی اور رضا لائبریری رامپور میں موجود ہے۔

- رسالہ قاسمیہ در عقد جناب قاسمؑ
- رسالہ مھدویہ
- موعظۂ جونپوریہ
- رسالہ مکیہ
- عید کا چاند
- ترجمہ الفیہ شہید
- رسالہ عروض وقوافی
- طرائف الظرائف
- اثنا عشریہ
- ترجمۃ الصلوٰۃ
- تعلیم الاطفال
- الدر الثمین فی نجاسۃ الغسلات
- احتجاج علوی رد پادری عماد الدین
- زاد قلیل (عربی کلام)
- رسالہ عدم جواز جہاد در غیبت امامؑ
- تحفۃ الواعظین
- نصر المومنین در ردّ میرزا محمد اخباری
- ایقاظ الراقدین در بعض منامات صادقہ
- شرح زبدۂ مقدس اردبیلی در مبحث صوم
- ترجمہ الصلوۃ (اردو)
- زبدۃ الحساب (اردو)
- تصدیق الصدوق در منطق عربی
- سوانح عمری فارسی
- عضاریہ (عربی)

- شرح صغیر
- جوہر عزیزہ
- وجیزۂ (عربی)
- شرح کبیر وجیزہ (عربی)
- عروضیہ (عربی)
- طبیہ متن در فن طب عربی
- رسالۂ جہادیہ در فقہ
- جوہر فرد (عربی)
- معرکہ آرا (فارسی)
- تنقید جدید
- متن متین در اخلاق (عربی)
- رحیق مختوم در ماجرای خم غدیر
- ہزار مسئلہ
- گوہر شب چراغ در نماز شب
- اثنی عشر فی البشارات النبویہ
- مواعظ اکبر پوریہ رد تصوف
- رسالۂ مجیبہ
- مواعظ یونسیہ (اردو)
- خلق محمدی شرح استدلالی
- خلق حسنی فتاوی علم اخلاق
- وجیزہ عربی
- شرح وسیط
- سلسلۃ الذہب
- منطقیہ (عربی)
- تدقیق دقیق
- زعفران زار در حکایت مضحکہ عربی
- رسالہ مہدیہ در ردّ مہدی کذاب
- شرح حدیث عقل
- زاد قلیل
- خلق عظیم
- جنۃ اللہ الواقیۃ
- شرح خطبۂ فاطمیہ فدکیۃ
- حواشی قرآن در ردّ سید احمد خان نیچری
- جواب مسائل حیدر آباد
- رسالۂ یہودیہ
- موعظہ عظیم آبادیہ
- لحن داودی
- مواعظ جوادیہ (اردو)
- اخلاق ناصری
- ترجمہ دعائے عدیلہ

- دستور العمل انبیاء وائمہ
- فتاویٰ (عربی)
- مسئلہ ربائیہ دررِبا
- مقامات علیہ فی المنامات العلویہ
- رسالہ درعلم اخلاق
- مثنوی قند مکرر
- رسالۂ درکسر رواج خلاف عقل
- فرائض الفوائد
- رسالۂ طبیہ عربی
- تحقیق عجیب درعدم ضمان طبیب
- شرح رسالۂ ذخیرہ
- ارشاد الصائمین
- حاشیہ زبدۃ الاصول
- مثنوی غرّہ منظومہ
- اجازۂ مولوی مہدی علیؒ
- ارشاد اللبیب شرح تہذیب النحو عربی
- طریق اثنا عشریہ شرح الشرح قاضی مبارک (عربی)
- وقایۃ النار درعقد زنان بیوہ (فارسی)
- ملال سبب ضعف ریاست اسلام وعلاج آن
- رسالۂ دردفع ایرادات ترجمۂ دعاءِ صباح
- مسائل عجیبہ سیاست مدن (عربی)
- قول فیصل
- اجازۂ مولوی ابوالحسن
- اجازۂ مولوی کلب باقر
- مثنوی غرہ درعلم کلام (منظوم عربی)
- خلاصۂ دعاءِ سمات
- کتاب جداول درعلم رجال
- رسالۂ جمعہ
- رسالۂ قال اقول دررڈّ اہل سنت
- خطاب فاضل (حلیت قلیان)
- رسالہ درفن تجوید
- شرح رسالہ زبدہ (عربی)
- نخبۃ الدعوات
- رسالہ مفردہ ہندیہ
- نورکا تڑکا ترجمہ دعائے صباح
- خلاصۃ الدعوات

- اجازۂ روایت مولوی علی حسین رئیس زنگی پوری
- رسالہ دررد مولوی عنایت علی در مسئلہ سرتراشیدن
- اجازۂ روایت مولوی مکرم حسین
- رسالۂ قصاص اجازۂ مولوی سید سبط محمد ابن سید مرتضیٰ مرحوم
- مسئلہ زنگبار یہ بعربی از سبب یا بالسبب در احوال حضرت آدمؑ وحضرت حواؑ
- متن متین (فقہ عربی، غبار مفطر صوم ہے)
- رسالہ عدیمۃ المثال (جواز تصویر عکسی)
- ساعتیہ (عربی) معروف بتہذیب الصرف
- انوار الانظار تفسیر کریمہ ''اللہ نور السموات'' (عربی)
- فصل الخطاب در اثبات حرمت شراب وقلیان
- خطاب فاصل در مناظرۂ قلیان کشیدن
- صولۃ علویہ للذب عن الملۃ المحمدیہ ردّ نصاریٰ (فارسی)
- عماد الدین ملاذ المومنین ردّ نصاریٰ
- ضربت علویہ دررد نیچر ودہریہ (فارسی)
- جواب مسئلہ لندنیہ در نجاست اہل کتاب (فارسی)
- رسالۂ تعلیق انیق دررد شرح معین (عربی)
- رسالۂ مختصر در جواب رقعۂ بعض اخباریہ
- غیث اللہ المدرار لاطفائے نائرہ اہل النار دررد نار اللہ الموقدۃ
- اذانیہ دررد رسالۂ میرزا محمد اخباری ثانی کشمیری
- تنبیہ الاطفال مکاتبۂ مولوی ابوالحسن مخاطب بہ اسوۃ العلماء عالم مرشد آباد در فن تجوید

❁ عماد الاجتہاد فقہ استدلالی شرح تبصرہ درسہ مجلد (عربی)

وفات: علم و فقاہت کا یہ آفتاب جمعہ ۴ ربیع الثانی ۱۳۱۲ھ/ ۱۸۹۴ء کو لکھنؤ میں غروب ہوا اور حسینیہ غفرآنماب میں والد ماجد کے پہلو میں سپرد خاک ہوئے۔ [1]

محمد حسن علی، حافظ، خیر پوری (۱۳۲۴ھ)

نہج البلاغہ کو سندھی قالب میں ڈھالنے والی ذات نواب خیر پور حافظ میر محمد حسن علی خاں صاحب میر محمد نصیر خاں کے فرزند تھے۔ ۲۶ ذی قعدہ ۱۲۴۰ھ/ ۱۸۲۴ء کو حیدر آباد کے قلعہ میں متولد ہوئے۔ آخوند احمد ہالائی اور ایک ایرانی عالم دین سے کسب علم کیا۔ بلا کا حافظہ تھا۔ دس سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا۔ ۱۸۴۳ء کی جنگ میں جب انگریزوں نے میران خیر پور میں میر رستم خاں اور میر نصیر خاں کو گرفتار کیا تو اس وقت آپ جوان تھے لہذا آپ کو بھی گرفتار کر کے پونہ اور کلکتہ بھیجا گیا۔ قید سے رہا ہونے کے بعد مطالعہ اور تصنیف و تالیف کی طرف متوجہ ہوئے اور کئی اہم کتب تحریر کیں۔

۸۵ سال کی عمر میں ۱۵ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ/ ۱۹۰۷ء کو رحلت کی کربلائے معلیٰ میں نوابین خیر پور کے مقبرہ میں آسودہ لحد ہوئے۔

منظوم ترجمہ:

آپ کا اہم علمی و ادبی کارنامہ نہج البلاغہ کا سندھی زبان میں منظوم ترجمہ ہے۔ جہاں تک میرے علم میں ہے آپ کو اس خدمت کے سلسلے میں اولیت حاصل ہے۔ علمی حلقوں میں اس

---

[1] مطلع انوار ص ۳۶۵، تکملہ نجوم السماء ج ۲ ص ۱۵۳، تذکرۂ بے بہا ص ۲۴۱، نزہۃ الخواطر ج ۸ تالیفات شیعہ

کارنامے کو بہت پسند کیا گیا اور قدر دانی کی گئی۔

کتاب لسان الحق میں آپ کا تعارف ان الفاظ میں کرایا گیا ہے:

''مقدس، فاضل، عالم، کامل، صاحب لسان الصدق و بیان الحق حافظ سرکار شہزادہ میر محمد حسن علی خان والی حیدر آباد سندھ'' [1]

دیگر آثار علمی:

۱۔ لسان الحق بجواب میزان الحق پادری فنڈر (فارسی) یہ کتاب پہلی مرتبہ ۱۳۵۸ھ میں نیو امپیریل پریس لاہور سے شائع ہوئی۔

۲۔ احسن البیان در جواب پادری عماد الدین

- جوابات پادری سی جی فانڈر
- رداء الخوارج (سندھی)
- جواب سوالات محمد علی خاں تالپوری (فارسی)
- حملہ حیدری (سندھی)
- مختار نامہ
- نہر البکاء
- رویائے صادقہ (فارسی) [2]

زوّار علی خاں (۱۳۲۵ھ)

نواب زوار علی خاں، عالم، فاضل، ادیب شارح نہج البلاغہ اور جید الاستعداد بزرگ تھے۔ آپ کی ولادت تقریباً ۱۲۸۰ھ/ ۱۸۶۳ء میں ہوئی آپ کا شمار حسین آباد ضلع مونگیر بہار کے عظیم رؤسا اور زمینداروں میں تھا۔ تعلیم و تربیت بھی رئیسانہ انداز میں ہوئی مگر طبیعت میں مذہبی رجحان

---

[1] تذکرہ حفاظ شیعہ ج۔ ۲، ص۔ ۱۴۵

[2] تذکرہ علماء امامیہ پاکستان ص ۳۱۳، سندھ میں اردو شاعری نبی بخش بلوچ۔ مطلع انوار ص ۱۸۷

تھا۔اس لیے سطحیات کی تکمیل کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لیے تاج العلماء مولانا علی محمد طاب ثراہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور معقولات، منقولات وادبیات کا درس لے کر علم وفضل کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہوئے۔عربی ادب میں کامل عبور رکھتے تھے آپ کی ادبی صلاحیتوں کے خطیب اعظم شمس العلماء مولانا سید سبط حسن اعلی اللہ مقامہ بھی مداح اور قدرداں تھے آپ کی والہانہ محبت وعقیدت کا ثبوت یہ ہیکہ صاحب تذکرہ بے بہا مولانا سید محمد حسین صاحب نوگانوی سے نواب زوار علی خاں کا تذکرہ لکھنے کی فرمائش کی ماہنامہ اصلاح کھجوہ میں مرقوم ہے:

''نواب زوار علی خاں صاحب مرحوم صرف رئیس، فیاض مونگیر ہی نہ تھے بلکہ جامع الریاستین تھے۔ریاست کے ساتھ علمی ریاست کو کم لوگ ہی جمع کرتے ہیں۔علم ادب میں ایسا ید طولیٰ تھا کہ عربی قصائد بہت سے ممدوح کے یادگار زمانہ ہیں۔جس کی فصاحت وسلاست کا ذائقہ وہی جان سکتا ہے جو اس فن سے آشنا ہو۔''[1]

شرح نہج البلاغہ:

آپ کا علمی کارنامہ نہج البلاغہ کی تحقیقی شرح ہے جس میں شرح علامہ ابن ابی الحدید معتزلی کی اغلاط پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور ان مطالب کی نشاندہی کی ہے جن سے ابن ابی الحدید نے چشم پوشی کی ہے۔

آپ دوران تصنیف مرض سل میں مبتلا ہو گئے تھے مگر ذوق علمی کا یہ عالم تھا کہ اسی حالت میں شرح لکھتے رہے آپ نے ایک خط فخر الحکماء مولانا حکیم علی اظہر طاب ثراہ کو لکھا تھا کہ ''میں اس شرح کا نسخہ آپ کی خدمت میں بھیجوں گا شاید یہی شرح توشہ آخرت ہو'' یہ معلوم نہ ہوسکا کہ اس کا نسخہ حکیم صاحب کو بھیجا یا نہیں۔اس کے علاوہ عربی وفارسی

---

[1] ماہنامہ اصلاح ماہ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ

اشعار پر مشتمل دیوان آپ کی یادگار ہے۔

آپ نے ۱۵ر جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ/ ۱۹۰۷ء میں مرض ہیضہ میں شہر پٹنہ میں رحلت کی اور مقبرۂ تلسی منڈی میں دفن ہوئے۔ [۱]

صاحب تذکرۂ بے بہا:

''ہائے نواب زوار علی خاں مرحوم ایسے لائق رئیس اور ہمدرد قوم کا مثل ہرگز زمانہ پیدا نہیں کرسکتا۔ مرحوم کا خلق انکساری فروتنی علمی لیاقت تھی کہ مدتوں آپ کی یادگار رہے گی۔'' [۲]

علی اکبر (م ۱۳۲۷ھ)

چودھویں صدی کے نامور شارح نہج البلاغہ مولانا علی اکبر، سلطان العلماء سید محمد بن غفران مآب کے فرزند تھے۔ یکم رجب ۱۲۴۹ھ/ ۱۸۳۲ء کو متولد ہوئے۔ تعلیم خانوادے کے علماء سے حاصل کی۔ بالخصوص والد ماجد سے استفادہ کیا۔ جامع معقول ومنقول تھے۔ ڈپٹی کلکٹر اور منصفی کے منصب پر فائز ہوئے۔ تصنیف وتالیف کا بہت شوق تھا۔ اسّی سال عمر گذار کر ۲ر ربیع الثانی ۱۳۲۷ھ/ ۱۹۰۹ء یوم شنبہ صبح کے وقت رحلت کی۔ شہر کے علماء ادباء، امراء نے جنازے میں شرکت کی۔ آپ نے اپنی جائیداد امور خیر اور کتب خانہ کے لیے وقف کردی تھی۔ [۳]

---

[۱] مطلع انوار ص ۲۴۵، نجوم الارض ص ۴۷

[۲] تذکرہ بے بہا ص ۱۶۴

[۳] تذکرۂ بے بہا۔ص: ۲۴۹، مطلع انوار ۳۴۸، تالیفات شیعہ۔ص: ۲۱۹

آپ کو نہج البلاغہ سے والہانہ عشق تھا۔جس کی بنا پر آپ نے خطبہ شقشقیہ، خطبہ طاؤس، عہد نامہ مالک اشتر کی، مبسوط شرحیں لکھیں۔

(۱)عنوان ریاست وبنیان سیاست (نامہ امیر المومنین بہ مالک اشتر):

یہ شرح مطبع فیض حسینی اثنا عشری سے ۱۲۸۵ھ میں شائع ہوئی جس میں مکمل دستور حکومت اسلامی بیان کیا گیا ہے۔[1]

(۲)اسرار حکمت (شرح خطبۂ طاؤسیہ):

یہ خطبہ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے معرکۃ الآرا خطبات میں سے ہے۔جس میں آپ نے مور کی خلقت اور اس کے حسن و جمال کی تعریف اس انداز سے کی ہے جسے پڑھ کر بڑے بڑے خردمند محو حیرت رہ جاتے ہیں۔شرح خطبہ انتہائی دقیق اور حسین ہے۔

(۳)توضیحات تحقیقیہ شرح خطبہ شقشقیہ:

یہ شرح ۱۵ر ذی الحجہ ۱۳۲۲ھ میں مطبع اثنا عشری لکھنؤ سے شائع ہوئی ۳۱۲ صفحات پر مشتمل ہے جس میں خطبہ شقشقیہ کی ۶۷ توضیحات کے ذریعہ تشریح کی ہے۔پہلی توضیح میں مولا علیؑ اور آپ کے کلام کی عظمت پر روشنی ڈالی ہے اور دوسری توضیح میں محققانہ انداز میں ثابت کیا ہے کہ خطبہ شقشقیہ علامہ رضی کا جعل کردہ خطبہ نہیں بلکہ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام ہی کا کلام ہے۔جسے ہم افادیت کے پیش نظر ہدیہ ناظرین کر رہے ہیں۔

''توضیح دوم: ھدایہ و ارشاد فیہ صدق وسداد واضح ہو کہ یہ توقیع رفیع بلیغ منیع خاص ارشاد ہدایت بنیاد سرور عالیمقام کلام امام انام حضرت امیر المومنین علیہ السلام ہے اور بیان کافی اور تبیان شافی بہ برہان وافی۔ یہ ہے کہ بموجب قضیہ منطقیہ شکل بدیہی الانتاج کے نتیجہ تصدیق ہویدا ہوتا ہے یعنی ھذہ الخطبہ من کلام علی و کل کلامہ

---

[1] تالیفات شیعہ۔ص: ۴۵۳

حق پس نتیجہ یہ ہے کہ فھذہ الخطبۃ حق توضیح اس کی یہ ہے کہ یہاں دو قضیہ کا اثبات لازم ہوتا ہے ایک صغرا یعنی یہ خطبہ کلام امام علیہ السلام ہے اور دوسرا کبریٰ یعنی کلام امام علیہ السلام حق ہے تو یہ دونوں قضیہ بتفصیل تمام بعون اللہ المنعام وسیامن فیوض حضرت امام ہمام علیہ صلوات اللہ الملک العلام۔ گوش گذار ارباب کرام کیے جاتے ہیں۔ قضیہ صغریٰ پس واضح ہو کہ صغریٰ یعنی یہ خطبہ قاصعہ بارقہ لامعہ ساطعہ خاص کلام امام علیہ السلام ہے بوجوہ متعددہ ثابت ہے۔

اول: یہ کہ اکثر علمائے اہلسنت نے تمامی کتاب نہج البلاغہ کی تصدیق کی ہے۔

دوم: یہ کہ اکثر علمائے اہلسنت نے خاص اس خطبہ کی توثیق کی ہے۔

سوم: یہ کہ یہ طرز مرصع ومرصوص حضرت شاہ ولایتؑ کے مخصوص ہے جس کا نظیر وعدیل اور مثیل وبدیل نہیں ہے۔

چہارم: یہ کہ ایسا کلام براعت اساس بلاغت اختصاص جانب غیر منسوب کرنا محض وسواس بعید از قیاس ہے۔ اعاذنا اللہ من شر الوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس۔

پنجم: یہ کہ شان فاضل المعی علامہ معمعی مقدس زکی وحیدنوذعی جناب سید رضی علیہ الرحمہ سے افترا اور بہتان کرنا حضرت امام الانس والجان پر نہایت بعید وغیر سدید ہے۔

ششم: یہ کہ ہرگاہ کتب واسفار شیعیان حضرت آئمہ اطہار علیہم صلوات اللہ الغفار ہیں۔ ہزاران ہزار مطاعن ومثالب خلفائے نامدار بتصریحات واضحہ مندرج دفاتر بیشمار ہیں تو استعارات وکنایات وتشبیہات وتلویحات کی ضرورت نہیں تھی اور ہرگاہ یہ وجوہ بالاجمال سامعہ نوازارباب حق طراز ہوچکی تو اب توضیح ہر وجہ وجیہ کی بوجہ بلیغ گذارش کیجاتی ہے۔

وجہ اول: یعنی علمائے اہل سنت نے بتصریح تمام کتاب نہج البلاغہ کی توثیق وتصدیق

تام کی ہے حسب ذیل میں:

(۱) علامہ قوشجی نے شرح تجرید میں لکھا ہے: هو افصحهم لسانا كما يشهد به كتاب نهج البلاغه یعنی وہ امام صادق بحق ناطق فصیح ترین خلائق تھے جیسا کہ کتاب نہج البلاغہ شاہد واثق گواہ صادق ہے۔ و قال البلغا كلام دون كلام المخلوق یعنی بلغائے زمان وفصحائے شیریں زبان وخطبائے غدمان وقحطان عارفان علوم معانی و بیان نے اعتراف کیا ہے کہ کلام اس حضرت کا کلام خالق انام سے کمتر اور کلام مخلوقات تمام سے عالی تر ہے۔

(۲) علامہ سعدالدین تفتازانی نے شرح مقاصد میں لکھا ہے کہ و ايضا هو افصحهم لسانا على ما يشهد به كتاب نهج البلاغه

(۳) ملا یعقوب عالم اہل سنت نے شرح تہذیب میں لکھا ہے: من اراد مشاهدة بلاغة و مسامعة فصاحة فلينظر الى كتاب نهج البلاغه ولا ينبغى ان ينسب هذا الكلام الى رجل شيعى یعنی جس شخص کو منظور ہو کہ مشاہدہ فصاحت اور مسامعہ بلاغت شاہ ولایت کرے تو کتاب نہج البلاغت کو ملاحظہ کرے اور ایسے کلام فصیح و مقال بلیغ کو کسی شخص شیعی مذہب کی طرف منسوب کرنا بالکل ناروا و ناسزا ہے۔

(۴) شیخ احمد گازرونی امام اہل سنت نے کتاب مفتاح الفتوح میں لکھا ہے کہ من تامل فى كلامه و كتبه و خطبه و رسالاته علم ان علمه لا يوازى علم احد و فضايله لا تشاكل فضائل احد بعد محمد صلى الله عليه و سلم و من جملتها كتاب نهج البلاغه وايم الله لقد وقف دونه فصاحة الفصحاء و بلاغة البلغاء وحكمة الحكماء یعنی جس شخص نے دیدہ حق بین اور چشم رائے زرین سے انوار کلمات مبین اسرار خطبہ ہائے حق آگین و توقیعات بلاغت آئین کا مطالعہ کیا ہے اس کو علم کافی یقین وافی حاصل ہو گیا ہے کہ بعد جناب رسالتمآب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم جناب ولایت مآب میں کوئی ہمسری اور ان کے فضائل کی کوئی برابری نہیں کرسکتا۔ چنانچہ منجملہ اس کے کتاب نہج البلاغہ ہے قسم بخدا کہ فصاحت فصحائے عرب وعجم وبلاغت بلغائے بنی آدم وحکمت حکمائے تمام عالم اس کے سامنے کم بلکہ گویا اصم وابکم ہے۔

(۵) ابن ابی الحدید معتزلی عالم اہل سنت نے لکھا ہے کہ جس کا محصل یہ ہے کہ بعض ارباب ہوا و ہوس نفسانی و اصحاب جہل و نادانی کہتے ہیں کہ بعض بعض خطب و رسائل مندرجہ کتاب نہج البلاغہ مضاف ومشمول مصنوع ومنحول موضوع ومجعول ہیں یا عالم زکی سید رضی کی تالیف یا اور کسی عالم شیعی کی تصنیف ہیں لیکن یہ فہم فاسد وہم کاسد ان لوگوں کا ہے کہ جن کی چشمہ ہائے بصیرت کو پردہائے تعصب وعناد نے کور وسواد ظلمت نے بے نور کردیا ہے طریقہ قویم وصراط مستقیم سے سرگشتہ و روگردان بادیہ ضلالت وادی غوابت میں سرگرداں و پریشان ہیں اسلوب کلام فصاحت نظام سے واقف وقائق علم بلاغت کے عارف نہیں ہیں پس ہم باختصار واقتصار دلیل استوار سے ثابت کرتے ہیں کہ یہ وہم دوراز صواب لائق احتراز واجتناب ہے چنانچہ بیان اس کا یہ ہے کہ دو حال سے خالی نہیں ہے یا یہ کہ تمام نہج البلاغہ مصنوع ہے یا بعض اصلی وبعض موضوع ہے۔

شق اول بالضرورت باطل حیّز اعتبار سے عاطل ہے کیونکہ اکثر خطب وکلام کو اکثر محدثین بلکہ جمیع محدثین اہلسنت نے بتواتر حضرت امیر المومنین کی طرف منسوب کیا ہے جس کی صحت واسناد میں کوئی شک وفساد نہیں ہے اور شق دوم یعنی یہ کہ بعض اصلی بعض مصنوع ہیں یہ بھی باطل ہے کیونکہ جس کو حظ علم ومعرفت اور مذاق فصاحت و بلاغت اور علوم ادب میں مہارت حاصل ہے وہ بخوبی واقف ہے کہ کلام رکیک وسخیف کون ہے اور کلام فصیح و لطیف کون ہے دونوں میں تفریق تام تمیز تمام کرسکتا ہے۔ چنانچہ اگر دیوان ابی تمّام ایا ابی

نو اس بالتمام ملاحظہ فرماوے اور چند اشعار کسی شاعر کے اس میں شامل پاوے تو اس کے ذہن وقاد ذکا نقاد پر فوراً منکشف ہو جاویگا کہ یہ اور ہے وہ اور ہے اس کا اور طور اسکا اور طور ہے پس جس شخص نے خطب ورسائل مندرجہ کتاب نہج البلاغہ کو تمام وکمال مطالعہ کیا ہے اور اس کی فصاحت و بلاغت سے استفادہ اور اس کے مطالب رائقہ ومضامین فائقہ سے استفاضہ کیا ہے اس نے تمام کلام کو باسلوب واحد اور طرز واحد مانند جسم بسیط واحد یا نفس نفیس واحد یا آب زلال واحد یا سرچشمہ سلسبیل واحد پایا ہے ایک کو دوسرے سے اختلاف یا کل اس کا بعض سے کچھ خلاف نہیں ہے اول کو آخر سے یا آخر کو اوسط کے انداز سے کچھ امتیاز نہیں بلکہ مانند قرآن مجید فرقان حمید کے اولہ کاوسطہ و اوسطہ کاخرہ و آخرہ کاوّلہ ہر سورۃ مشابہ آیت و ہر آیت مماثل سورت اور اول سے آخر تک ایک مناسبت ہے پس اگر بعض خطب ورسائل کتاب نہج البلاغہ اصلی اور بعض مصنوعی وجعلی ہوتے تو ضرور فرق مابہ الامتیاز پیدا اور طرز اسلوب ہر واحد جداگانہ ہوتا پس جو گمان فاسد اور خیال کاسد اس امر کا کرے کہ تمامی خطب نہج البلاغہ یا بعض خطب ورسائل جناب ولایت مآب کے نہیں ہیں وہ بالکل پایہ اعتبار سے ساقط درجہ اعتماد سے ہابط ہے علاوہ اس کے اگر ایسے احتمالات سخیفہ توہمات رکیکہ تخیلات ضحیفہ کو گنجائش دی جاوے گی تو ابواب منقولات مسدود اور علم احادیث وروایات مفقود ہو جاویگا کیونکہ اسی طرح سے ہر حدیث نبوی اور کلام مصطفویؐ اور آیات قرآنی اور کلام یزدانی میں اشتباہ کیا جا سکتا ہے کہ کل یا بعض مصنوع ومجعول اور موضوع ومنحول ہے پس چارہ کار دشوار اور تدارک حصول علم احادیث دور از کار ہو جاویگا انتہی ملخص کلام ابن ابی الحدید وجہ دوم ہر گاہ یہ ثابت ہوا کہ علمائے اعلام اہلسنت نے تسلیم کیا ہے کہ کتاب نہج البلاغہ میں کلام معجز نظام حضرت امام علیہ السلام ہے تو یہ امر باقی رہا کہ اس خطبہ خاص میں اقوال علمائے اہلسنت بالاختصاص کیا ہیں پس واضح ہو کہ اکثر علمائے اہل خلاف

نے اس خطبہ علویہ کا صاف صاف اقرار واعتراف کیا ہے۔

(ا) مجدالدین فیروز آبادی نے کتاب قاموس میں لغت شقشقیہ میں اعتراف کیا ہے کہ خطبۂ علویہ میں حضرت علی علیہ السلام نے جواب ابن عباس میں فرمایا ہے هيهات هيهات يابن عباس تلک شقشقيةٌ هدرت ثم قوت -

(ب) ابوالفضل احمد بن محمد بن ابراہیم نیشاپوری نے کتاب مجمع الامثال میں اعتراف کیا ہے کہ یہ خطبہ لاجواب کلام جناب ولایت مآب ہے۔

(ج) ابن اثیر جذری صاحب جامع الاصول نے کتاب نہایہ میں پندرہ مقام پر اعتراف کیا ہے۔ (۱) لغت خضم میں (۲) لغت شقشقیہ میں (۳) لغت عفطہ میں (۴) لغت نثل میں (۵) لغت نفح میں (۶) لغت جذا میں (۷) لغت برج میں (۸) لغت ربض میں (۹) لغت فلق میں (۱۰) لغت نسم میں (۱۱) لغت حلو میں (۱۲) لغت شفق میں (۱۳) لغت تف میں (۱۴) لغت خدا میں (۱۵) لغت نفخ میں اور ہر مقام پر بیان کیا ہے کہ اس لفظ سے یہ مراد ہے۔

(د) اور محمد طاہر گجراتی نے مجمع البحار میں بعض لغات سابقہ کے بیان میں اعتراف کیا ہے۔

(ھ) ابن خشاب نے اپنے شاگرد مصدق کے درس دینے میں اعتراف کیا ہے۔

(و) حسن ابن عبداللہ ابن مسعود عسکری عالم اہلسنت صاحب کتاب مواعظ وزواجر نے اس کی شرح کی ہے۔

(ز) شیخ الموحدین ابن میثم علیہ الرحمۃ نے شرح نہج البلاغہ میں لکھا ہے کہ میں نے اس خطبہ کو ایسے نسخہ میں دیکھا ہے جس پر خط ابن الفرات وزیر مقتدر باللہ تھا جو کچھ اوپر ساٹھ برس قبل سید رضی کے تھا اور میرے گمان میں غالب یہ ہے کہ وہ نسخہ ابن الفرات کے وجود سے ایک مدت پیشتر لکھا گیا تھا۔

(ح) ابن ابی الحدید معتزلی نے شرح نہج البلاغہ میں اعتراف کیا ہے۔

(ط) سبط ابن جوزی نے یہ خطبہ کتاب تذکرہ میں ابو القاسم انباری سے اور اسنے باسناد خود عکرمہ سے نقل کیا ہے۔

(ی) علاء الدولہ سمنانی نے کتاب عروۃ الوثقیٰ میں اعتراف کیا ہے۔ یا قاضی القضاۃ نے جو تاویلات فقرات خطبہ موصوفہ کیے ہیں اس کا جواب شافی کتاب شافی میں موجود ہے۔ پس اعتراف علمائے نامدار اہلسنت و جماعت کالشّمس فی النہار روشن و آشکار ہو گیا کہ یہ خطبہ جناب حیدر کرار کلام صاحب ذوالفقار ہے علیہ صلوات اللہ الغفار علی مرر الدہور و الاعصار وجہ سیوم واضح ہو کہ خطبہ شریفہ میں جس قدر فحاوی کلمات فصاحت آگیں مضامین آئین بلاغت۔ شاقت الفاظ زاہرہ انا قت فقرات نادرہ وجودت معانی دقیقہ عذوب سبانی انیقہ حسن اسالیب کلمات تراکیب فقرات مجتمع ہیں تعریف اس کی مافوق عمایطاق ویستطاع و توصیف اس کی متجاوز از تحریر خامہ ویراع وتستطیر نامہ ورقاع ہے کیونکہ اعتراف علمائے عظام بحسب مقولہ کلام الامام امام الکلام اور اقرار فضلائے فخام بمقال فوق کلام الانام دون کلام الملک العلام شہادت کافی ودلیل وافی ہے چنانچہ فاضل سدید ابن ابی الحدید معتزلی نے لکھا ہے کہ ابوالخیر مصدق نے ۶۰۳ھ میں عبداللہ بن احمد المعروف بابن خشاب نے اپنے استاد کی خدمت میں یہ عرض کیا کہ آیا یہ خطبہ بے اصل ومجعول یا مضوع ومنحول یا مشکوک و مجہول ہے تو در جواب اس کے ابن خشاب نے فرمایا کہ نہیں قسم بخدائے برحق کہ مجھ کو جس طرح سے یقین واثق ہے کہ تو مصدق ہے اسی طرح سے اطمینان صادق ہے کہ یہ کلام علی متحقق ومصدّق ہے مصدق نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ کلام فاضل زکی علامہ رضی کا ہے ابن خشاب نے کہا کہ کہاں کلام رضی اور کہاں کلام علی ولی کسکو طاقت ہے کہ بہ طرز رشیق اسلوب انیق یہ مضمون دقیق یہ کلام فصیح یہ عبارت بلیغ لکھ سکے ہم نے طرز وطریقہ کلام سید

رضی دیکھا ہے کہ ان کے کلام کو اس کلام سے کیا مناسبت ہے قسم بخدا کہ میں نے اس خطبہ کو ان کتابوں میں پڑھا ہے جو دوسو برس قبل تولد سید رضی کے تصنیف ہوئی تھیں۔

اور میں نے اس خطبہ کو ان علمائے سابقین کے ہاتھ لکھا ہوا دیکھا ہے کہ جو بیشتر تھے سید رضی کی والد سے بعد اس کے ابن الحدید نے لکھا ہے کہ میں نے خود اس خطبہ کا بہت سا حصہ مصنفات ابوالقاسم بلخی امام بغدادیین میں دیکھا ہے جو زمانہ متقدر باللہ میں تھی اور سید رضی بھی مقدم تھے اور کتاب انصاف ابوجعفر بن قتیبہ عالم امامیہ میں دیکھا ہے کہ جو کہ قبل تولد سید رضی کے فوت ہو چکے تھے خلاصہ کلام ابن ابی الحدید معتزلی تمام ہوا علاوہ بریں جاننا چاہیے کہ اس خطبہ کو جناب صدوق علیہ الرحمہ نے دوسندوں سے نقل فرمایا ہے کتاب معانی الاخبار میں اور کتاب مذکور بہت پیشتر ولادت سید رضی سے تصنیف ہوئی ہے اس لیے کہ ولادت سید رضی علیہ الرحمہ والرضوان ۳۵۹ ہجری میں ہوئی اور معانی الاخبار کا ایک نسخہ ۳۳۱ھ کا لکھا ہوا صاحب ظرائف کی نظر سے گذرا ہے اور جناب سید علی بن طاوس علیہ الرحمہ نے اس خطبہ کو کتاب ظرائف میں نقل کیا ہے جو بہت مقدم تھی جناب سید رضی سے اور جناب شیخ مفید علیہ الرحمہ نے کتاب ارشاد میں نقل کیا ہے جو استاد جناب سید رضی علیہ الرحمہ تھے۔ پس بوجوہ تذکرہ بالا ثابت ہے کہ تصنیف جناب سید رضی نہیں ہے وجہ چہارم خدمت بارفعت ارباب علم و دانش اصحاب فہم وبنیش میں گذارش ہے کہ جس خطبہ فصاحت دستور منشور لامع النور شقشقیۂ بلاغت منشور کی نسبت علمائے باوقار فصحائے کامگار بلغائے روزگار ادبائے کائمیں کملائے فاضلین فضلائے ماہرین عقلائے تبحرین اس امر کے معترف ہیں کہ یہ خطبہ بے مثال فصاحت اشتمال بلاغت منوال مرصع تمثال مرقع جمال جواہر مقال زواہر اقوال سے مالا مال ہے اور اس خطبہ بے نظیر کی تشریح وتفسیر جماہیر علمائے کثیر وجم غفیر فصحائے باتوقیر نے تحریر وتسطیر کی ہے پس امر تعجب خیز مقام حیرت انگیز یہ ہے کہ اگر یہ خطبہ

شریف سید رضی کی تالیف یا کسی اور عالم شیعہ کی تصنیف ہوتا تو ایسی لآلی متضو دخطبہ نادر الوجود کو اپنی طرف کس واسطے منسوب نفرماتے اور ایسے کلام بے نظیر کو بکذب وتذویر جناب امیر بادشاہ خیبر گیر منسوب فرماتے حالانکہ اگر کوئی شخص ایک نظم فصیح یا ایک نثر بدیع یا ایک عبارت بلیغ تصنیف و تالیف کرتا ہے تو ہزار ہزار افتخار و مباہات بیشمار سے اپنی جانب منسوب اور اپنی تصنیفات نامیہ تالیفات سامیہ میں محسوب کرتا ہے وجہ پنجم علاوہ اس کے سید رضی علیہ الرحمہ ساتھ تورّع وتقدّس نفسیہ وملکات وکمالات انسیہ صفات قدسیہ اور فضائل ملکیہ کے ساتھ موصوف تھے اور جلالت قدر وعظمت مدارج کے ساتھ علمائے فریقین میں مشہور و معروف تھے اوصاف حمیدہ ان کی شرح ابن الحدید میں مذکور خصائل پسندیدہ ان کے تاریخ ابن خلکان میں مسطور ہیں پس کوئی صاحب ایمان و دیانت یا صاحب فہم وفراست ایسا خیال کرسکتا ہے کہ ایسا عالم جلیل فاضل نبیل مقدس عدیم البدیل اس طرح کا اتہام عظیم و صریح کذب فضیح بہتان قبیح ایسے جناب فلک قباب ولایت مآب جانشین رسالت مآب شافع یوم الحساب کی طرف منسوب کرے جس پر جان ودل سے نثار جس کے مخمانہ محبت میں سرشار جس کی نظر مکرمت کی خواستگار جس کی شفاعت کے امیدوار رہا کرتے ہیں حاشا وکلا اعاذنا باللہ عن ذلک وسائر المومنین محمد وآلہ الطاہرین وجہ ششم ہرگاہ علمائے اہل تشیع اعتراضات صریحہ مطاعن فضیحہ تشنیعات ینتحہ بالتصریح تحریر کرتے ہیں تو کیا ضرورت تھی کہ یہ تلمیع و تدلیس ایک خطبہ مشتمل استعارات وکنایات وتشبیہات وضع کرتے جس کی تفسیر وتشریح کی پھر ضرورت ہوتی پس یہ محض خیال خام اور تخیلات نافرجام اور وسواس واوہام رعاع عوام از قبیل اضغات واحلام ہے۔

قضیہ کبریٰ یعنی کلام علی حق ہے (۱) واضح ہو کہ آیہ وافی ہدایہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا بتصریح روایات

موطائے امام مالک اور صحیح داؤد اور تفسیر کشاف و صحیح مسلم و صحیح بخاری و تفسیر واحدی و کتاب مصابیح و روضۃ الاحباب و مناقب اخطب خوارزمی و مناقب ابن مردویہ و دیگر کتب علمائے اہلسنت کی شان علی و حضرت فاطمہ و حضرات حسنین علیہم السلام اصحاب کسا میں واصل اور واسطے ثبوت طہارت کے نازل ہوئی ہے پس ہر گاہ خداوند داور نے اس سرور کو ہر رجس ظاہری و باطنی سے مطہر فرمایا اور لفظ رجس جمیع قبائح و آثام کو شامل تمامی معاصی و ازلام کو مشتمل ہے تو ہر قول امام معصوم انوار صدق و حق سے معمور رجس کذب و زور سے دور و مہجور ہر خطا و لغزش و فتور سے طاہر و طہور ہے۔

(ب) باعتراف علمائے اہلسنت حدیث صحیح ہے کہ علی مع الحق و الحق مع علی یدور معه حیث ما دار اور بعض میں ہے لن یفتر قاحتی یرد ا عَلَیّ الحوض اور بعض میں ہے اللھم ادر الحق مع علی حیث دار اور ہر گاہ حق ساتھ علی کے ہے اور علی حق کے ساتھ ہے تو قول علی حق ہے (ج) خود حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے و اللہ ما کذبت و ما کذبت۔

یعنی قسم بخدا کہ میں نے کبھی کذب نہیں کہا نہ کسی نے میری تکذیب کی ہے پس قول امام علیہ السلام حق ہے (د) اور تفسیر کشاف میں زمخشری نے باتفاق دیگر مفسرین لکھا ہے کہ آیہ قل کفی باللہ شھیدا بینی و بینکم و من عندہ علم الکتاب میں علی ابن ابی طالب مراد ہیں اور ہر گاہ وہ حضرت بفرمان جناب احدیت عالم علم قرآن بھی ہیں اور مقبول الشہادۃ بھی ہیں تو قول حضرت امام حق ہے (ھ) آیہ کو نوا مع الصادقین میں صادقین سے علی ابن ابیطالب مراد ہیں تو قول حضرت مقرون صدق وجہ غالب ہے (و) آیہ والذی جاء بالصدق و صدق به صدق اشارہ ہے طرف حضرت علی کے اور ہر گاہ تصدیق قول حضرت امام علیہ السلام ممدوح ملک العلام ہے تو وہ حضرت صادق الکلام ہیں

(ز) آیہ فمن کان علی بینۃ من ربہ وتیلوہ شاہد من شاہدس سے مراد علی ابن ابی ابیطالب ہیں اور ہرگاہ وہ حضرت مقبول الشہادۃ ہیں تو قول ان کا حق ہے پس واضح ہوگیا کہ یہ خطبہ شقشقیہ کلام امام علیہ السلام ہے اور کلام امام حق ہے تو یہ خطبہ حق ہے۔

احمد حسین، امروہوی (م ۱۳۲۸ھ)

آپ امروہہ کے نامور عالم اور شارح نہج البلاغہ تھے۔ آپ کی ولادت سید رحیم علی کے گھر ۱۲۷۰ھ/ ۱۸۵۳ء کو محلہ شفاعت پوتہ میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی اور علم صرف ونحو مولانا سید علی حسین صاحب طاب ثراہ سے حاصل کیا۔ علم طب میں امروہہ کے مشہور حکیم امجد علی خانصاحب سے استفادہ کیا۔ اعلیٰ تعلیم کے لیے لکھنو کا ارادہ کیا۔ لکھنو میں ملک العلماء سید بندہ حسین صاحب سے شرح لمعہ شرح کبیر، قوانین الاصول کا درس لیا۔ تفسیر طبرسی میں سید المتکلمین میر حامد حسین صاحب عبقات الانوار سے فیضاب ہوئے۔ نہج البلاغہ اور مسالک میں مفتی محمد عباس شوشتری سے تلمذ خاص تھا اور ممتاز العلماء سید محمد تقی صاحب سے بھی استفادہ کیا۔

مفتی محمد عباس آپ سے بہت محبت اور اعتماد کرتے تھے۔ آپ نے اجازہ میں جو ۱۹ جمادی الاول ۱۲۸۸ھ کا تحریر شدہ ہے۔ لکھا ہے "اجزت لہ ان یروی عنی ما اخذ منی" یعنی موصوف کو میری جانب سے نقل حدیث کی اجازت ہے۔ مفتی صاحب آپ پر اتنا اعتماد کرتے تھے کہ مقدمات کے فیصلوں کا کام آپ کے سپرد کر دیا تھا۔

آپ زھد وتقوی اور عشق اھلبیت کے اعلیٰ درجہ پر فائز تھے۔ روحانیت کا یہ عالم تھا کہ ایک رات خواب میں دیکھا کہ مولانا علی حسن امروہوی عیادت کے لیے تشریف لائے ہیں

اور فرما رہے ہیں تم مرض سے نجات حاصل کر کے ہمارے پاس پہنچو۔ آج حضرت امیر المومنین علیہ السلام بھی مسجد جامع میں تشریف لائے ہیں۔ آپ شوق زیارت میں مسجد تشریف لائے دیکھا کہ حضرت امیر علیہ السلام بیچ کے در میں قبلہ رو کھڑے ہیں چہرے پر نقاب ہے۔ مسجد میں نور پھیلا ہوا ہے اتنے میں حضرت نے نقاب الٹ کر آپ کو دیکھا اور مسکرائے آپ نے درود پڑھنا شروع کیا اور حضرت نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ نزع کے وقت جس جگہ نماز پڑھتے تھے وہاں چارپائی بچھوائی مسکرائے اور کہا بسم اللہ تشریف لایئے اور کہا دیکھو دروازے پر کوئی پکار رہا ہے حالانکہ وہاں کوئی نہیں تھا اور یکا یک آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ علم وفقاہت کا یہ آفتاب ۱۵ رمضان ۱۳۲۸ھ/ ۱۹۱۰ء کو غروب ہو گیا اور متصل شیعہ جامع مسجد آسودۂ لحد ہوئے۔ [1]

صاحب تاریخ اصغری لکھتے ہیں:

جناب مولوی سید احمد حسین فاضل اجل عالم باعمل حمیدہ خصال، جامع فضل وکمال، فارس مضمار، علوم ادبیہ غائص بحار، فنون عربیہ واقف رموز فقیہ کاشف غموض شرعیہ، حکمت مآثر ناظم امثال واقران فخر خاندان ہیں۔ آپ کو تصنیف وتالیف سے کافی دلچسپی تھی۔ [2]

صاحب تکملہ نجوم السماء لکھتے ہیں:

”عالم و فاضل متورع زکی است اولاً در وطن خود بخدمت جناب مولانا سید علی حسین صاحب سابق الذکر کتب درسیہ و بعض کتب فقیہہ خواندہ و در معقولات مہارت تام دارد“ [3]

---

[1] تذکرۂ علماء امروہہ ص:۵۱

[2] تاریخ اصغری ص:۱۱۷

[3] تکملہ نجوم السماء ج:۲۔ص:۲۸۳

شرح نہج البلاغہ:

آپ نے علامہ ابن ابی الحدید معتزلی کی شرح نہج البلاغہ کی تلخیص بحکم مفتی محمد عباس شوشتری تحریر کی آپ نے تلخیص میں ماہرانہ فن کا مظاہرہ کیا ضروری مطالب حذف نہیں کیے غیر ضروری کا ذکر نہیں کیا۔

صاحب تکملہ نجوم السماء لکھتے ہیں:

"و از تصانیف اوتلخیص شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید است کہ بایماء جناب مولانا آقا سید عباس شوشتری طاب ثراہ تالیف و ترتیب نمودہ است"[1]

صاحب تجلیات لکھتے ہیں:

"نہایت جید الاستعداد عالم تھے درسیات اپنے وطن میں پڑھ کر جناب مفتی صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر علوم دینیہ کی تحصیل فرمائی اور دیگر علماء لکھنؤ سے بھی اکتساب علم کیا اور درجہ اعلائے علم تک پہونچے بڑی بڑی کتابوں کا درس دیا کرتے تھے تصنیف و تالیف میں مصروف رہتے تھے۔ ابن ابی الحدید کی شرح نہج البلاغہ کی تلخیص فرمائی اور مناظرات مذہبی میں اور علم کلام میں ان کے اکثر تصانیف ہیں۔ عراق سے مشرف ہوئے اور وہاں سے اجازہ بھی حاصل فرمایا تھا۔"[2]

دیگر تالیفات:

- **اعظم المطالب فی آیات المناقب**

---

[1] تکملہ نجوم السماء۔ ج:۲۔ ص:۲۸۳

[2] تجلیات ص:۳۱۲

- حواشی مختصر النافع (فقه)
- اخر الناس عن شر الوسواس الخناس
- مناقب الابرار
- هدیه سنیه
- جواب لاجواب
- فرق الفریقین فی تمسک الثقلین
- تنقید الاخبار[1]

ناظر حسین، ناظمؔ، مظفر نگری (م ۱۳۳۶ھ)

ضلع مظفر نگر کے مشرق و مغرب میں جو سادات کرام آباد ہیں وہ سادات بارہہ کے نام سے مشہور ہیں یہ سادات اوائل ہی سے فضل و کمال میں طاق اور علم و ادب میں یکتائے روزگار رہے ہیں جو اپنی دانش و بینش عقل و خرد کے سبب سلاطین کے منظور نظر رہے انھوں نے خود تو حکومت و اقتدار کی ذمہ داری نہیں سنبھالی مگر ''بادشاہ گر'' ضرور رہے اسی سادات سے تعلق رکھنے والی با کمال ادبی شخصیت جناب سید ناظر حسین ناظمؔ کی تھی جنھوں نے ادبی میدان میں عدیم النظیر کارنامہ انجام دیا جسے فراموش نہیں کیا جا سکتا آپ نے حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالبؑ کی طرف منسوب بلا الف خطبہ کا بلا الف ترجمہ کر کے صنعت اہمال میں نئے باب کا اضافہ کیا جسے اہل علم و ادب نے ''عجائب روزگار'' قرار دیا اور خاطر خواہ اس کی قدر دانی کی اس ترجمہ سے آپ کی ادبی عظمت و علم

---

[1] تالیفات شیعہ

عروض میں آپ کی گرفت کا اندازہ ہوتا ہے ناظمؔ نے تمام اصناف سخن میں طبع آزمائی کی کم وبیش پچاس مرثیے کہے اور لاتعداد غزلیں اور نظمیں کہیں شاعر مشرق علامہ اقبال بھی آپ کے مداح ومعتقد تھے۔

پروفیسر عابد علی عابد رقمطراز ہیں:

''ارشد گورگانی اور میر ناظر حسین ناظمؔ کے حلقۂ سخن میں بیٹھ کر اقبالؔ کو اس بات کا احساس ہوا کہ جو شعری تربیت انہوں نے حاصل کی تھی اس کی تکمیل ضروری تھی۔ جو مشاعرے لاہور میں منعقد ہوتے تھے ان میں میر ناظر حسین اور علامہ اقبال پابندی سے شرکت کرتے تھے اس طرح دونوں میں گہرے روابط وتعلقات تھے۔ میر ناظر حسین کا جب بلا الف منظوم ترجمہ ۱۳۱۰ھ لاہور میں ''مظہر العجائب'' کے عنوان سے منصۂ شہود پر آیا تو ادبی حلقوں میں ہلچل مچ گئی اور ہر طرف سے داد وتحسین کی صدائیں بلند ہونا شروع ہوگئیں۔''

ڈاکٹر تقی عابدی نے اس خطبہ کو اپنی کتاب ''ادبی معجزہ'' میں تحریر کیا ہے۔ جو ۲۰۰۶ء میں ملتان سے شائع ہوئی تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے استفادہ کرسکیں میر ناظر حسین کی ولادت ۱۲۷۹ھ/ ۱۸۶۲ء کو ککرولی ضلع مظفر نگر میں ہوئی آپ کے والد سید ولایت حسین دادا دیوان سید محمد علی صاحب ثروت بزرگ تھے۔ ناظم کو نوعمر سے شعر وسخن کا شوق تھا میر خورشید علی نفیسؔ کی شاگردی اختیار کی اساتذہ عصر امیرؔ مینائی، مرزا داغؔ، میر ضامن علی جلالؔ لکھنوی آپ کے فن وکمال کے مداح ومعترف تھے آپ کے کلام میں فصاحت و بلاغت معنی آفرینی، زبان کی سادگی نمایاں ہے۔ آپ کی وفات ۱۱/محرم ۱۳۳۶ھ/ ۱۹۱۷ء کو لاہور میں ہوئی قبرستان مومن پورہ میں دفن ہوئے۔

محمد حسین، محقق ہندی (م ۱۳۳۷ھ)

محقق ہندی، سلطان الذاکرین مترجم نہج البلاغہ مولانا سید محمد حسین زیدی کا شمار چودھویں صدی کے ان نامور محققین میں ہوتا ہے۔ جنہوں نے سلیس اور سادہ زبان میں نہج البلاغہ کا ترجمہ کیا۔ آپ کا تعلق سادات بارہہ سے تھا۔ ۱۳ رجب ۱۲۷۶ھ/ ۱۸۵۹ء کو لکھنؤ میں ولادت ہوئی۔ والد ماجد مولانا سید حسین زیدی بارہویں تھے۔ ابتدائی تعلیم والد ماجد سے حاصل کی۔ اس کے بعد مولانا سید ابراہیم صاحب، تاج العلماء سید علی محمد سے فقہ واصول کا درس لیا۔

۱۳۰۶ھ میں عراق تشریف لے گئے۔ نجف اشرف میں آیات عظام کے دروس خارج میں شرکت کر کے درجہ اجتہاد پر فائز ہوئے اور اجازات حاصل کیے۔ آیت اللہ سید اسماعیل صدرؒ نے آپ کی تقلید کی اجازت دی۔ شیخ زین العابدین مازندرانی نے لکھا:

"لاحظت بعض تحریراته فی المسائل الاصولیة فوجدته من الاکابر۔"

آقای شیخ محمد حسین مازندرانی:

"او ردته موارد الامتحان فوجدته فوق المامول"

علماء عراق نے "محقق ہندی" کے خطاب سے نوازا۔ جو آپ کا بہت زیادہ احترام کرتے تھے اور آپ کے قدرداں تھے۔

درس خارج:

آپ کا امتیاز ہے کہ آپ نے لکھنؤ میں نجفی طرز پر درس خارج دینا شروع کیا جس میں بڑی تعداد میں طلاب نے شرکت کی اس طرح حوزہ علمیہ لکھنؤ کا معیار بلند ہوا اور طلاب علوم

کو لکھنؤ ہی میں نجف کا لطف میسر ہونے لگا۔

آپ انتہائی مقدس، تارک الدنیا عالم تھے خداوند عالم نے ذہن وذکاوت غیر معمولی عطا کی تھی۔ غرباء پروری کا یہ عالم کہ سائل کو گھر کے تمام ظروف دے دیئے گھر والے سمجھے کہ برتن قلعی کو جا رہے ہیں۔ کئی دن کے بعد معلوم ہوا کہ وہ تو کسی حاجت مند کو دے دیئے۔

صاحب مطلع انوار لکھتے ہیں:

''خطیب ایسے کہ ان سے پہلے اس انداز اور آواز کا خطیب دیکھا نہ گیا تھا، ہزاروں کا مجمع اپنے بھی بیگانے بھی مجال ہے کہ آخری شخص تک آواز نہ جائے اور مخالف گرویدہ نہ ہو، برجستہ اور برمحل تقریر دلکش اور بھاری بھرکم انداز، علمی وقار ہر چیز ملحوظ رہتی تھی۔''[1]

آپ نے امروہہ، لکھنؤ، بمبئی، پٹنہ، کراچی میں یادگار مجالس خطاب کیں اور اپنی خطابت کا لوہا منوایا۔

۲۸ ربیع الاول ۱۳۳۷ھ بروز پنجشنبہ محلہ دال منڈی لکھنؤ میں وفات پائی اور شیر جنگ کے باغ میں سپرد خاک ہوئے۔

ترجمہ نہج البلاغہ:

آپ نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے خطبات ومکتوبات کو اردو قالب میں ڈھالا۔ ترجمہ میں ادبی لطافت پائی جاتی ہے۔

دیگر آثار علمی:

- تفسیر اتقان البرھان
- حواشی ذخیرۃ المعاد (فقہ)

---

[1] مطلع انوار ص ۵۲۵

- کتاب الصلوٰۃ (رسالہ عملیہ)
- تحقیق جدید (اصول فقہ)
- القول المفید فی مسائل الاجتہاد و التقلید (عربی طبع ۱۳۱۶ھ)
- رسالۃ الجمعۃ (عربی)
- رسالۃ اصالۃ الطہارۃ (عربی)
- حدیقۃ الاسلام (۳ جلد)
- دفع المغالطات فی اسرار الشہادات (فقہ)
- الوقف علی الاولاد (فقہ)
- حواشی قوانین الاصول (اصول فقہ)
- ترجمہ صحیفہ کاملہ
- ترجمہ و جیزہ درایۃ [1]

اولاد حسن، امروہوی (۱۳۳۸ھ)

مولانا سید اولاد حسن کا شمار چودھویں صدی کے ممتاز علما، اور شارحین نہج البلاغہ میں ہوتا ہے۔ آپ کے والد ماجد مولانا سید محمد حسن طاب ثراہ اپنے زمانے کے جید عالم تھے۔ آپ کی ولادت ۱۲۶۸ھ/ ۱۸۵۲ء کو امروہہ محلہ شفاعت پوتہ میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم والد ماجد سے حاصل کی اس کے بعد مولانا تفضّل حسین صاحب سنبھلی سے استفادہ کیا۔ سطحیات کی تکمیل کے بعد لکھنؤ گئے اور سرکار مفتی محمد عباس شوشتری کے حلقہ درس میں شرکت کی آپ کا شمار مفتی صاحب

[1] تذکرہ بے بہا ص ۳۸۳، مطلع انوار ص ۵۲۶

کے ارشد تلامذہ میں ہوتا تھا۔ مفتی صاحب مرحوم آپ پر خصوصی توجہ فرماتے تھے اور ذہانت و فطانت پر فخر کرتے تھے۔

صاحب تجلیات لکھتے ہیں:

''جامع معقول ومنقول اور ادیب کامل تھے عرصے تک مفتی صاحب کی خدمت میں حاضر رہ کر تحصیل وتکمیل علوم کی۔ نظم ونثر دونوں قسم کے ادب میں ان کے افادات کا ذخیرہ ہے نہایت متورع ومحتاط تھے۔''[1]

فقہ، اصول، فلسفہ، منطق میں مہارت حاصل تھی علم الفرائض میں لاثانی تھے۔ میراث کے مشکل سے مشکل مسائل آسانی سے حل فرمادیتے تھے۔ آپ نے علم فرائض کے احکام کو اشعار میں نظم کیا جس کا خلاصہ ''نظم الفرائض'' کے عنوان سے ۱۳۲۱ھ میں شائع ہوا۔

امروہہ آنے کے بعد آپ نے درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا بڑی تعداد میں طلباء نے آپ سے استفادہ کیا آپ کے تلامذہ میں ادیب اعظم مولانا ظفر حسن طاب ثراہ، مولانا سید محمد مجتبیٰ عرف مولوی چاند کے علاوہ شعر وسخن میں سینکڑوں شاگرد تھے۔

آپ کے اخلاق کا عام شہرہ تھا ہر مذہب کا انسان آپ کا احترام کرتا تھا نہایت درجہ منکسر المزاج، نیک کردار، پاکیزہ خصلت، متقی پرہیزگار اسلاف کا نمونہ تھے۔ خوشنویسی میں کمال حاصل تھا شیعہ جامع مسجد امروہہ کی استرکاری میں جو تحریرات اور قرآن پاک کی آیات کندہ ہیں وہ آپ ہی کے قلم جادورقم کی سحر کاری کا نتیجہ ہیں۔

علمی قابلیت خاندانی ریاست، ذاتی وجاہت پر دینداری اور اخلاق حسنہ نے اور زیادہ عظمت بخشی۔ زیارات عتبات عالیات سے بھی مشرف تھے۔ شگفتہ مزاج، موزوں طبع شاعر شیریں مقال تھے سلیم تخلص تھا، فارسی اور اردو میں کلام کا ذخیرہ یادگار ہے۔

---

[1] تجلیات۔ص:۳۱۱

صاحب تذکرہ بے بہا لکھتے ہیں:

''علاوہ فضائل پسندیدہ واوصاف حمیدہ مذکورہ کے فن شاعری میں بھی کمال تھا سلیم تخلص کرتے تھے درس و تدریس کا سلسلہ انھیں کے دم سے جاری ہے خوشنویسی میں بھی شہرہ آفاق تھے۔''[1]

الاشاعۃ فی شرح نہج البلاغہ: یہ علمی و تحقیقی شرح ہے۔

وفات: آپ نے یکم شعبان ۱۳۳۸ / اپریل ۱۹۲۰ء میں رحلت فرمائی۔

دیگر آثار علمی:

- تفسیر انوار القرآن
- نیرنگ زمانہ
- دلائل حسینیہ
- چراغ ایمان
- نظم الفرائض ۱۳۲۱ھ
- معلم الاطفال

ارتضیٰ حسین

مولانا سید ارتضیٰ حسین ارباب علم وفن میں شمار کیے جاتے تھے۔ رضا لائبریری رامپور میں نواب رامپور حامد علی خاں بہادر (متوفی ۲۲ محرم ۱۳۴۹ھ/ ۲۰ جون ۱۹۳۰ء) کے ملازم تھے۔ اسی دوران آپ نے حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے ایسے خطبہ کا ترجمہ کیا جس میں کوئی الف رکھنے والا لفظ استعمال نہیں کیا گیا ہے اس خطبہ کو علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے بحار الانوار ج ۱۷ میں اور علامہ ابن ابی الحدید معتزلی نے شرح نہج البلاغہ میں نقل کیا ہے۔

---

[1] تذکرۂ بے بہا۔ ص: ۴۶

ترجمہ خطبہ بلاالف:

مولانا ارتضیٰ حسین صاحب نے یہ ترجمہ نواب حامد علی خاں کے نام معنون کیا تھا۔ عربی میں متن اور بین السطور میں بامحاورہ اردو ترجمہ ہے۔

یہ مخطوطہ رضا لائبریری رامپور میں محفوظ ہے۔ خط عمدہ نسخ و نستعلیق ہے متن کی روشنائی سیاہ اور ترجمے کی سرخ ہے کاغذ احمد آبادی سفید ہے۔ پشتہ نیا اور تازہ ہے۔ کاغذ کسی قدر گل چکا ہے بظاہر یہ وہی نسخہ ہے جو مترجم نے نواب حامد علی خاں کی خدمت میں پیش کیا تھا۔

اوراق ۱۶ سطریں ۱۷ اور سائز ۱۴×۱۹ سینٹی میٹر ہے۔

اس خطبہ کے بارے میں شیخ فدا حسین سابق پروفیسر علیگڑھ مسلم یونیورسٹی نے اپنے اس مضمون میں جو ماہ صفر ۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء میں چھپا تھا لکھا ہے کہ مجھے سب سے زیادہ امیر المومنینؑ کے خطبہ بلاالف کا تعجب تھا جسے علامہ ابن ابی الحدید نے آکر شرح نہج البلاغہ میں نقل کیا ہے الحمدللہ میں نے وہ خطبہ بتمامہا مسند باسانید رجال ثقات حافظ محمد بن مسلم گنجی شافعی سے ان کی کتاب میں مروی پایا اور اس کے روات سب ثقات واثبات وحفاظ حدیث ہیں۔ [1]

محمد اعجاز حسن، بدایونی (۱۳۵۰ھ)

حل لغات کے اعتبار سے نہج البلاغہ کی نمایاں خدمت انجام دینے والی ذات مولانا محمد اعجاز حسن صاحب کی ہے آپ کی ولادت ۱۴/ذیقعدہ ۱۲۹۸ھ/۱۸۸۰ء کو بمقام سرسی ضلع مرادآباد ہوئی۔ والد ماجد مولانا محمد جعفر حسن تھے۔ ابتدائی تعلیم والد کے علاوہ مولانا سید شبیر حسین سرسوی، مولوی مظفر علی خانصاحب، ملا باقر مرادآبادی، مولوی سید کرار حسین سے

---

[1] فہرست مخطوطات اردو کتابخانہ رضا رامپور۔ص: ۴۴

حاصل کی۔ اس کے بعد وقتاً فوقتاً امروہہ، نوگانواں، میرٹھ کے مدارس میں زیر تعلیم رہے۔ اس کے بعد لکھنؤ چلے گئے اور جامعہ ناظمیہ میں سرکار نجم العلماء مولانا سید نجم الحسن صاحب سے شرح لمعہ اور قوانین الاصول پڑھیں۔ ۱۳۲۵ھ میں ''ممتاز الافاضل'' کی سند حاصل کی۔ تعلیم سے فراغت کے بعد ۱۳۲۶ھ میں ککرولی ضلع مظفر نگر میں دینی خدمات میں مصروف ہوئے۔ ۱۳۲۸ھ میں سرکار نجم العلماء نے مدرسۂ عالیہ رامپور میں مولوی فاضل کے لیے مدرس مقرر کرایا۔ اسی زمانے میں مولوی مقبول احمد دہلوی نے شعبۂ تصنیف و تالیف آپ کے سپرد کیا۔ جس کی بنا پر متعدد کتب تحریر کیں۔ ۱۳۳۷ھ میں شیعہ اسکول لکھنؤ میں ملازم ہوئے۔ ۱۳۴۲ھ میں جامعہ ناظمیہ میں استاد مقرر ہوئے اور مدرسۃ الواعظین میں بھی تدریس کرتے رہے۔ اس زمانے میں مناظرے اور تبلیغ کے سلسلے میں برصغیر کے متعدد شہروں کا سفر کیا۔ رنگون، زنجبار، ممباسہ اور عدن جا کر تبلیغی فرائض انجام دیئے۔ مزارات جنت المعلیٰ و جنت البقیع کے انہدام پر احتجاج میں بڑے جوش و خروش سے شریک ہوئے۔ آپ اسلام اور تشیع کی سربلندی کے لیے ہر وقت کمر بستہ رہتے تھے۔ مدرسۃ الواعظین کے لیے آپ کی بیشمار خدمات ہیں آپ عربی اور اردو کے قادر الکلام مصنف اور شیریں بیان خطیب تھے۔

۱۵/ ذیقعدہ ۱۳۵۰ھ/ ۲۳ مارچ ۱۹۳۲ء کو ڈیرہ اسماعیل خان میں تقریر کرتے ہوئے دل کا دورہ پڑا اور دنیا سے رخصت ہو گئے۔ [1]

حل لغات نہج البلاغہ:

نہج البلاغہ کے سلسلے میں آپ کی اہم خدمت یہ ہے کہ آپ نے نہج البلاغہ کی لغات کو حل فرمایا۔ نہج البلاغہ میں الفاظ کی فراوانی کے سبب ضرورت تھی کہ الفاظ کی مکمل تشریح کی

---

[1] مطلع انوار۔ ص: ۴۸۳

جائے تاکہ قارئین بآسانی نہج البلاغہ کے خطبات ومکتوبات سمجھ سکیں۔آپ نے اس خدمت کو بحسن وخوبی انجام دیا۔

دیگر آثار علمی:

- برھان مجادلہ فی تفسیر آیۃ المباھلہ
- تجوید القرآن ۲ حصے مطبوعہ
- کتاب فضل القرآن
- مقدمات القرآن۔مطبوعہ
- لغات القرآن
- فھرست الفاظ قرآن
- ترجمہ احتجاج طبرسی
- ایضاح الفرائض (میراث)
- معراج النحو
- وجیزۃ الصرف
- حاشیہ برسیوطی
- شرح الفیہ
- مصائب اھلبیت
- نجم الھدایۃ
- شمس الاعتقاد
- احکام جماعت
- شجرۃ الانبیاء والائمہ
- ایضاح الاشکال
- خزینہء ھدایت
- ھدیہ جعفریہ ترجمہ اعتقادیہ شیخ صدوق
- ترجمہ فصول المھمّہ ابن صبّاغ مالکی
- الرجم بجواب عبدالشکور ۲ جلد
- ازالہ خرافات شکوریہ

یوسف حسین، امروہوی (م ۱۳۵۲ھ)

چودھویں صدی کے بلند مرتبہ شارح نہج البلاغہ سرکار یوسف الملت مولانا سید یوسف حسین مجتہد، مولانا حاجی مرتضیٰ حسین محلہ دانشمندان کے فرزند اکبر تھے۔ آپ کی ولادت ۱۳۰۵ھ/ ۱۸۸۷ء کو امروہہ میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم والد بزرگوار سے حاصل کی اور رامپور جا کر مولانا محمد امین شاہ آبادی سے معقولات کا درس لیا۔

۱۹۰۵ء میں اعلیٰ تعلیم کے لیے عازم عراق ہوئے اور نجف اشرف میں ''مدرسہ سید کاظم طباطبائی'' میں قیام کر کے درس و تدریس میں مشغول ہوئے۔

اس وقت آیۃ اللہ محمد کاظم طباطبائی آیت اللہ ابوالحسن اصفہانی، آقای شیخ علی قوچانی، آقای ضیاء الدین عراقی، آقای محمد کاظم خراسانی، آقای ابوتراب خوانساری کا فیض جاری تھا۔ آپ نے آیت اللہ سید محمد کاظم طباطبائی اور آیت اللہ ابوالحسن اصفہانی کے درس خارج میں شرکت کی اور اجازہ ہائے اجتہاد حاصل کیے۔

آیات عظام نے اجازہ ہائے اجتہاد میں آپ کے تبحر علمی کا اعتراف کرتے ہوئے آپ کی فقہی اعلیٰ صلاحیتوں کا ذکر فرمایا۔

۱۳۳۳ھ/ ۱۹۱۴ء میں وطن واپس تشریف لائے اور تشنگانِ علوم کو سیراب کرنے لگے۔

انگریزوں کے خلاف فتویٰ: جب آپ نجف اشرف سے ہندوستان واپس آئے تو پہلی جنگ عظیم ختم ہو چکی تھی اور ہندوستان میں انگریزوں کے خلاف تحریک شباب پر تھی یہاں تک کہ علماء نے حکومت برطانیہ کی فوج اور پولیس کی ملازمت حرام قرار دے دی۔ آپ نے بھی برطانوی فوج میں ملازمت کی حرمت کا فتویٰ صادر فرمایا۔ فتویٰ صادر ہوتے ہی برطانوی حکام

میں کھلبلی مچ گئی۔ آپ کا یہ اقدام انگریز کلکٹر مرادآباد کو پسند نہیں آیا۔ اس نے سخت اظہار ناراضگی کیا اور مولانا سے فتویٰ واپس لینے پر اصرار کیا۔ آپ نے ان کار فرمایا جس کی بنا پر آپ کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کر دیے گئے۔ مگر نتیجہ کے پیش نظر اس اقدام سے باز رہا۔ آپ کی جرأت پر سر محمد یعقوب جو اس وقت ضلع مرادآباد کے مسلم لیڈر تھے مبارکباد دینے امروہہ آئے اور دیگر قائدین ملت نے آپ کے اس اقدام کو سراہا اور پسند کیا۔

امروہہ میں آپ مدرسہ نورالمدارس میں بحیثیت پرنسپل منتخب ہوئے۔ یہ مدرسہ مغربی اتر پردیش کے مدارس میں ممتاز تھا۔ یو۔ پی۔ کے اکثر پبلک اور گورنمنٹ اسکولوں میں علوم مشرق کے اساتذہ اس درسگاہ کے سابق طلباء ہوتے تھے۔

۱۹۲۲ء میں جناب سید محمد حسنین ڈپٹی کلکٹر کے اصرار پر منصبیہ عربی کالج میرٹھ کے پرنسپل منتخب ہوئے۔ آپ کی نگرانی میں مدرسہ نے ہر حیثیت سے غیر معمولی ترقی کی اور علمی و ادبی رسالہ ''ھادی'' جاری کیا جس میں آپ کے فتاویٰ شائع ہوتے تھے۔

۱۹۲۶ء میں مولانا سید عباس حسین صاحب ناظم دینیات شیعہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی وفات کے بعد آپ کا تقرر ان کی جگہ ہوا۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں وائس چانسلر تھے جو آپ کا بیحد اکرام و احترام کرتے تھے۔ آپ تا وفات اس عہدہ پر فائز رہے۔ یونیورسٹی اکیڈمک کونسل کے ممبر بھی رہے۔ یونیورسٹی میں فرائض اس خوش اسلوبی سے انجام دیئے کہ ہر وائس چانسلر آپ سے متاثر ہوا۔

آپ انتہائی سادہ طبیعت انسان تھے۔ مزاج میں بلا کی انکساری تھی۔ درس و تدریس و تصنیف و تالیف میں بے انتہا محنت کرتے تھے۔ جس کی وجہ سے آپ کی صحت خراب رہنے لگی۔ علی گڑھ میں اچھے اطباء کا علاج کرایا مگر طبیعت میں کسی طرح کی تبدیلی نہیں ہوئی۔ امروہہ تشریف لائے علالت میں اضافہ ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ ۴۶ سال کی

عمر میں تقدس کا یہ آفتاب ۱۳۵۲ھ/نومبر ۱۹۳۳ء کو غروب ہو گیا اور عزا خانہ وزیر النساء محلہ دانشمندان کی شہ نشین میں آسودۂ لحد ہوئے۔[1] راقم نے آپ کے حالات زندگی پر مشتمل تفصیلی کتاب ''علامہ یوسف حسین نجفی حیات اور خدمات'' تصنیف کی ہے جو ۲۰۱۱ء میں دہلی سے شائع ہوئی ہے۔

شرح نہج البلاغہ:

آپ نے نہج البلاغہ کا دقیق ترجمہ و شرح لکھی جس میں کامل طور پر لغات کو حل کیا اور نحوی و صرفی مباحث بھی ذکر کیے یہ شرح رسالہ ''ہادی'' میں میرٹھ سے ۱۳۴۴ھ/۱۹۲۶ء سے قسطوار شائع ہوئی۔

نمونہ کلام:

ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے (شایاں) ہے جس کی مدح سرائی (بڑے بڑے) لکچرار (تک) نہیں کر سکتے، اور نہ محاسب اس کی نعمتوں کا احاطہ کر سکتے ہیں، اور نہ جد و جہد کرنے والے اس کے حق کو (کما حقہ) ادا کر سکتے ہیں، وہ ایسا ہے کہ جس کو ہمتوں کی بلند پروازی معلوم نہیں کر سکتی، اور نہ عقلوں کی غوطہ زنی اس کو پا سکتی ہے (اور وہ) ایسا خدا (ہے) کہ جس کی صفت کے لیے کوئی معین حد اور کوئی موجود وصف اور کوئی مقرر وقت، اور کوئی دراز (مدت) نہیں ہے، اس نے اپنی قدرت (کاملہ) سے تمام مخلوقات کو پیدا کیا، اور اپنی رحمت (واسعہ) سے ہواؤں کو پھیلایا، اور اپنی متحرک زمین میں پہاڑوں کی میخیں ٹھوکیں، دین میں سب سے پہلی بات خداوند عالم کی معرفت ہے، اور معرفت کی تکمیل اس کی تصدیق ہے، اور اس کی تصدیق کی تکمیل اس کو واحد

---

[1] علامہ یوسف حسین حیات اور خدمات

جاننا ہے اور اس کی توحید کی تکمیل اس کے لیے عمل خالص کرنا ہے، اور اس کے اخلاص کی تکمیل صفات کا اس سے نفی کرنا ہے، اس وجہ سے کہ ہر صفت اس امر پر اشارہ ہے کہ وہ موصوف کے غیر ہے اور ہر موصوف اس امر پر شاہد ہے کہ وہ صفت کے غیر ہے، پس جس نے اللہ سبحانہ کے لیے صفت قرار دی تو اس نے خدا کا ہمسر قرار دیا ہے، اور جس نے اس کا ہمسر قرار دیا تو اس نے اس کا ثانی قرار دیا، اور جس نے اس کا ثانی ٹھہرایا تو اس نے خدا کو صاحب اجزا ٹھہرایا، اور جس نے اس کو صاحب اجزا ٹھہرایا تو اس سے جاہل رہا اور جو اس سے جاہل رہا تو اس نے اس کی طرف اشارہ کیا، اور جس نے اس کی طرف اشارہ کیا تو اس نے اس کو محدود قرار دیا، اور جس نے اس کو محدود قرار دیا اس نے شمار میں آیا ہوا قرار دیا اور جس نے کہا کہ کسی مقام میں ہے تو اس نے خدا کے لیے محل قرار دیا اور جس نے کہا کہ کسی چیز پر ہے تو اس نے (بعض مقامات کو) خدا سے خالی کر دیا (خدا) موجود ہے (تو) لیکن حدوث کے ساتھ نہیں اور اس کی ہستی تو ہے لیکن معدوم ہونیکے بعد نہیں ہر چیز کے ساتھ ہے (لیکن اس سے) منضم (اور ملا ہوا) نہیں ہے، ہر چیز کا غیر ہے (مگر اس سے) جدا نہیں ہے (وہ) فاعل ہے (لیکن) نہ بطریق حرکات واسباب (وہ اس وقت سے) بینا ہے جس وقت کہ اس کی مخلوق نہ تھی جس کو دیکھا جاتا، (وہ اس وقت سے) واحد (لاشریک) ہے جب کہ کوئی قابل سکون چیز نہ تھی جس (کے وجوہ) سے انس حاصل کرتا اور جس کے عدم سے پریشان ہوتا، مخلوق کو ابتداً بوجہ اتم پیدا کیا، اور اس کے ایجاد کی کامل طریقہ سے ابتدا کی (حالانکہ) ان میں نہ (کوئی) فکر کی اور نہ (کسی قسم کا) تجربہ حاصل کیا اور نہ کچھ نقل وحرکت کی اور

نہ اہتمامِ نفس کیا جس کی وجہ سے پریشان ہوتا تمام اشیاء کو ان کے اوقات پر پیدا کیا، اور باہم اختلاف رکھنے والی، چیزوں میں مناسبت (وموافقت) قائم کردی، اور ان کے طبائع (عوارض وخواص) کو ثابت کردیا، اور ان کو ان کی قسموں یا شخصوں کے لیے لازم کردیا ان کے پیدا کرنے سے پہلے ان کو جانتا تھا (اس) کا علم ان کے اطراف اور انتہا کا احاطہ کرنے والا تھا، ان کے مناسب اشیاء اور جوانب کو پہچانتا تھا، پھر خداوند تعالیٰ نے کشادہ فضاؤں اور وسیع اطراف، اور ہوا کے آنے جانے کی راہوں کو پیدا کیا اس کے بعد ان میں پانی جاری کیا جس کی موجیں آپس میں ٹکراتی تھیں اور جس کا بے انتہا پانی تہ بہ تہ تھا اس (پانی) کو تیز چلنے والی ہوا اور بہت سخت آندھی پر بار کردیا، پھر ہوا کو پانی کے روکنے کا حکم دیا اور اس کو پانی کے مستحکم طریقہ سے روکنے پر مسلط کیا اور اس کو پانی کے اطراف و جوانب سے (اس طرح) ملا دیا (کہ) ہوا اس کے نیچے پھیلی ہوئی تھی، اور پانی اس پر ٹھہرا تھا، پھر خداوند عالم نے (ایک دوسری) ہوا کو خلق فرمایا، جس کے (ہر جگہ) چلنے کو بند کردیا، اور اس کے قیامگاہ کو ایک ہی جگہ رکھا، اور اس کے چلنے کی جگہ کو محکم کردیا، اور اس کے مقام نشو (و نما) کو بعید قرار دیا (کہ جس پر اطلاع مکمل نہیں) پھر ہوا کو آب کثیر کے حرکت دینے اور سمندروں میں موجزنی پیدا کرنے کا حکم دیا، پس ہوا نے پانی کو دودھ کی مشک کے ہلانے کی مثل حرکت دی، اور اس پر اس تیزی سی چلی جیسے کہ خالی جگہ میں تیز چلتی ہے، (اور یہ حال تھا کہ) شروع پانی کو اس کے آخر پر اور ساکن کو متحرک پر لوٹاتی تھی یہاں تک کہ پانی کی ایک بری مقدار بلند ہوئی، اور تہ بہ تہ پانی نے جھاگ نکالے، پس خدا نے جھاگ کو وسیع ہوا اور کشادہ

فضا میں بلند کیا، اور اس سے سات آسمان تیار کیے، سب سے نیچے کے آسمان کو موج (کی مثل) جو گرنے سے ممنوع ہے اور سب سے اوپر کے آسمان کو محفوظ چھت، اور بام بلند (کی مانند) بلا ایسے ستون کے جو ان کو قائم رکھے، اور بغیر ایسی میخ وریسمان کے جو ان کو جوڑے قرار دیا پھر ان (آسمانوں) کو درخشندہ ستاروں کی زینت اور چمکتے ہوئے تاروں کی روشنی سے مزین (و منور) فرمایا، اور ان میں روشنی پھیلانے والا چراغ (آفتاب) اور نور دینے والا ماہتاب (جس کو) گھومنے والے آسمان اور چلنے والی چھت اور حرکت کرنے والی لوح میں جاری کیا، پھر بلند آسمانوں کے درمیان (چند طبقوں سے) کشادگی کی الیٰ آخرہ۔۔۔۔۔۔

دیگر آثار علمی:

- تفسیر یوسفی
- حاشیہ بر کفایۃ الاصول (عربی)
- ذخیرۃ العباد (رسالہ عملیہ)
- جوابات شافیہ
- توضیح المعالم - شرح معالم الاصول
- ترجمہ و حواشی اصول کافی
- توضیح الرکعات عن آیات الصلوٰۃ
- رسالۂ جعفریہ[1]

---

[1] تالیفات شیعہ در شبہ قارہ ھند ص: ۲۰۷

علی اظہر، فخر الحکماء (م ۱۳۵۲ھ)

چودھویں صدی کے مایہ ناز شارح نہج البلاغہ مولانا علی اظہر کی ولادت رمضان ۱۲۷۷ھ/۱۸۶۱ء کو کھجوہ ضلع سارن بہار میں ہوئی۔ والد ماجد مولوی سید حسن تھے۔ ابتدائی تعلیم وطن میں حاصل کی اس کے بعد لکھنؤ گئے۔ ۱۲۸۹ھ میں علامہ کنتوری نے مدرسہ ایمانیہ قائم کیا۔ آپ اس کے پہلے گروپ کے طلبہ میں تھے۔

۱۲۹۷ھ میں زیارات عراق وایران کے لیے گئے۔ ۱۳۰۱ھ میں آرہ میں مطب قائم کیا اور خدمت خلق میں مصروف ہوئے۔ ۱۳۱۰ھ میں بہیرہ سادات میں اہلسنت سے مناظرہ کر کے کامیاب ہوئے۔ ۱۳۲۲ھ میں عراق گئے اور آقای شیخ حسین مازندرانی، شیخ محمد طٰہٰ، سید کاظم طباطبائی، آقای صدر نے اجازوں سے سرفراز فرمایا۔

۱۳۲۴ھ میں حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے۔ آپ نے ادارہ ''اصلاح'' اور ''الشیعہ'' قائم کر کے شیعہ دارالمصنفین قائم کیا جس کی خدمات آج بھی جاری ہیں۔

آپ نے ۱۲ رشعبان ۱۳۵۲ھ/ ۱۹۳۳ء کو رحلت فرمائی۔ [1]

شرح نہج البلاغہ:

آپ نے سادہ وشستہ زبان میں نہج البلاغہ کا ترجمہ کیا۔ جسے آپ کے فرزند ارجمند مولانا علی حیدر طاب ثراہ نے اپنے جاری کردہ مجلہ ''الکلام'' میں قسطوار شائع کیا۔ آپ نے ۱۳۴۰ھ سے ۱۳۴۴ھ/ ۱۹۲۸ء تک سلطان المدارس لکھنؤ میں تدریس کی اسی دوران ''الکلام'' کا اجراء کیا یہ ترجمہ بین السطور لکھا جاتا تھا۔

---

[1] مطلع انوار ص: ۳۴۶

اس ترجمہ کا دیباچہ اور ۱۰۷ خطبات کا ترجمہ مرکز افکار اسلامی کی ویب سائٹ پر موجود ہے۔

اس کے بارے میں صاحب الذریعہ آقا بزرگ تہرانی لکھتے ہیں:

"ترجمه نهج البلاغه الى الاردوية للسيد على اظهر كهجوى الهندى المتوفى ۱۳۵۲ه وله ترجمة احقاق الحق و ارسال اليدين و غيرهما كتب الترجمة بين السطور و كتب تحقيقات فى الهامش و هو مطبوع"[1]

صاحب تذکرۂ بے بہاء لکھتے ہیں:

"آپ کے فرزند اکبر مولوی سید علی حیدر صاحب انگریزی میں انٹریس پاس اور پنجاب یونیورسٹی میں مولوی فاضل درجہ اول میں پاس اور سلطان المدارس میں صدر الافاضل پاس کیا اور "الکلام" ماہوار رسالہ بایجاد خاص نکالا ہے۔ جس میں ترجمہ وشرح نہج البلاغہ اور ترجمہ احقاق الحق اور فقہ الشیعہ ترجمہ عروۃ الوثقیٰ شائع ہوتا ہے"۔[2]

مقدمہ نہج البلاغہ:

آپ نے مفصل مقدمہ نہج البلاغہ لکھا جو مطبع اصلاح کھجوہ سے کتابی شکل میں شائع ہوا راقم نے اس کا مطالعہ رامپور رضا لائبریری میں کیا۔ اس میں استناد نہج البلاغہ سے بحث کی ہے اور ان تمام علماء اہلسنت کا ذکر کیا ہے جنھوں نے نہج البلاغہ کے خطبات کو اپنی کتب میں نقل کیا اور ثابت کیا ہے کہ نہج البلاغہ علامہ شریف رضی کا کلام نہیں ہے بلکہ حضرت امیر

---

[1] الذریعہ ج:۴۔ص:۱۴۴

[2] تذکرہ بے بہا۔ص:۲۶۱

المومنین علیہ السلام کا کلام ہے۔

سبب تالیف کے سلسلہ میں رقمطراز ہیں:

''اس خیال سے اس کا ترجمہ تو ان مقدس علماء پر لازم تھا جن کا علم وکمال اور تقدس سب سے بڑھا ہوا اور ہمارشمار تو ان لوگوں میں ہے جو نہ نحو جانیں۔ نہ صرف نہ علم معانی وبیان نہ علم ادب نہ ایکدم کے لیے اطمینان ہے نہ کتابیں ہیں نہ اس کی شرحیں اور ترجمے پھر کس اعتماد پر ہم اس کے ترجمہ کا حوصلہ کریں ''چھوٹا منھ بڑی بات'' سب کہدیں گے۔ کیونکہ معمولی درجہ کی کتاب کا بھی ترجمہ نہایت مشکل ہے۔ ایک زبان سے دوسری زبان مین نقل کرنا بنفسہ اہم ہے کیونکہ ہر زبان کے محاورات علیحدہ ترکیبیں جداگانہ بندشیں نرالی اور یہ کتاب تو اس درجہ کی ہے کہ بعد کلام الٰہی کوئی اس کا ہمسر نہیں پھر ہمارا ایسا نادان کیونکر اس کا ارادہ کرتا۔ مگر اس ارادہ کا محرک دوسرا ہے اور اس کا باعث ایک ایسا امر ہے کہ بجز علام الغیوب کوئی اس کو جانتا نہیں وہ یہ کہ ایک روز جب میں شہر عظیم آباد میں بغرض مطب متوکلا علی اللہ مقیم تھا تو میرے بعض اہل تعارف نے جو ہندو سے مسلمان ہوکر اہل حدیث بنے اور اس مذہب میں ایسے پختہ ہوئے کہ علما میں ان کا بھی شمار ہونے لگا اثنائے گفتگو میں جب ہر طرف سے بند ہوئے کیونکہ یہ گفتگو محض دوستانہ تھی اور پتہ پتہ کی باتیں۔ جس سے وہ خوب سمجھ رہے تھے کہ ہم بحیثیت مناظرہ سر برنہیں ہوسکتے یہ کہا ''ہم اس وقت تبدیل مذہب کرسکتے یعنی شیعہ ہوسکتے ہیں کہ جب سچی پیشنگوئیوں میں آپ اپنے مذہب کی کوئی ایسی کتاب دکھائیں جس کی نظیر ہمارے مذہب اہل سنت میں نہ ہو۔ کیونکہ آیتوں اور حدیثوں سے استدلال فریقین میں

ہے۔ ہم آپ کے مسائل خاصہ پر ہنستے ہیں آپ ہمارے مسائل خاصہ پر حدیثوں کی پڑتال آپ کے یہاں بھی ہے ہمارے یہاں بھی۔ علماء ہزار ہا ہمارے یہاں بھی گذرے آپ کے یہاں بھی۔ علم رجال کی کتابیں ہمارے یہاں بھی ہیں آپ کے یہاں بھی عقلا حکما ہمارے یہاں بھی گذرے ہیں آپ کے یہاں بھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہؐ پر آپ کا بھی ایمان ہے ہمارا بھی۔ صاحب شریعت نہ آپ اپنے ائمہ کو مانتے ہیں نہ ہم صحابہ یا خلفا کو ہر امر میں ہم آپ برابر ہیں۔ لہذا ہم نے بھی معیار قائم کیا ہے کہ جس کے یہاں پیشنگوئیوں کا ذخیرہ زیادہ ہو وہی مذہب حق ہے اور وہی قابل قبول۔ کیونکہ ہمیشہ پیشنگوئی قبل از وقوع کی جاتی ہے اور تصدیق اس کی واقعات مابعد سے ہوتی ہے۔ آپ چونکہ اس کے قائل ہیں کہ امام آپ کے یہاں منصوص من اللہ والرسول ہوتا ہے اور ہر عیب وخطا سے معصوم لہذا اُن لوگوں کا کلام ضرور ایسی صفت سے موصوف ہوگا اور وہ امور غیبیہ کی خبر زیادہ دے گئے ہوں گے۔

میں نے اسی وقت یہ جواب دیا کہ ہم بھی اس معیار کو مانتے ہیں گو من حیث الشرع اس کو چنداں دخل نہیں۔ مگر ہم آپ کی فرمائش کے مطابق ایک ایسی کتاب پیش کرتے ہیں جس کو آپ کے تمام علماء نے قبول کیا ہے کہ یہ کتاب نہایت قدیم ہے اور اس میں صرف مقولے جناب امیرؑ کے جمع کیے گئے ہیں۔ نام اس کا نہج البلاغہ ہے دیکھیے اس میں کس قدر مغیبات کی خبر ہے اور کس طرح اس کی تصدیق ہوئی۔

یہ نام سنتے ہی چہرہ کا رنگ فق ہو گیا اور خاموش ہو گئے۔ ہر چند میں نے کوشش کی کہ اسی وقت دو چار واقعات اس کے دکھا دوں جنکی خبر حضرت نے قبل از

واقعہ دی ہے اوران کے علمانے اس کا اقرار کیا ہے کہ یہ واقعہ مطابق ہے اس کلام کے جو جناب امیرؑ خبر دے گئے تھے مگر انھوں نے ایسا ٹالا کہ کسی طرح اس پر نہ قائم رہے تاہم صرف نواب صدیق حسن خاں کے ابجد العلوم کے یہ عبارت پیش کی گئی و من کلامه فی ذلک خراب البصرة بالریح بالراء والحا المهملتیں بینهما آخر الحروف قال الحافظ الذهبی ما علم تصنیف هذه لکلها لا بعد المائتین من المجرة بعد خراب البصرة بالزبخ بالزاء والنون ولاجیم ص ۳۸۳

مگر چونکہ یہ تقریر معمولی طور پر تھی انھوں نے کچھ سکوت سے کچھ ادھر ادھر کی باتوں سے کام لے کر رخصت ہوئے ہر چند میں کہتا رہا ان پیشنگوئیوں کو دیکھتے جایئے اور ایفائے عہد کیجئے مگر ایک نہ سنی کیونکہ وہ اپنے فہم میں سمجھے ہوئے تھے یہ ایسی فرمائش ہم کر رہے ہیں جو قریب قریب محال ہے اس کتاب کا نام سنتے ہی حواس باختہ ہوئے اسی وقت سے یہ ارادہ میرے دل میں موجزن ہوا کہ کسی طرح اس کنز مخفی کو عالم شہود میں لاؤں اور اپنی قوم کو اس دولت لازوال سے فائدہ پہنچاؤں مگر عوائق وعلائق ایسے مانع رہے کہ کچھ نہو سکا یہاں تک کہ رسالۃ الوضو کی بدولت مجھے پٹنہ چھوڑنا پڑا جس پر بہت سے گمنامی خطوط اس مضمون کے آئے کہ رسالہ الوضو نے عام طور پر اہل حدیث کو متزلزل کر دیا ہم اذیتیں پہنچائیں گے اور برسر بازار قتل کریں گے۔ لہذا میں نے وطن کا ارادہ کیا جہاں ان خوفوں سے امن تھا۔ الحمدللہ کہ اب وطن میں بیٹھ کر یہ خدمت انجام دے رہا ہوں خدا کرے ہماری قوم اس دُرنایاب سے مستفید ہو اور میرے حق میں

دعاءِ خیر کرے۔ اللھم تقبل منا انک انت السمیع العلیم"[1]

یہ مقدمہ ۷۷ صفحات پر مشتمل ہے جو مرکز افکار اسلامی کی ویب سائٹ پر موجود ہے۔

دیگر آثار علمی:

- مناظرہ امجدیہ (عربی)
- حاشیہ شرح تہذیب (عربی)
- حاشیہ قطبی (عربی)
- حاشیہ شرح مبین (عربی)
- حاشیہ ملا حسن (عربی)
- حاشیہ حمد اللہ (عربی)
- حاشیہ ملا جلال
- نخبۃ القرأء (فارسی)
- ذو الفقار حیدر
- کنز مکتوم فی حل عقدام کلثوم
- تشفی اھل السنہ والخوارج
- تبصرۃ السائل
- رفع الوثوق عن نکاح الفاروق
- الآل والاصحاب
- تنقید بخاری ۵ جلد
- ردملاحدہ
- کشف الظلمات بجواب آیات بینات ۴ جلد
- رسالہ وضو
- تاریخ الاذان
- تصحیح تاریخ
- رسالہ الجمرہ
- المرافعات ردرسالہ شاہ عبدالعزیز دھلوی[2]

---

[1] مقدمہ نہج البلاغہ۔ ص:۱۱

[2] تالیفات شیعہ ص:۲۳۲

سبط حسن، جائسی (م ۱۳۵۴ھ)

چودھویں صدی کے برجستہ عالم وخطیب خطیب اعظم مولانا سید سبط حسن صاحب جنھوں نے تحریر وتقریر سے یکساں خدمت انجام دی نہج البلاغہ پر زبردست گرفت رکھتے تھے تقریر وتدریس میں اکثر نہج البلاغہ کے خطبات صرف کرتے تھے۔آپ نے ایک خطبہ کی عربی زبان میں شرح لکھی جس کا پہلا جملہ اس طرح ہے ''للّٰہ بلاء فلانٍ فقد قوم الاود'' خطبہ ۲۲۸ وداوی العمد علامہ ابن ابی الحدید معتزلی نے اپنی شرح میں ''فلاں'' سے مراد حضرت عمر بن خطاب کو مراد لیا ہے۔مولانا نے محکم استدلال کے ذریعہ ابن ابی الحدید کے قول کو رد کیا۔شرح کا نام ''تقویم الاود فی مداواۃ العمد'' ہے۔

یہ کتاب مرکز افکار اسلامی کے کتاب خانے میں موجود ہے۔

آقا بزرگ تہرانی لکھتے ہیں:

''شرح نهج البلاغه للسيد سبط الحسن ابن السيد وارث حسين الجائسى اللكهنوى المولود سنة ۱۲۹۶ھ المتوفى سنة ۱۳۵۴ھ هو شرح خطبة عليه السلام التى اولها ''لله بلاد فلان'' طبع فى الهند و اسمه تقويم الاود''[1]

مولانا سید سبط حسن نقوی ابن سید وارث حسین کی ولادت ۱۲۹۶ھ/ ۱۸۷۸ء جائس ضلع رائے بریلی میں ہوئی لکھنؤ آکر جامعہ ناظمیہ سرکار نجم العلماء مولانا سید نجم الحسن سے اکتساب علم کیا اور مدرسہ کی آخری سند ''ممتاز الافاضل'' امتیازی نمبروں سے حاصل کی۔علمی

---

[1] الذریعہ۔ج:۱۴۔ص:۱۲۶

تشنگی بجھ نہ سکی سرکار باقر العلوم مولانا سید محمد باقر سے استفادہ کیا اور سلطان المدارس سے صدر الافاضل کی سند لی ۱۹۲۵ء میں حکومت نے ''شمس العلماء'' کا خطاب دیا اور اہل علم'' خطیب اعظم'' کے نام سے یاد کرتے تھے۔

آپ کا امتیاز یہ ہے کہ آپ نے طرز قدیم سے گریز کرتے ہوئے خطابت کو نیا اسلوب دیا مجالس میں نکتہ آفرینی اور فلسفی وکلامی مسائل کو پیش کرنے میں آپ کو اولیت حاصل ہے۔جس وقت آپ مجلس کو خطاب کرتے تھے سارا مجمع دم بخود رہتا تھا۔ بیان میں تسلسل وروانی بلا کی تھی۔ اپنے تو اپنے غیر بھی گرویدہ تھے۔ ۱۳۳۷ھ میں جب سرکار نجم العلماء نے مدرسۃ الواعظین قائم کیا تو آپ پہلے صدر مدرس مقرر ہوئے شیعہ کالج لکھنؤ کی تاسیس میں نمایاں خدمت انجام دی اور اپنا ذاتی زر کثیر صرف کیا۔ آپ کا انتہائی قیمتی کتب خانہ تھا جس میں نادر ونایاب کتب موجود تھیں اس کتب خانہ کو راجہ صاحب محمود آباد نے محفوظ کرلیا تھا۔

آپ کی وفات ۲۸ محرم ۱۳۵۴ھ/ ۲ مئی ۱۹۳۵ء کو لکھنؤ میں ہوئی باقتدائے سرکار نجم العلماء نماز جنازہ ادا کی گئی اور حسینیہ غفرانمآب میں آسودۂ لحد ہوئے۔ [1]

دیگر تالیفات:

- الحجر الدامغ المعروف بالعذاب الواقع واقعہ غدیر خم (مطبوعہ)
- خطاب فاصل ترجمہ میزان عادل (مطبوعہ)
- الکاظم علیہ السلام سوانح امام موسیٰ کاظم علیہ السلام (مطبوعہ)
- ھدم الاساس فی حدیث القرطاس
- ترجمہ محیط الدائرہ (عروض) مطبوعہ

---

[1] مطلع انوار۔ص: ۲۵۷

❁ جواہر الکلام (مجالس، مطبوعہ)

❁ سچا موتی ترجمہ در ثمین محسن امین عاملی

ظہور حسین، ظہیر الملت (م ۱۳۵۷ھ)

ظہیر الملت مولانا سید ظہور حسین برصغیر کے بلند مرتبہ جامع معقول ومنقول عالم دین تھے۔ سادات بارہہ ضلع مظفر نگر سے آپ کا تعلق تھا۔ ۱۲۸۲ھ/ ۱۸۶۴ء میں متولد ہوئے۔ والد ماجد سید زندہ علی صاحب میراں پور بارہہ کے نامور زمیندار تھے۔ قرآن مجید اور ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد سرکاری اسکول میں داخلہ ہوا۔ ۱۸۷۸ء میں مولانا شیخ جعفر حسن صاحب بدایونی نے میراں پور میں مدرسہ قائم کیا تو آپ کا داخلہ اسی مدرسہ میں کر ادیا گیا جہاں مولانا شیخ سجاد حسین، مولانا علی نقی شاہ، مولانا خواجہ غلام حسنین سہارنپوری جیسے اساتذہ سے مختصر النافع تک تعلیم حاصل کی۔ وطن میں درسیات کا پہلا مرحلہ مکمل کرنے کے بعد لکھنؤ کا قصد کیا۔ ۱۳۰۲ھ میں لکھنؤ پہونچ کر مولانا علی نقی، مولانا سید علی محدث، مولانا سید محمد تقی سے منقولات ومعقولات کا دورہ مکمل کیا اور فقہ واصول میں درجہ استنباط تک پہونچے۔ فلسفہ میں ملاذ العلماء سید ابوالحسن صاحب سے تلمذ تھا اور معقولات میں ان کے جانشین قرار پائے۔ فلسفہ ومنطق میں مہارت کا یہ عالم تھا کہ عام گفتگو میں بھی بکثرت ان علوم کی اصطلاحات استعمال کرتے تھے۔ آدھی گفتگو فلسفہ ومنطق میں ڈوبی ہوئی ہوتی تھی۔ تعلیم سے فراغت کے بعد لکھنؤ ہی میں قیام رہا راجہ صاحب محمود آباد کے مدرسہ میں نیز گھر پر طلباء کو درس دیتے رہے۔ لیکن ادارۂ تصنیف وتالیف کے اصرار پر حیدرآباد جانا پڑا۔ ۱۳۳۲ھ میں نواب رامپور حامد علی خاں نے رامپور بلا لیا اور شعبۂ تصنیف وتالیف آپ کی نگرانی میں

دے دیا۔ ان دنوں سرکار نجم الملت مولانا سید نجم الحسن صاحب رامپور میں سررشتۂ تعلیم کے ڈائریکٹر تھے۔ نجم الملت کے بعد جناب ظہیر الملت ڈائریکٹر مقرر ہوئے۔ ۱۳۴۰ھ میں شیعہ عربی کالج کا شعبہ عقائد وکلام آپ کی سرپرستی میں قائم ہوا اور آپ ہی کالج کے پرنسپل رہے۔ شیعہ کانفرنس کے شعبہ تالیف وتصنیف کے رکن بھی رہے۔

فلسفہ ومنطق کے علاوہ عربی ادب پر اعلیٰ قدرت رکھتے تھے۔ آپ کے عربی قصائد کی بہت زیادہ شہرت تھی۔ یکم ذی قعدہ ۱۳۵۷ھ/ ۲۳ دسمبر ۱۹۳۸ء بروز شنبہ رحلت کی میت سپرد کر دی گئی اور ۴ شوال ۱۳۵۸ھ کو مقبرۂ راجہ صاحب پیر پور حرم امام حسینؑ کربلائے معلیٰ عراق میں دفن کیے گئے۔ گرانقدر تالیفات آپ کی یادگار ہیں۔

حاشیہ نہج البلاغہ:

آپ نے نہج البلاغہ کا علمی وتحقیقی حاشیہ (عربی) قلمبند کیا جس کا نسخہ مولانا مرتضیٰ حسین فاضل کے کتب خانہ میں محفوظ ہے۔

دیگر آثار تعلیم:

- تقریر حاسم در نفی عروسی قاسم
- التوحید، لکھنؤ ورامپور
- العدل، لکھنؤ ورامپور
- النبوۃ، مطبوعہ لکھنؤ
- الشافی شرح اصول کافی کتاب الایمان والکفر
- مسائل جعفریہ [1]

---

[1] مطلع انوار۔ ص: ۲۹۵

ظفر مہدی گہر، جائسی (۱۳۶۰ھ)

مولانا ظفر مہدی چودھویں صدی کے جلیل القدر شارحین نہج البلاغہ میں تھے آپ کی شرح بے حد مقبول ہوئی۔ جائس ضلع رائے بریلی آپ کا وطن تھا خطیب اعظم مولانا سبط حسن طاب ثراہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ والد ماجد جناب وارث حسن صاحب نے اعلیٰ پیمانے پر علم دین کی تعلیم دلائی۔ عربی ادب میں ملکہ حاصل ہوا کرسچن اسکول لکھنؤ میں عربی کے استاد مقرر ہوئے شعر وسخن میں بھی طبع آزمائی کی ماہنامہ ''سہیل یمن'' کو علمی وادبی اسلوب جدید عطا کیا اور اس کے وقار میں اضافہ کیا افسوس کہ آپ کے ادبی آثار مرتب نہ ہو سکے۔ تالیفات میں چند رسالے تھے جن میں سے ''اللہ اللہ'' مسلۂ توحید پر اور ترجمہ ابوطالب از شرف الدین موسوی سوانح برادر بزرگ خطیب اعظم مولانا سبط حسن مطبوعہ ہیں۔ [1]

سلسبیل فصاحت شرح نہج البلاغۃ:

آپ کی ادبی یادگار نہج البلاغہ کی اردو شرح ہے۔ راجہ صاحب محمود آباد نے بڑے اہتمام ونفاست سے ۱۹۴۰ء میں نظامی پریس لکھنؤ سے شائع کیا۔ آپ نے ۱۹۳۶ء میں ترجمہ شروع کیا تھا اسی دوران آپ پر شدید مرض کا حملہ ہوا اعضاء وجوارح بے حس وحرکت ہو گئے مگر یہ جذبۂ خدمت تھا کہ آپ اس حالت میں شرح لکھتے رہے اور بائیسویں خطبہ تک ترجمہ مکمل کر پائے۔ ترجمہ صاف وشستہ زبان میں ہے جس میں ادب کی لطافت اور زبان کی نزاکت کا پورا خیال رکھا ہے اور ضروری الفاظ کی توضیح وتشریح کی ہے۔

سلسبیل فصاحت ہی کے نام سے اس ترجمہ کو مولانا سید محمد صادق آل انجم العلماء نے

---

[1] مطلع انوار۔ ص: ۲۹۴

جاری رکھا۔ دوسری جلد میں خطبہ نمبر ۲۳ سے ۱۲۵ تک کا ترجمہ ہے اور تئیس صفحات کا مقدمہ ہے۔ اسی نام سے تیسری جلد میں خطبہ ۱۲۶ سے خطبہ ۱۸۹ کا ترجمہ ہے اور ''آئینہ امامت'' کے عنوان سے جسٹس سلطان مرزا مرحوم کا مقدمہ ہے، ترجمہ مکمل نہ ہوسکا۔ مرکز افکار اسلامی تینوں جلدوں کو یکجا کر کے شائع کرانے کا ارادہ رکھتا ہے۔

ترجمہ کا سبب اور اپنی حالت زار کا ذکر مقدمہ میں مولانا ظفر مہدی صاحب اس طرح فرماتے ہیں:

''وہ جذبۂ نشرِ علمی جو فرقدینِ فلکِ جاہ و ریاست و نیّرین سپہر اقبال و جلالت (راجہ میاں صاحب سلمہٗ اللہ وابقاہ نبو میاں صاحب سلمہ اللہ وابقاہ) کے دلوں میں پیدا ہوا، اس نے ۳۴ء میں عملی جامہ پہنا، گو کمسنی اور زمانہ طالب العلمی تھا لیکن آب و ہوا سے تربیتِ اسلاف نے شغف علم و علم پروری، (جو اِس دودمان عالی کے افراد کا مخصوص حصّہ تھا اور آج تک ہے) کے خون کورگ و پے میں دوڑایا تھا، بچپنے ہی سے علم و اہل علم کی قدردانیوں کا ذوق و شوق دل میں جاگزیں تھا جس کے تقاضے نے ادارہ تالیف و تصنیف قائم کرنے کا اظہار کیا اور تعمیل ارشاد سعادت میں میں نے اس کا نام دارالتالیف و التصنیف امیریّہ رکھا، اِس سے کچھ دنوں پہلے مرزا محمد جواد صاحب مالک نظامی پریس نے مجھ سے خواہش ظاہر کی تھی کہ میں نہجُ البلاغۃ کا ترجمہ اور اس کی شرح، صحیفۂ سجّادیّہ کا ترجمہ اور اس کی شرح، اور صحیفۂ علویہ کا ترجمہ اور اس کی شرح دیگر دعاؤں کا ترجمہ کروں جسے وہ شایع کرتے رہیں گے میں نے اپنی عدیم الفرصتی کا لحاظ کرتے ہوئے پہلے انکار کیا لیکن جب ان کا راصرار حد سے زیادہ بڑھا، تو میں نے بجز اقرار چارۂ کار نہ دیکھا اور اقرار کرلیا۔ چنانچہ تھوڑا

ساترجمہ شروع کرنے پایا تھا کہ دارالتالیف وَالتّصنِیف اَمیریّہ (ابقاہااللہ) کی اساس قائم ہوئی اور سعادت پناہ راجہ میاں صاحب سلمہ اللہ وابقاہ نے فرمایا کہ ''ترجمۂ نہج البلاغہ دارالتصنیف امیریہ سے شایع ہوگا چنانچہ میں ترجمہ وشرح میں مشغول ہوگیا۔

تبرکا وتیمّناً اس کی ابتدا امام اول کے کلام سے ہوئی جس کے ترجمہ وشرح بسیط میں مشغول تھا اور چاہتا تھا کہ ایک ایسا ترجمہ اور ایک ایسی شرح ''نہج البلاغہ'' کی ہوجائے جو زبان اُردو میں اس طبقہ کے لیے چراغ راہ ہدایت بن جائے جو کلام امام علیہ السلام کو عربی کی وجہ سے سمجھ نہیں سکتا اور نہ شرح شارحین تک اس کی نگاہوں کی رسائی ہے.....لیکن

''من درچہ خیالم و فلک درچہ خیال''

ستمبر ۳۶ء کی ابتدا ہی تھی اور میں ستم برضعیفانِ مسکیں مکن'' کا وظیفہ خواں ہی تھا کہ دفعتاً ایک ایسا شدید حملۂ مرض ہوا کہ میں فوراً بیحس وحرکت ہوکر صاحب فراش ہوگیا اور آجتک ہوں۔''

شقشقة هدرت ثمّ قرّت

''او مصلحت خویش نکومی داند'' جن تکالیف کا شکار اس چار برس میں رہا اور ابتک ہوں ان کا اظہار زبان انسان وزبان قلم سے نہیں کیا جاسکتا شکرً الله و حمدًا له۔

ترجمہ وشرح بائیسویں خطبہ اور صفحہ ۲۶۴ تک پہونچی تھی اور اِس فقرہ تک ''ولا اغلیٰ ثمناً من الکتاب اذا حُرّف میں قرآنی آیت یحرّفوُن الکلم عن مواضعهٖ'' اور کلام امام اذا حرف کی شرح کر رہا تھا کہ زمانہ کو کھل گیا اور میری صحت وتندرستی میں خدا جانے کن اسباب سے ایسی تحریف شدید دفعتاً واقع ہوئی کہ آجتک بستر مرض پر ہوں کب

تک اس حال میں رہونگا خدا بہتر جانتا ہے وہ خدا جو کسی موثر کے اثر کو بہ جبر نہیں روکتا ورنہ زمانے میں قتل و غارت سرقہ اور دیگر گناہوں کا وجود نہ ہوتا بلکہ لایمکن الفرار من حُکُومتک کا مضبوط محیط اُسے معدلتگاہ قیامت تک لے جاتا ہے۔

انا من المجرمین منتقون ونستد رجھم من حیث لایعلمون

گناہگار بھلا جائیگا کہاں تیرا زمین تیری ہے معبود، آسماں تیرا

ان حالات میں بجز اِسکے کوئی اور چارہ کار نہ تھا کہ جتنا ترجمہ ہو چکا ہے وہ جلد اول کی حیثیت سے نشر کر دیا جائے اور آیندہ باقساط حسب نشیب وفراز مرض شایع ہوتا رہے، جس قدر بھی لیٹے لیٹے لکھوا سکوں اور جس وقت بھی طبیعت کام کر سکے۔

اسی ترجمہ کے ساتھ ساتھ برادر مرحوم مولانا مولوی سید سبط حسن صاحب قبلہ اعلیٰ اللہ مقامہٗ کی سوانح عمری بھی لکھ رہا تھا، جو اگست ۳۶ء میں صفحہ ۴۲۹ تک طبع ہو چکی تھی کہ میری طویل بیماری نے اس کی اشاعت پر بھی اثر کیا اب اس کی تکمیل کی طرف بھی متوجہ ہوں جس طرح بھی بنے اِس کے اتمام کا قصد ہے السعی منی والاتمام من اللہ

ایسی حالت میں خدا سے مدد و توفیق اور مومنین کرام سے بصد معذرت دعا کا طالب ہوں۔

وَمَا تَوفِیقی الّا باللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیْمُ

اگر زور امداد الٰہی نے طاقت مرض میں کمزوریاں پیدا کر دیں (انشاءاللہ) یا حکم محکم الٰہی نے مرض کو فنا کر دیا الّذی یمرضنی ویشفین تو بہت جلد یہ دونوں کتابیں تکمیلی حیثیت سے بازار شہود میں آجائیں گی۔ اِنْ شَآءَ للّٰہُ وَلاَ حَوْل ولا قوّۃ اِلّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم ہر خطبہ کی سُرخی ''وَمنْ خطبتہ علیہ السّلام ہے، میں نے ترجمہ میں عمدا ترجمہ من کو چھوڑا ہے اور ''پہلا خطبہ'' دوسرا خطبہ'' لکھا ہے کہ سلاستِ ترجمہ پر حرف نہ آئے اِسکے ماسوا ''خطبہ کا بعض حصّہ، یا جز و خطبہ لکھدینے سے کوئی خاص فائدہ بھی متصور نہ تھا

کیونکہ یہ معلوم ہے کہ جو کچھ مولفؒ نے جمع کیا ہے وہ آپ ہی کے خطبے ہیں میں نے حتی الامکان اِس امر کی کوشش کی ہے کہ ترجمہ لغزش اور اغلاط سے پاک ہولیکن بشر ہوں ممکن ہے قلم میں کوئی لغزش ہوگئی ہو اگر ایسا ہوتو ارباب نظر کی وسعت ظرف سے ملتجی ہوں کہ

مرا بہ سادہ دلیہائے من تواں بخشید: : خطا نمودہ ام و چشم اَفریں دارم

سید ظفر مہدی احسن اللہ الیہ

یکم اگست ۱۹۴۰ء روز پنجشنبہ

غلام علی اسماعیل (حاجی ناجی ۱۳۶۱ھ)

چودھویں صدی کے نامور گجراتی مترجم نہج البلاغہ غلام علی اسماعیل ممبئ میں ۱۲۸۱ھ/ ۱۸۶۴ء کو ایک متوسط گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد حاجی اسماعیل جو جمال بھائی ہیر جی مسکاوالا کی تبلیغ سے اپنے بیٹے غلام علی کے ساتھ شیعہ اثنا عشری ہوئے۔

حاجی ناجی نے مذہبی تعلیم ملا قادر حسین مدراسی سے حاصل کی جن کو مرجع وقت آیت اللہ شیخ زین العابدین مازندرانی نے خوجہ جماعت میں تبلیغ کے لیے متعین کیا تھا۔ عربی فارسی کی تعلیم مولانا سید غلام حسین حیدر آبادی سے حاصل کی جو اس وقت مہوہ میں مقیم تھے۔

ان بزرگ اساتذہ سے کسب فیض کر کے حاجی ناجی درجہ کمال تک پہنچے اور تقریر وتحریر دونوں میں ملکہ حاصل کیا۔ آپ نے تقاریر کے ذریعہ بڑی تعداد میں آغا خانی خوجے اور دیگر مسلمانوں کو حلقہ بگوش تشیع کیا اور خوجہ برادری میں دینداری کو بیدار کیا اور اسلامی معاشرہ تشکیل دینے میں ناقابل فراموش خدمات انجام دیں۔

جناب مولانا میر آغا صاحب لکھنوی نے ''خیر الذاکرین'' کا خطاب دیا۔ ۱۳۱۱ھ

میں زیارات کے لیے عراق گئے اور آیت اللہ شیخ محمد حسین سے ملاقات کی تو انھوں نے فرمایا آپ زیارتوں کے لیے بار بار کیوں آتے ہیں جب کہ آپ کا تبلیغی مشن زیارتوں سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔[۱]

آپ نے یکم ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ کو ماہنامہ رسالہ ''راہ نجات'' نکالنا شروع کیا ۱۳۱۴ھ میں احمد آباد پرنٹنگ پریس خریدا جس کا نام ''اثنا عشری پرنٹنگ پریس'' رکھا۔ اس پریس کی وجہ سے بھاؤنگر چھوڑ کر احمد آباد بسایا اور گجراتی رسم الخط میں دعاؤں زیارتوں اور قرآن مجید کی اشاعت کا سلسلہ شروع کیا۔

صاحب طبقات مفسران شیعہ:

''مولانا غلام علی بن حاجی اسماعیل بھاونگری هندی یکی از کاوشگران معارف قرآن امامیه در دیار هندوستان در قرن چهاردهم هجری می باشد۔''[۲]

ترجمہ نہج البلاغہ:

آپ نے نہایت فصیح گجراتی زبان میں نہج البلاغہ کا ترجمہ کیا جو بہت زیادہ مقبول ہوا۔ جو بھاؤنگر اور کراچی سے متعدد بار شائع ہوا۔ مرکز افکار اسلامی کی لائبریری میں موجود ہے۔

آقائے بزرگ تہرانی:

ترجمة نهج البلاغه بالگجراتية للمولوی الحاج غلام علی بن الحاج اسماعیل البهائونگر ی الهندی المعاصر المولود ۱۳۸۳ھ طبع جزء الاول فی ۲۰۰ صفحه[۳]

---

[۱] خورشید خاور ص ۲۸۲

[۲] طبقات مفسران شیعہ

[۳] الذریعہ ج ۴ ص ۱۴۶

وفات: ۱۳۶۱ھ/ ۱۹۴۲ء کو آپ نے رحلت فرمائی۔

دیگر تالیفات:

- انوار البیان فی تفسیر القرآن
- راہ نجات
- نور ایمان
- باغ ھدایت [1]

ناصر حسین، ناصر الملت (۱۳۶۱ھ)

شمس العلماء، صدر المحققین سرکار ناصر حسین ان علماء میں سے تھے جنہیں برصغیر میں مرجعیت حاصل تھی۔ ۱۹/ جمادی الثانیہ ۱۲۸۴ھ/ اکتوبر ۱۸۶۷ء میں آیت اللہ میر حامد حسین طاب ثراہ کے گھر آنکھ کھولی۔ والد ماجد نے تعلیم و تربیت کی طرف بھرپور توجہ دی اور اچھی طرح زیور علم سے آراستہ کیا مفتی محمد عباس شوشتری کی خدمت میں حاضر ہو کر عربی ادب میں کمال حاصل کیا ان دونوں بزرگوں کے فیضان نے آپ کو فقہ، اصول، کلام و فلسفہ میں فضل و کمال تک پہونچایا۔ علماء عراق و ایران بھی آپ کی علمی صلاحیتوں کے معترف تھے۔ دینی مسائل میں حکام و رعایا آپ کی طرف رجوع کرتے تھے آپ کی قومی و دینی خدمات یادگار رہے ہیں۔ عبقات الانوار کی باقی ماندہ مباحث کو مکمل کیا جو آپ کا سب سے بڑا کارنامہ ہے۔ حضرت علی علیہ السلام کے بلا الف خطبہ کا ترجمہ کیا۔ آپ کی وفات ۱۳۶۱ھ ۱۹۴۲ء میں ہوئی مزار شہید ثالثؒ آگرہ میں آسودۂ لحد ہوئے۔

---

[1] خورشید خاور، ص: ۲۸۱

شمائم فیض علیؑ:

نام کی ایک کتاب ۱۳۹۱ھ میں کراچی سے شائع ہوئی جس میں خطبہ مونقہ کا نثری ترجمہ سرکار ناصر الملت کا ہے اور منظوم ترجمہ ممتاز مانیوی کا شامل ہے۔ [۱]

دیگر آثار علمی:

- سبائک الذهبان
- نفحات الازهار فی فضائل الائمة الاطهار
- اثبات رد الشمس لعلی علیه السلام
- فضائل علی بروز خیبر
- مسند فاطمه بنت الحسین
- دیوان اشعار
- افحام الاعداء و الخصوم فی عقدام کلثوم
- اسباغ النائل فی تحقیق المسائل [۲]

احمد علی کریم بھائی دھرمسی

آپ نے ''معجزہ علیؑ'' کے عنوان سے خطبہ بلا الف اور وصیت امیر المومنین علیہ السلام کا ترجمہ کیا جو رمضان المبارک ۱۳۶۸ھ میں مطبع حیدری حیدر آباد دکن سے شائع ہوا۔ [۳]

---

[۱] مجلہ راہ اسلام شمارہ ۲۱۳ جولائی ۲۰۰۹ء

[۲] مطلع انوار۔ص:۶۶۷

[۳] امامیہ مصنفین ج:۱۔ص:۱۰۱

عبدالحسین

جناب عبدالحسین بن مہر علی نے ''ہدایات حضرت علیؑ'' کے عنوان سے ۱۴۰۴ھ میں اقوال امیر المومنین علی علیہ السلام کا ترجمہ کیا جو ۱۳/رجب المرجب ۱۳۶۸ھ/ ۱۲/مئی ۱۹۴۹ء میں عباس پریس کراچی سے شائع ہوا۔ [۱]

حیدر علی، صفا

آپ نے ''کلمات حضرت علی'' کے عنوان سے امیر المومنین کے کلام کو مرتب کیا یہ کتاب ۱۳۱۷ھ میں حیدر آباد دکن سے شائع ہوئی۔ [۲]

ذاکر حسین، بہریلوی (م ۱۳۷۲ھ)

نہج البلاغہ کو اردو پیکر میں ڈھالنے والی اولین ذات مولانا سید ذاکر حسین اخترؔ واسطی کی ہے جنھوں نے نہج البلاغہ کا ترجمہ کر کے اردو کے دامن کو خزانۂ عامرہ سے مالا مال کیا۔ آپ کا شمار چودھویں صدی کے گرانقدر مترجمین میں ہوتا ہے آپ کی ولادت بھریلی ضلع انبالہ میں ہوئی۔ والد ماجد سید فرزند علی دیندار بزرگ تھے۔ تعلیم سے فراغت کے بعد ہفت روزہ ''اثنا

---

[۱] امامیہ مصنفین۔ ج:۱۔ ص:۱۰۴

[۲] تالیفات شیعہ۔ ص:۵۱۰، فہرست کتب شیعہ حیدر آباد۔ ص:۵۲

عشری'' کے ایڈیٹر مقرر ہوئے اور بھریلی سے ماہنامہ ''العرفان'' جاری کیا جو قیام پاکستان تک خدمت انجام دیتا رہا۔علم و ادب سے خاص لگاؤ تھا۔شعر وسخن میں بھی طبع آزمائی کرتے تھے ''اخترؔ'' تخلص تھا۔خطابت بھی خوب تھی حیدرآباد دکن، انبالہ، مدراس، بنگلور، لاہور میں مقبول ذاکر مانے جاتے تھے۔نواب شہر یار جنگ سے اچھے مراسم تھے نواب صاحب نے آپ کا وظیفہ مقرر کیا ہوا تھا۔علم وادب کا یہ آفتاب یکم ربیع الاول ۱۳۷۲ھ/ ۱۹ نومبر ۱۹۵۲ء میں گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں غروب ہو گیا۔[1] مرکز افکار اسلامی کی لائبریری میں موجود ہے۔

آثار علمی:

- سیرت فاطمہؑ
- ہمارے مرتضیٰؑ کی شان
- گل عباسی

مرکز کے مکتبہ میں موجود ہے۔

آقا بزرگ تہرانی لکھتے ہیں:

''شرح نهج البلاغة للسيد ذاكر حسين اختر الدهلوى هو شرح و ترجمة للنهج باللغة الاردوية مطبوع بالهند اسمه نيرنگ فصاحت''[2]

نیرنگ فصاحت ترجمہ نہج البلاغۃ:

آپ نے وقت کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے دوسال کی مدت میں نہج البلاغہ کا

---

[1] تذکرہ علماء امامیہ پاکستان ص ۱۰۰، مطلع انوار ص ۲۲۸

[2] الذریعہ ج: ۱۴۔ص: ۱۲۶

سادہ وسلیس زبان میں ترجمہ کیا جو مطبع یوسفی دہلی سے دوسری بار ۱۹۱۵ء میں بغیر متن عربی شائع ہوا۔ بلا متن عربی شائع کرنے کا مقصد یہ تھا کہ نہج البلاغہ عام فہم زبان میں عوام تک پہونچے تا کہ لوگ اس سے مانوس ہوں اور سماج میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے خطبات، مکتوبات اور کلمات رائج ہوسکیں۔ اسی غرض کے پیش نظر لفظی ترجمہ سے احتراز کرتے ہوئے آزاد ترجمہ کیا الفاظ کی نشست و برخاست جملوں کی بندش اس احتیاط کے ساتھ کی ہے کہ ترجمہ میں گرانی محسوس نہیں ہوتی۔ غیر مانوس الفاظ اور بے جا لفاظی سے گریز کرتے ہوئے وہی لفظیں استعمال کیں جو مستعمل ہیں۔

چودھویں صدی کے اوائل میں نہج البلاغہ کے اردو ترجمہ کی ضرورت شدت سے محسوس کی جارہی تھی قوم کا ہر فرد ترجمہ کا خواہشمند تھا آپ لکھتے ہیں:

> ''یہی وہ کتاب ہے جس کو اردو کا لباس پہنائے جانے کے لیے ملک کا ہر خرد و کلاں بے چینی ظاہر کر رہا تھا یہی وہ خواہش تھی جس کے برآنے کے لیے قوم کے فدائی مذہب کے شیدائی دست بدعا تھے خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ کامل دو برس کی محنت شاقہ اور تلخ ریاضت کے بعد ہم شیعہ قوم کے سامنے پیش کرنے کی جرأت کرتے ہیں۔''[1]

مسرور حسین، امروہوی (۱۳۷۶ھ)

جناب سید معجز حسین کے فرزند تھے۔ ۱۳۲۲ھ/ ۱۹۰۴ء میں متولد ہوئے۔ ابتدائی تعلیم نور المدارس امروہہ میں حاجی مرتضی حسین صاحب قبلہ سے حاصل کی۔ اس کے بعد

---

[1] نیرنگ فصاحت ص:ا

منصبیہ عربی کالج میرٹھ میں سرکار یوسف الملت مولانا یوسف حسین امروہوی سے کسب فیض کیا۔ بعدازآں لکھنؤ میں مدرسۃ الواعظین میں علامہ سید سبط حسن اور ممتاز العلماء سید ابوالحسن سے استفادہ کیا۔ آپ کا شمار مدرسۃ الواعظین کے ممتاز طلاب میں ہوتا تھا۔ انجمن موید العلوم مدرسۃ الواعظین کے سکریٹری بھی رہے۔ واعظین سے فراغت کے بعد ۱۳۵۲ھ/ ۱۹۳۳ء میں افریقہ مڈگاسکر تبلیغ کے لیے گئے۔ وہاں انتہائی محنت وکاوش سے ایک عالیشان شیعہ مرکز تعمیر کرایا جس میں ایک ٹاور بنوایا گیا جو آپ کے نام سے منسوب ہے۔ آپ مملکت فرانس کے گورنر جنرل کی کونسل کے بحیثیت شیعہ نمائندہ ممبر تھے۔ آپ نے ۱۳/رجب ۱۳۷۶ھ/ ۱۳ فروری ۱۹۵۷ء کو کراچی میں وفات پائی۔ [۱]

ترجمہ نہج البلاغہ:

آپ نے فرانسیسی اور گجراتی زبان مین نہج البلاغہ کا سادہ وسلیس زبان مین ترجمہ کیا جو افریقہ کے ممالک میں بہت مقبول ہوا۔

صاحب تذکرہ علماء امامیہ لکھتے ہیں:

''آپ کی مستقل تصانیف کا تو راقم کو علم نہ ہوسکا البتہ اتنا معلوم ہوا ہے کہ آپ نے نہج البلاغہ کا فرانسیسی اور گجراتی میں ترجمہ فرمایا۔'' [۲]

اعجاز القرآن:

تالیف ۱۹۳۰ء میں الواعظ میں صفدر پریس لکھنؤ سے شائع ہوئی۔ جس میں اعجاز قرآن کے علاوہ علوم قرآن کے مباحث کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ آپ کی تالیفات میں ینابیع المودۃ کا اردو ترجمہ اور کتاب مختار المسائل قابل ذکر ہیں۔ [۳]

---

[۱] تذکرہ علماء امروہہ۔ ص: ۱۸۷

[۲] تذکرہ علماء امامیہ پاکستان۔ ص: ۳۸۴

[۳] تالیفات شیعہ۔ ص: ۸۷

عبدالرزاق ندوی، ملیح آبادی (۱۳۷۹ھ)

چودھویں صدی کے نامور عالم، ادیب، صحافی اور شارح نہج البلاغہ مولانا عبد الرزاق خاں ندوی مولانا ابوالکلام آزاد کے رفیق کار تھے۔ حنفی مسلک پر کاربند تھے۔ آپ کی ولادت ۱۸۸۸ء میں ملیح آباد ضلع لکھنؤ میں ہوئی۔ والد ماجد عبدالحمید خاں ملیح آباد کے ثروتمند افراد میں سے تھے۔ علمی وادبی ماحول میں نشوونما ہوئی سطحیات کی تعلیم وطن میں حاصل کی اس کے بعد ندوۃ العلماء لکھنؤ میں داخلہ لیا۔ ندوۃ میں اپنی ذہانت وذکاوت کے ذریعہ درجہ میں پیش پیش رہے۔ اسی دوران مصری عالم دین شیخ رشید رضا ندوۃ آئے۔ آپ ان سے ملے اوران کے قائم کردہ مدرسہ ''مدرسہ دارالدعوۃ والارشاد مصر '' میں تعلیم حاصل کرنے کی خواہش ظاہر کی رشید رضا صاحب نے رضامندی کا اظہار کیا عبدالرزاق صاحب مصر پہونچے اور ۱۹۱۳ء میں مدرسہ ''دارالدعوۃ والارشاد'' میں داخلہ لیا۔ مطالعہ کا شوق بچپن ہی سے تھا۔ مصر میں مطالعہ کا بھرپور موقع ملا آپ نے عربی ادب، تاریخ، فلسفہ اور دیگر موضوعات پر کتابوں کا عمیق مطالعہ کر کے علمی استعداد میں خوب اضافہ کیا مصر میں قیام کے دوران حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے۔ آپ کمال پاشا کی تحریک آزادی میں بھرشریک رہے۔ مائل ملیح آبادی جو مولانا کے بھانجے تھے فرمایا کرتے تھے کہ کمال پاشا کی وفات کے بعد مولانا عبدالرزاق نے ایک کمالی فوج تیار کی جو چارسال قائم رہکر ختم ہوگئی۔ ۱۹۱۹ء میں آپ مصر سے ہندوستان آگئے اس وقت کلکتہ تحریک آزادی کا مرکز تھا۔ آپ کی مولانا آزاد سے ملاقات ہوئی پھر یہ رشتۂ صحافت و رفاقت ایسا قائم ہوا کہ ۳۸ سال بعد مولانا آزاد کی وفات کے بعد ختم ہوا۔ آپ نے

الھلال اور البلاغ میں مولانا آزاد کا قلمی تعاون کیا اور اپنا پریس قائم کر کے ۱۹۳۱ء میں ''ہندنامہ'' اخبار جاری کیا جس میں آپ نے اردو صحافت کو نیا موڑ دیا عوام کی بات عوام کی زبان میں لکھنا شروع کی۔ اس کے علاوہ ''پیغام'' اور ''اجالا'' بھی جاری کیا۔ مولانا آزاد جب کلکتہ سے دہلی منتقل ہوئے تو آپ کو بھی ساتھ لے گئے وہاں کچھ عرصے آل انڈیا ریڈیو کے شعبۂ عربی کی نگرانی و عربی جریدہ ''ثقافۃ الہند'' کے مدیر رہے۔ تحریک آزادی میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کئی مرتبہ جیل گئے۔ انگریزی زبان اچھی بولتے تھے اگرچہ کسی اسکول میں انگریزی تعلیم حاصل نہیں کی تھی ساٹھ دن جیل میں رہ انگریزی سیکھی۔ [1]

عربی زبان و بیان پر ملکہ حاصل تھا عربی ادب سے خاص لگاؤ تھا۔ آپ کے ادبی ذوق کا اندازہ اسی سے ہوتا ہیکہ آپ نے نہج البلاغہ کے مکتوبات کا ترجمہ سلیس زبان میں کیا۔

آپ کی وفات ۱۳۷۹ھ/ ۲۴/جون ۱۹۵۵ء میں ہوئی۔

ترجمہ مکتوبات نہج البلاغہ:

آپ نے مکتوبات امیر المومنینؑ کا معنی خیز اور اقرب الی المعنی ترجمہ کیا۔ زبان و بیان میں غضب کی روانی ہے ترجمہ کے سلسلے میں تحریر فرماتے ہیں:

> ''ترجمہ جیسا بھی ہے آپ کے سامنے ہے اس میں خامیاں ہوسکتی ہیں لیکن یہ بات میرے لیے تسلی کی ہے کہ ترجمہ صحیح ہے میں نے اردو زبان کی سلاست بھی کہیں کہیں صحت ترجمہ پر قربان کردی ہے اور مجھے یقین ہے کہ اس ترجمہ کو سامنے رکھ کر عربی ادب کے شیدائی نہج البلاغہ کا مطالعہ کریں گے تو بہت فائدہ اٹھائیں گے۔''

آپ نے یہ ترجمہ نومبر ۱۹۵۰ء میں کیا جسے مولانا مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی نے مرتب

---

[1] ارباب اردو۔ ج:۵۔ص:۱۷۹

کیا اور شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور نے شائع کیا اس پر آپ کا یادگار رو قیع مقدمہ ہے جو انتہائی معلوماتی ہے۔

''پہلا بول'' کے عنوان کے تحت نہج البلاغہ کی اہمیت کے سلسلے میں لکھتے ہیں:

''اللہ کی رحمتیں ہوں سید رضی پر کہ امیر المومنینؑ کے خطبوں، تحریروں اور جملوں کا ایک مجموعہ چھوڑ گئے۔ نہج البلاغہ اسی مجموعے کا نام ہے یہ مجموعہ بلا شبہ عربی ادب کا سب سے قیمتی سرمایہ ہے اور اس سرمائے پر عربی زبان جتنا فخر کرے کم ہے۔ نہج البلاغہ کا ایک ایک لفظ آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہے اس کے جس حصے مین تحریریں جمع کی گئی ہیں انمول خزانہ ہے۔ ہر زبان میں نثر نے نظم کے بہت بعد ترقی کی ہے۔ قوم کی ذہنی پختگی اور تمدن کی ترقی کے ساتھ نثر آگے بڑھتی ہے۔ عربی زبان میں نثر کا پہلا نمونہ قرآن مجید ہے مگر قرآن کی نثر ایسے اسلوب پر ہے کہ بقول ابن خلدون فن انشاء میں اسے رہنما بنایا نہیں جا سکتا اس نثر کی پیروی انسانی طاقت سے باہر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفائے ثلاثہ کے مراسلات مکاتیب نہایت مختصر ہوتے تھے اس لیے کہ نثر نے ابھی تک ترقی نہیں کی تھی۔ دفعتاً امیر المومنین علیہ السلام سے نثر شروع ہو جاتی ہے یہ نثر صحیح معنی میں نثر ہے مگر ایسی نثر جس پر ہر عربی نثر قربان کی جا سکتی ہے۔ امیر المومنینؑ کی خطابت ایک معجزہ ہے لیکن امیر المومنینؑ کی انشاء تو معجزہ سے بھی بڑھکر کوئی چیز ہے ایسی بے تکلف، بلند، ٹھوس تحریر کی امیر المومنین سے پہلے عربی ادب میں مثال نہیں ملتی اور پھر تحریر بھی کیسی۔ ہر موضوع پر ہر عنوان پر اہم سے اہم سیاسی مسائل پر محیط اعلیٰ سے اعلیٰ اخلاقی مواعظ پر حاوی طنزیہ بھی، ناصحانہ بھی، دل ملانے والی بھی، دل ہلانے والی بھی، ایمان کی پرورش کرنے والی بھی، نفاق

کو بے پردہ کر ڈالنے والی بھی، طویل سے طویل بھی، مختصر سے مختصر بھی مگر اس طرح کہ ہر لفظ فصاحت کا علمبردار، ہر جملہ بلاغت کا آئینہ دار بلکہ سچ تو یہ ہے کہ فصاحت و بلاغت امیر المومنینؑ کی کنیزیں ہیں جو ہر وقت تعمیل حکم کے لیے ہاتھ باندھے کھڑی رہتی ہیں۔''

محمد عسکری جعفری

چودھویں صدی کے ممتاز انگریزی شارح نہج البلاغہ، محقق و عظیم اسکالر سید محمد عسکری جعفری کا تعلق علم و ادب کی سرزمین حیدرآباد دکن سے تھا۔ علمی و ادبی خانوادہ میں پرورش پائی نہج البلاغہ سے گہرا شغف تھا آپ کا عظیم کارنامہ نہج البلاغہ کا مکمل انگریزی ترجمہ ہے اس کے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ پہلا ایڈیشن ۱۳۸۰ھ/ ۱۹۶۰ء میں کراچی سے شائع ہوا۔ دوسرا ایڈیشن ۱۹۷۱ء میں آمادہ ہوا تیسری بار یہ ترجمہ ۱۹۷۷ء میں زیور طبع سے آراستہ ہوا۔ سیرت زہرا کمیٹی نے بھی ۱۹۶۵ء میں حیدرآباد سے شائع کیا۔ ۱۹۶۷ء میں Poona سے منظر عام پر آیا۔ ایران سے بھی اس کے کئی ایڈیشن طبع ہو چکے ہیں۔ ۱۹۷۹ء میں نیو یارک امریکہ کی تحریک ترسیل قرآن کی انجمن نے اسے شائع کیا اور ہزار ہا نسخے مفت تقسیم کیے۔ افریقہ میں بھی بلال مشن نے اسے شائع کیا۔ امریکہ میں اسلامک دار المطالعہ شیعہ نے بھی اس ترجمہ کو بعنوان PEAK OF ELOQUENCE طبع کیا۔[1]

یہ ترجمہ بین الاقوامی سطح پر بہت زیادہ مقبول ہوا اور دنیا کے اکثر ممالک میں آج بھی قابل استفادہ ہے۔ ترجمہ سلیس اور رواں ہے دشوار مطالب کو انتہائی سادگی سے بیان کیا ہے۔

---

[1] صدائے جعفریہ ص ۱۳۔ اگست ۱۹۸۳ء

نبی احمد خاں، رامپوری

حکیم مولانا نبی احمد خاں رامپور کے سربرآوردہ ارباب علم وفن میں تھے۔عربی ادب پر استادانہ مہارت کے حامل تھے اس کا ثبوت مقامات حریری کا ترجمہ اور اس کی شرح ہے۔ پیشے سے آپ طبیب تھے اور ریاست رامپور کے سرکاری یونانی شفاخانے کے سربراہ تھے مگر وقتاً فوقتاً ادبی خدمات بھی انجام دیتے رہے۔ ۱۹۵۷ء میں آپ پاکستان چلے گئے اور لاہور میں مقیم رہ کر قلم وقرطاس کی خدمت میں منہمک ہو گئے۔آپ کا علمی و ادبی کارنامہ مکتوبات امیرالمومنینؑ کی جمع آوری ہے۔[1]

مکتوبات حضرت علیؑ:

یہ مجموعہ حضرت علی بن ابی طالبؑ کے ۶۴ مکتوبات پر مشتمل ہے۔جن میں ۲۶ ایسے مکتوبات ہیں جو نہج البلاغہ میں موجود ہیں اور ۳۸ ایسے ہیں جو نہج البلاغہ میں موجود نہیں ہیں۔ ہر مکتوب کے ساتھ مکتوب الیہ کا نام عہدہ، زمانہ اور مقام تحریر وغیرہ کی ضروری وضاحتیں موجود ہیں۔ جس کے سلسلے مین مؤلف نے انتہائی عرق ریزی اور جانفشانی کی ہے۔ یہ مجموعہ ۱۲ر شعبان ۱۳۸۷ھ/ دسمبر ۱۹۶۷ء میں اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ شاہ عالم مارکیٹ لاہور سے شائع ہوا اس میں مولانا امتیاز علی خاں عرشی کا وقیع مقدمہ اور مولانا شاہ محمد جعفر پھلواری کا ''تعارف'' شامل ہے۔

مجموعہ کی خصوصیات:

☆اس مجموعہ میں ہر خط کے ساتھ وہ حوالے بھی مندرج ہیں جن سے مکتوب کی روایتی اہمیت روشن ہوتی ہے۔

---

[1] مکتوبات حضرت علیؑ۔ص:۷

☆ منابع و ماخذ میں جو لفظی اختلاف ہیں انھیں حواشی میں درج کر دیا گیا ہے۔

☆ منابع و ماخذ کی مفصل فہرست بھی مندرج ہے جس میں مصنف کا نام اور زمانۂ تصنیف کی تشریح بھی موجود ہے تا کہ مستند و غیر مستند کا فیصلہ آسانی سے ہو سکے۔

☆ جن حضرات کے اسماء یا جو مقامات مستعمل ہوئے ہیں ان کی تشریح اور اہم واقعات کی تفصیلات بھی تحریر کی گئی ہیں۔

☆ مکتوب کے تفحص میں اصل ماخذ سے مکتوبات فراہم کیے ہیں کسی واسطہ کو درمیان میں نہیں رکھا۔

☆ تلمیحات و اشارات جو وضاحت طلب تھے ان کو بھی فٹ نوٹ میں صرف کر دیا ہے۔

☆ اس مجموعہ اور مجموعہ ''جمھرۃ مکاتیب العرب'' علامہ احمد زکی کی صفوۃ معری کے درمیان فرق یہ ہے کہ جمھرۃ میں صرف تین مکتوبات ایسے ہیں جو اس مجموعہ میں نہیں ہیں اس کے برخلاف اس مجموعہ میں گیارہ مکتوبات ایسے ہیں جو جمھرہ میں نہیں ہیں۔

مکتوبات کا ترجمہ لفظی ہونے کے باوجود بامحاورہ ہے اور کوشش اس بات کی گئی ہے کہ اردو کی سلاست بھی مجروح نہ ہو اور صاحب مکتوب کا منشاء بھی واضح ہو جائے۔

یہ مجموعہ مولانا کی سعی مشکور ہے جس کی وجہ سے حضرت امیر المومنینؑ کا وہ کلام جو ابھی منظر عام پر نہیں آیا تھا منظر عام پر آیا۔

شوکت علی زیدی

حکیم سید شوکت علی زیدی نے نہج البلاغہ سے ۱۱۳ کلمات کا خلاصہ بعنوان ''درس انسانیت'' تحریر کیا جو ۱۳۸۸ھ/ ۱۹۶۸ء میں کراچی سے شائع ہوئی۔ [1]

---

[1] تالیفات شیعہ ص: ۳۰۳، امامیہ مصنفین۔ ج: ۱۔ ص: ۹۹

خورشید حسن، امروہوی (۱۳۸۷ھ)

چودھویں صدی میں جن علماء نے نہج البلاغہ کی شرحیں لکھیں ان میں ممتاز حیثیت رکھنے والی ذات سید خورشید حسن مجہتد کی ہے۔ آپ سرکار نجم العلماء کے بھتیجے تھے۔ والد ماجد مولانا بدرالحسن امروہہ کے اہل علم میں تھے۔ ۱۳۱۱ھ/ ۱۸۹۳ء کو امروہہ محلہ دانشمندان میں متولد ہوئے۔ بچپن ہی سے ذہین اور محنتی تھے۔ نورالمدارس امروہہ میں مولانا حاجی مرتضیٰ حسین سے سطحیات کی تعلیم حاصل کر کے لکھنؤ گئے جامعہ ناظمیہ میں داخلہ لے کر ''ممتاز الافاضل'' کی سند حاصل کی۔ سرکار نجم العلماء طاب ثراہ نے علمی لیاقت دیکھ کر اجازہ عنایت فرمایا جامعہ ناظمیہ سے فارغ ہونے کے بعد عازم عراق ہوئے اور نجف اشرف میں آیات عظام کے فیوض و برکات سے مستفید ہو کر اجازہ ہائے اجتہاد حاصل کیے۔ ہندوستان مراجعت کے بعد مدرسہ سلیمانیہ پٹنہ کے پرنسپل مقرر ہوئے۔ آپ کی نگرانی میں مدرسہ نے خوب ترقی کی۔ کچھ عرصے بعد سر سید سلطان احمد کے والد مولوی سید خیرات احمد صاحب کے اصرار پر ۱۹۲۸ء میں شہر ''گیا'' چلے گئے اور وہاں کے امام جمعہ منتخب ہو کر چالیس سال تک دینی خدمات انجام دیتے رہے۔ وہاں کے مومنین آپ کے شیدائی اور انتہائی عقیدت مند تھے۔ آخر عمر میں حج بیت اللہ و زیارات سے مشرف ہوئے۔ فقہ، اصول اور عربی ادب میں مہارت رکھتے تھے بالخصوص میراث میں مسلم الثبوت متخصص تھے۔ نورالمدارس کے منتظم اور صدر رہے جامعہ ناظمیہ لکھنؤ کے سالانہ جلسہ کی صدارت بھی فرمائی جشن الماسی میں یادگار خطبہ دیا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ قادر الکلام خطیب بھی تھے۔ آخری عمر میں وطن آ گئے تھے اور محلہ کی مسجد میں امامت فرماتے تھے۔ درس و تدریس میں بہت زیادہ انہماک

کے سبب صحت خراب رہنے لگی۔ بالآخر ۲۲ رشوال ۱۳۸۷ھ/ ۲۳ رجنوری ۱۹۶۸ء کو داعی اجل کو لبیک کہا۔ [۱]

شرح نہج البلاغہ:

آپ نے اردو زبان میں نہج البلاغہ کی یادگار شرح سپرد قلم کی۔ جس میں مشکل مطالب کو انتہائی سادگی کے ساتھ پیش کیا اس کے علاوہ جوامع الکلم کا ترجمہ، تنبیہ الغافلین اور نجم الزائر آپ کی یادگار ہیں۔

رفعت امام زیدی

موصوف نے ایک کتاب ''نہج البلاغہ میں حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا'' تالیف کی ماہ محرم ۱۳۸۸ھ/ مارچ ۱۹۶۸ء میں امام اکادمی لاہور سے شائع ہوئی۔ ۱۶۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ [۲]

رئیس احمد جعفری، ندوی (۱۳۸۸ھ)

چودھویں صدی کے گرانقدر شارح نہج البلاغہ مولانا رئیس احمد جعفری کا تعلق سیتاپور سے تھا۔ حنفی المسلک تھے۔ ۱۳۲۶ھ/ ۱۹۰۸ء میں ولادت ہوئی کمسنی ہی میں والد ماجد جناب ناظر حسین صاحب کے سایہ عاطفت سے محروم ہو گئے تھے۔ اس لیے آپ کی پرورش نانہال خیرآباد ضلع سیتاپور میں ہوئی۔ سطحیات کی تکمیل کے بعد ندوۃ العلماء لکھنؤ میں

---

[۱] تذکرہ علماء امروہہ۔ ص: ۹۶

[۲] تالیفات شیعہ۔ ص: ۶۴۳، امامیہ مصنفین۔ ج: ۱۔ ص: ۱۰۳

داخلہ کرایا گیا۔ جہاں محنت ولگن سے تعلیم حاصل کرنے میں مشغول ہوئے اور بہت جلد مدرسہ کے ہونہار طلباء میں شمار کیے جانے لگے۔آپ نے ندوۃ العلماء میں جید اساتذہ سے کسب علم کیا جن میں علامہ شبلی نعمانی، مولانا کلیم احمد، مولانا عبدالودود، مولانا محمد سلیم کنتوری، مولانا حفظ اللہ، مولانا عبدالرحمن نگرامی کے اسماء قابل ذکر ہیں۔

ندوۃ العلماء میں انجمن ''الاصلاح'' کے نائب ناظم اوراس کے بعد ناظم منتخب ہوئے۔اسی زمانے میں آپ نے قلمی رسالہ بھی جاری کیا تھا۔ ۱۹۳۰ء میں آپ کوطلباء کی تحریک کے سلسلہ میں ندوۃ چھوڑنا پڑااور جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی میں داخلہ لے کرانگریزی تعلیم حاصل کرنا شروع کر دی۔ اس کے ساتھ رسالہ ''جامعہ'' میں مضامین بھی لکھتے رہے جن میں تراجم بھی شامل تھے۔مکتبہ جامعہ نے مولانا محمد علی جوہر کی حیات پر ایک کتاب لکھنے کا کام آپ کے سپرد کیا جس ذمہ داری کوآپ نے بحسن وخوبی انجام دیااور یادگار سوانح تحریر کی آپ کی اعلیٰ صلاحیتوں کو دیکھ کر مولانا شوکت علی نے آل انڈیا خلافت کمیٹی کے اخبار ''روزنامہ خلافت'' بمبئی کی ادارت کے لیے منتخب کیا جس میں آپ کو صحافتی اعلیٰ کمالات کے اظہار کا بھرپور موقع ملا۔مولانا شوکت علی کے انتقال کے بعد آپ نے ہفتہ روزہ ''جوہر'' جاری کیا جو زیادہ عرصے نہ چل سکا۔آپ بڑے زود نویس تھے۔مختلف موضوعات پر مضامین اور کتابیں لکھیں۔تقسیم ملک کے بعد پاکستان چلے گئے کراچی سے روزنامہ ''خورشید'' اور ماہنامہ ''ریاض'' نکالتے تھے اس کے بعد ''ادارہ ثقافتہ اسلامیہ لاہور سے وابستہ ہو گئے تھے۔ پاکستان میں بھی آپ نے اعلیٰ پیمانے پر علمی خدمات انجام دیں اور ۲۸/اکتوبر ۱۳۸۸ھ/ ۱۹۶۸ء کو جاں بحق ہوئے۔ [1]

ترجمہ نہج البلاغہ:

آپ نے حضرت علی علیہ السلام کے خطبات کا ترجمہ کیا جسے مولانا مرتضیٰ حسین فاضل

---

[1] نثر نگاران اردو۔ج:۱۔ص:۱۴۵

لکھنوی نے ترتیب دیا۔ مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی نے مکتوبات کا ترجمہ کیا اور مولانا مرتضیٰ حسین فاضل کا کلمات قصار کا ترجمہ ہے اور شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور نے شائع کیا۔ آپ نے ''شذرات'' میں نہج البلاغہ کی اہمیت اور ادبی حیثیت پر بھرپور روشنی ڈالی ہے۔ حضرت امیرالمومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام کے حالات زندگی بھی مندرج کیے ہیں۔

ترجمہ معنی خیز اور لفظی ہے خطبات کے متن کی صحت نسخۂ مصر اور نسخۂ تہران سے کی ہے ترجمہ میں مفتی مصر شیخ محمد عبدہ کی شرح اور ایرانی عالم فیض الاسلام علی نقی کی شرح سے خاطر خواہ استفادہ کیا ہے جس کے بارے میں لکھتے ہیں:

> ''میرے پیش نظر نہج البلاغہ کے چند نسخے رہے ہیں ایک نسخہ وہ جو مصر سے چھپا اور جس کی شرح دیار مصر کے مفتی مرحوم علامہ محمد عبدربہ نے نہایت نکتہ سنجی اور دقیقہ رسی کے ساتھ فرمائی ہے اس سے میں نے کافی فائدہ اٹھایا اور جہاں فائدہ اٹھایا ہے حوالہ دے دیا ہے۔ دوسرا نسخہ وہ ہے جو نہایت زیادہ شاندار طریقے پر تہران ایران سے شائع ہوا ہے اس کا فارسی ترجمہ ضروری تشریحات کے ساتھ اور حسب موقع حواشی اور ذیلی مندرجات کے ساتھ علامہ علی نقی فیض الاسلام مجتہد العصر ایران نے فارسی زبان میں کیا ہے اس سے میں نے بہت زیادہ فائدہ اٹھایا حقیقت یہ ہے کہ اگر یہ گراں بہا نعمت میرے سامنے نہ ہوتی تو شاید میں یہ کام نہ کر پاتا۔''

ترجمہ کی خصوصیات:

☆ ترجمہ حتی الامکان لفظی ہے جہاں لفظ کے ترجمہ سے مطلب واضح نہیں ہو سکا وہاں قوسین میں تشریحی الفاظ کا اضافہ کر دیا ہے۔ ☆ نہج البلاغہ میں چونکہ بکثرت لغت کا استعمال ہوا ہے حل لغات کے سلسلہ میں شیخ محمد عبدہ کی شرح سے مدد لی ہے۔ ☆ ترجمہ کو عام فہم اور

اقرب الی المعنی کرنے کے لیے علامہ فیض الاسلام کی شرح سے استفادہ کیا ہے جس کے حوالے موجود ہیں۔☆ ایرانی اور مصری نسخوں کے اندر خطبات کی ترتیب میں کہیں کہیں تقدم وتاخر ہے ایسی صورت میں ایرانی نسخہ کا اتباع کیا ہے۔☆ خطبات میں جن اشخاص ورجال، شہر واماکن کا ذکر آیا ہے ان کی توضیح بھی انتہائی محنت وجستجو سے کی ہے۔☆ منابع ومصادر کا ذکر بھی موجود ہے۔ترجمہ مرکز افکار اسلامی کی لائبریری میں موجود ہے۔

دیگر آثار علمی:

- مشاہیر اسلام سیرت محمد علی رند پارسا
- علی برادران دید وشنید سیرت ائمہ اربعہ
- بہادر شاہ ظفر نگارشات محمد علی افادات محمد علی
- اسلامی رواداری حجاج حیات قائداعظم
- حضرت علیؑ سیاست شرعیہ دین ودنیا
- مطالعات محمد علی سلطانہ حیات احمد بن حنبل
- غم آرزو واجد علی شاہ اوران کا عہد خطبات قائداعظم
- اقبال امام ادب اقبال اپنے آئینے میں جواری، جال
- ٹھوکر چاندنی عورت
- حکایات آغانی (ترجمہ) [1]

---

[1] نثر نگاران اردو۔ج:۱۔ص:۱۴۶

محسن نواب رضوی (۱۳۸۹ھ)

مولانا سید محسن نواب صاحب چودھویں صدی کے مایہ ناز عالم دین اور شیوا بیان مقرر تھے۔ ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۲۹ھ/ ۱۴ اپریل ۱۹۱۱ء کو چاہ کنکر ٹھوی ٹولہ لکھنؤ میں متولد ہوئے۔ جب آپ چار سال کے تھے تو آپ کے والد ماجد سید احمد نواب صاحب نے رحلت کی۔

مولانا نے ابتدائی تعلیم جامعہ ناظمیہ لکھنؤ میں حاصل کی اور ۱۹۲۳ء میں سلطان المدارس میں زیر تعلیم رہ کر مولانا عالم حسین، مولانا عبدالحسین، مولانا صغیر حسن، مولانا سید ہادی، مولانا ابن حسن نونہروی، مولانا ظہور حسین، مولانا سید محمد جیسے اساتذہ سے کسب علم کیا۔ غیر رسمی طور پر مولانا ناصر حسین صاحب سے بھی استفادہ کیا۔ ۱۹۳۳ء میں صدر الافاضل کیا اس کے بعد نہائی تعلیم کے لیے عازم عراق ہوئے اور نجف اشرف میں فقہ، اصول، تفسیر، حدیث، عقائد، کلام کی تعلیم حاصل کر کے اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء میں عراق سے واپس تشریف لائے اور مدرسہ ناصریہ جونپور کو حیات نو بخشی اور اس کے پرنسپل مقرر ہوئے۔ آپ کے علم و فضل اور اعلیٰ انتظامی صلاحیتوں کو دیکھ کر نواب رامپور رضا علی خاں صاحب نے رامپور بلا لیا اور مدرسہ عالیہ کا پرنسپل منتخب کیا۔ کچھ عرصہ بعد آپ لکھنؤ آ گئے اور مادر علمی سلطان المدارس میں معقولات کا درس دینے لگے بڑی تعداد میں آپ کے شاگرد ہیں آپ نے بہت کم عمر پائی کئی سال تک صاحب فراش رہے اور ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۸۹ھ/ ۲۶ اگست ۱۹۶۹ء روز سہ شنبہ رحلت کی۔ آپ کو لکھنے پڑھنے کا بہت شوق تھا ماہنامہ ''العلم'' اور ''الواعظ'' کی ادارت کی ذمہ داری سنبھالی سینکڑوں مضامین و مقالے لکھے عربی، فارسی نثر و نظم میں کمال حاصل تھا۔ [1]

---

[1] مطلع انوار

آثار علمی:

- محسن انسانیت
- الفرق بین المعجزہ والسحر (عربی)
- زائرین قائم آل محمدؐ
- غدیر سے کربلا تک
- خلاصہ عبقات الانوار حدیث غدیر (عربی)

ہزار موتی:

آپ نے حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے مختلف موضوعات سے متعلق ایک ہزار کلمات کا ترجمہ اور اس کی شرح تحریر کی اور انھیں الفبا کے اعتبار سے مرتب کیا تھا۔

آقا بزرگ تہرانی لکھتے ہیں:

"ہزار موتی ای الف لولوة جمع فیه الف کلمة حکمیة منسوبة الی امیر المومنین علیہ السلام مع شرحها بالارودویة مرتباً علی حروف الهجاء للسید محسن نواب بن احمد اللکهنوی المولود ۱۳۳۱ھ نشرت تباعاً فی جریدة "اسد" الهندیة بلکهنؤ فی ۱۳۵۵ھ"[1]

اختر علی، تلہری (۱۳۹۱ھ)

محقق، نقاد، ماہر لغات مولانا سید اختر علی کی ولادت قصبہ تلہر ضلع شاہجہانپور اتر پردیش میں ۱۳۲۰ھ/ ۲۱/اپریل ۱۹۰۲ء کو ہوئی۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسہ عالیہ رامپور میں مذہبی تعلیم حاصل کی اور اس کے ساتھ انگریزی تعلیم بھی حاصل کی کتب بینی اور

---

[1] الذریعہ ج ۲۵۔ص ۲۲۰

مطالعہ کا بہت شوق تھا جس کے سبب اچھی علمی استعداد پیدا ہوگئی تھی ۲۰ سال تک جو بلی کالج لکھنؤ میں تدریس کے فرائض انجام دیئے اور اس کے بعد شاہجہانپور میں بھی اسی کو انجام دیتے رہے۔ عربی اور اردو ادب میں اعلیٰ مہارت حاصل تھی ادبی موضوعات پر بڑی وسیع نظر رکھتے تھے اور دبی گھتیوں کے سلجھانے میں انھیں شہرت حاصل تھی۔ نثر و نظم دونوں پر یکساں قدرت رکھتے تھے۔ لکھنؤ کے ادبی سرگرمیوں میں فعّال رہتے تھے۔ معروف ادبی و مذہبی شخصیات سے گہرے روابط تھے اور بیشتر اوقات ان کے ساتھ گذارتے تھے۔

آپ نے مذہب، ادب، فلسفہ، تاریخ، تنقید جس موضوع پر لکھا خوب لکھا ایک عرصے تک شیعہ پولٹیکل کانفرنس کے اخبار روزنامہ ''سرفراز'' لکھنؤ میں مزاحیہ کالم ''سرِّ دلبراں'' ''محاسبے'' لکھتے رہے جو بہت زیادہ پسند کیے جاتے تھے ہندوستان کے مؤقر رسائل میں آپ کی تخلیقات شائع ہوتی رہتی تھیں۔ آخر عمر میں مختلف امراض نے گھیر لیا تھا علاج جاری تھا غرضکہ ۱۳۹۱ھ/ ۲۱/اپریل ۱۹۷۱ء کو جاں بحق ہوئے۔[1] نہج البلاغہ پر گہری نظر تھی اس کا عمیق مطالعہ کیا تھا۔

تصنیفات:

- ابتلائے عظیم
- شہادت عظمیٰ
- مذہبی تصورات
- علوی تصورات
- مولانا مودودی کا اسلامی نظریہ سیاست
- شعر و ادب
- مقالات طہری
- تنقیدی شعور
- آئیڈیل کنگ

حضرت علیؑ اور فلسفہ جدلیت:

آپ نے نہج البلاغہ کے خطبہ نمبر ۳۳ کے فقرہ ''لا نقبن الباطل حتی یخرج الحق

---

[1] نثر نگاران اردو۔ ج:۱۔ ص:۳۶

من جنبہ'' کی محققانہ شرح فرمائی ہے اس رسالہ کا تعارف پیش کرتے ہوئے جناب سید ابن حسن صاحب لکھتے ہیں

''فلسفہ جدلیت (Dialectics) آج کل تمام پڑھے لکھے دماغوں پر چھایا ہوا ہے۔ سائنسی اشتراکیت کے کسی پہلو کے متعلق جب کبھی کوئی فکر ونظر کو دعوت دینے والا مضمون لکھا جاتا ہے تو اس میں جدلیت کا ذکر ضرور آجاتا ہے اور ایسا ہونا حیرت خیز بھی نہیں ہے کیونکہ جدلیت کے مادی نظریہ پر ہی اشتراکیت کی بنیاد رکھی گئی ہے۔''

مولانا اختر صاحب نے نہایت جامع الفاظ میں اس فلسفہ کا خلاصہ پیش کر کے اس مادی نظریہ کے سقم کی نشاندہی کی ہے اور جدلیت کے سلسلہ میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا یہ نظریہ **لا نقبن الباطل حتی یخرج الحق من جنبہ** ''میرا اقدام ویسے ہی مقصد کے لیے ہے تو سہی جو میں باطل کو چیر کر حق کو اس کے پہلو سے نکال لوں۔''

اشتراکیت کی فلسفہ جدلیت سے کہیں زیادہ جامعیت ہے۔ اس رسالہ سے آپ کی عمیق نظری کا اندازہ ہوتا ہے آپ لکھتے ہیں۔

''اسی علیؑ کی زبان معجز بیان وحق ترجمان پر ایک خطبہ کے ضمن میں ایک دفعہ یہ فقرہ آیا ہے۔

لا نقبن الباطل حتی یخرج الحق من جنبہ

میں یقیناً باطل کو شگافتہ کروں گا اس میں سوراخ کروں گا یہاں تک کہ حق اس کے پہلو سے نکل آئے۔

میں اس کی جرأت تو نہیں کرسکتا کہ یہ کہدوں کہ اس حکمت آفریں فقرے میں ہیگل یا مارکس کے ''جدلیاتی نظریات'' اپنی تمام منطقی وسعتوں سمیت موجود ہیں

کیونکہ اُن کی وسعتیں تو بہت سے ٹیڑھے ترچھے خطوط پر بھی مشتمل ہیں اور وضع وحی الٰھی کی زبان پر ایسی بات آ ہی نہیں سکتی ہے جس میں باطل کا شائبہ بھی ہو۔'' لیکن اسلوب ادا اور بیان کے تیور دیکھ کر اتنا تو کہنا ہی پڑتا ہے کہ آج جس مفہوم کو (Dialectics) ''جدلیاتی عمل'' کی شاندار اصطلاح سے ادا کیا جا رہا ہے اور جس کی ترجمانی اور تشریح میں ہزاروں صفحے سیاہ کر دیئے گئے ہیں اس کی دل و دماغ میں اتر جانے والی حکیمانہ تصویر حکیم اسلام کے اس حکمت آمیز مختصر جملے میں موجود ہے اور غیر معقول و نازیبا خط و خال سے بالکل صاف ہو کر موجود ہے۔

علیؑ کے اس بیان میں یہ اشارہ پایا جاتا ہے کہ ''باطل'' کے بطن ہی سے ''حق'' کا ظہور ہوتا ہے ''لانقبن الباطل حتی یخرج الحق من جنبہ'' میں قطعاً ''باطل'' کو شگافتہ کروں گا اس میں سوراخ پیدا کروں گا تا اینکہ ''حق'' اس کے پہلو میں سے جنم لے لے۔

اس کلام حکمت ایتام میں ''تصور یا معاشی نظام'' کی قید نہیں ہے یہاں صرف لفظ باطل اختیار کیا گیا ہے اور ضرورت بھی اسی طرز بیان کی تھی کیونکہ مطلق طور پر سے ہیگل کا ہم نوا بن کر نہ تو اسی کا ادعا کیا جا سکتا ہے کہ صرف تصورات کے تغیر کی وجہ سے تمدنی و اقتصادی انقلابات رونما ہوتے ہیں اور نہ مارکس کی پیروی کر کے یہی کہا جا سکتا ہے کہ آفرینشِ دولت کے طریقے ہی اجتماعی زندگی کے مظاہر کی تعیین کرتے ہیں۔

ابن حسن، جارچوی (۱۳۹۲ھ)

مولانا سید ابن حسن کا شمار چودھویں صدی کے مشہور ارباب علم میں ہوتا ہے آپ کی ولادت ۴/محرم ۱۳۲۲ھ/ ۲۱ مارچ ۱۹۰۳ء کو جارچہ ضلع بلند شہر میں ہوئی جب آپ پانچ سال کے ہوئے تو آپ کے والد جناب سید مہدی حسن کا انتقال ہوگیا۔ نانا سید حیدر حسن نے تعلیم وتربیت کی ذمہ داری سنبھالی۔ مولوی فاضل، منشی فاضل کے امتحانات رامپور اور لاہور سے پاس کیے۔ ایم۔اے اسلامیہ کالج لاہور سے کیا ۱۹۳۳ء میں علیگڑھ سے بی ٹی کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۳۱ء سے ۱۹۳۸ء تک جامعہ ملیہ دہلی میں استاد رہے۔ ۱۹۳۸ء میں آپ محمود آباد چلے گئے اور راجہ صاحب محمود آباد کے اتالیق مقرر ہوئے۔ ۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۱ء تک شیعہ ڈگری کالج لکھنؤ کے پرنسپل مقرر رہے۔

یکم اکتوبر ۱۹۵۱ء میں پاکستان چلے گئے آپ ان دو علماء میں سے ایک تھے جنھیں محمد علی جناح نے ۱۹۴۵ء میں سرکرپس مشن کے سامنے پیش کیا تھا تاکہ اس مشن کو تخلیق پاکستان کے بارے میں اسلامی نظریہ بتلاسکیں۔ آپ مسلم لیگ کے سرگرم کارکن تھے۔ پاکستان بننے کے بعد جب عہدوں کی تقسیم ہوئی تو آپ اس سے الگ رہے اور ادارہ اسلامیات سے وابستہ ہوکر ۱۹۷۰ء میں ریٹائرڈ ہوئے۔ وہ شیعہ طلباء کو اعلیٰ فکر دینا چاہتے تھے۔ اس لیے ''انسی ٹیوٹ آف اسلامک ریسرچ'' کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا۔ آپ حق گو عالم باعمل تھے۔ کئی مناظرے بھی کیے جن میں سے ۱۹۳۹ء کا لاہور کا وہ مناظرہ جو آریوں کے ساتھ کیا تھا جو بہت مشہور ہے جس میں آپ کو فتح عظیم حاصل ہوئی تھی۔ آپ بلند مرتبہ خطیب ومقرر تھے۔ یادگار مجالس خطاب کیں۔ ۱۴/ جمادی الثانی ۱۳۹۲ھ/ ۱۶

جولائی ۱۹۷۳ء کو رحلت کی اور اسلامک ریسرچ سینٹر کے احاطے میں سپرد لحد کیے گئے۔ [۱]

آثار علمی:

- فلسفہ آل محمدؐ (چھ حصے)
- مقدمہ فلسفہ آل محمدؐ
- شہید نینوا
- بصیرت افروز مجالس
- زوال دومۃ الکبریٰ کے حصہ اسلام کا ترجمہ
- جدید ذاکری
- عہد مامون وامام علی رضاؑ (انگریزی واردو)

فرمان حیدری بنام مالک اشر:

آپ نے حضرت علی علیہ السلام کے اس مکتوب کا ترجمہ اور شرح لکھی جو آپ نے اپنے سپہ سالار جناب مالک اشتر کو تحریر فرمایا تھا یہ مکتوب اپنے مشمولات کے اعتبار سے عدیم النظیر تسلیم کیا جاتا ہے جسے آج کے حکمراں بھی مشعل راہ سمجھتے ہیں۔ یہ ترجمہ مکتبہ منصف کراچی سے شائع ہوا جو بے حد مقبول ہوا۔ [۲]

حضرت علی علیہ السلام کا ایک مشہور فرمان:

یہ وہ عہد ہے جس کو بندۂ خدا علی امیر المومنین نے مالک بن اشتر کو مصر کا والی بناتے وقت حکم دیا (فرائض ان کے یہ تھے) کہ وہ اس ملک کا خراج وصول کریں، اس کے دشمنوں سے جہاد کریں، وہاں کے باشندوں کی اصلاح کریں اور اس کے شہروں کو آباد کریں۔

۱) میں ان کو حکم دیتا ہوں کہ خدا سے ڈریں اور اس کی اطاعت کو مقدم رکھیں اور ان واجب اور سنت احکام کا اتباع کریں جن کا حکم اس نے کتاب میں دیا

---

[۱] مطلع انوار۔ص: ۴۷

[۲] امامیہ مصنفین ج ۱، ص ۱۰۰

ہے کہ کوئی شخص بغیر اس کے اتباع کے (معراج) سعادت پر فائز نہیں ہوسکتا اور اس کا ان کار کرنے اور اس کو ضائع کرنے ہی سے شقی ہوتا ہے اور (یہ بھی حکم دیتا ہوں) کہ اپنے 'دل' ہاتھ اور زبان سے اللہ کی نصرت کریں۔ پس جو اس کی نصرت کرے اس کی نصرت کا اور جو اس کی عزت ملحوظ رکھے اس کے اعزاز کا وہ متکفل ہوتا ہے۔

میں حکم دیتا ہوں کہ شہوات کی طرف مائل ہوتے وقت اپنے نفس کی قوتوں کو توڑ دیں اور سرکشی کرتے وقت اس کو (منازعت ومخالفت) سے باز رکھیں، کیونکہ نفس ہمیشہ برائی کا حکم دینے والا ہے مگر یہ کہ جب خدا اپنا رحم وکرم فرمائے۔

۲) اے مالک! یہ سمجھ لو کہ میں تم کو ان شہروں کی طرف بھیج رہا ہوں جہاں تم سے پہلے صاحب عدل اور صاحب جور حکومتیں گزر چکی ہیں (یاد رکھو) کہ لوگ تمہارے امور کو بھی اسی طرح دیکھیں گے جس طرح تم اپنے پیش رو والیانِ ملک کے امور کو دیکھتے رہے ہو اور تمہاری بابت سبھی وہی باتیں کہیں گے جو تم (گذشتہ حکّام) کی بابت کہتے رہے ہو۔

اور صالحین (کی صلاحیت) پر اسی (ذکر جمیل) سے استدلال کیا جاتا ہے جو اللہ زبان خلق پر جاری کر دیتا ہے۔ پس چاہیے کہ عمل صالح کا ذخیرہ تمہارے نزدیک محب ترین ذخیرہ ہو۔ اپنی خواہشات نفسانی پر قابو رکھو اور ان چیزوں سے جو تمہارے لیے حلال نہ ہوں اپنے نفس کو باز رکھو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نفس جس امور کو پسند کرتا ہو اور جن سے اس کو نفرت ہو، ان کی نسبت اس کو انصاف پر مائل کرو اور اپنے دل میں رعیت پر لطف ومحبت اور مہربانی کرنے کا جذب واحساس پیدا کرو اور ان کے ساتھ ضرر رساں درندہ کا سا سلوک نہ کرو جو

ان کو کھا لینا ہی غنیمت سمجھتا ہے۔ کیوں کہ ان میں دو ہی قسم کے لوگ ہیں یا تو تمہارے دینی بھائی یا وہ لوگ جو (چہرے، مہرے، ہاتھ پاؤں اور جسم) کی بناوٹ کے لحاظ سے تم ہی جیسے انسان ہیں (تمہاری طرح) ان سے بھی لغزش ہو جاتی ہیں، اور ان کو بھی (خطا و نسیان اور سہو و عصیان) کی بیماریاں لاحق ہوتی ہیں اور ان سے عمداً یا سہواً برائیاں سرزد ہو جاتی ہیں۔ پس تم ان کو اسی طرح معاف کر دیا کرو اور درگزر کرتے رہو جس طرح تم چاہتے ہو کہ خدا تم کو معاف کر دے اور تمہاری برائیوں کو درگزر کر دے۔ (اس دنیا میں ایک کے اوپر دوسرا نگراں موجود ہے) تم ان لوگوں پر (حاکم) ہو۔ تمہارا امیر تم پر (نگراں) ہے اور خدا اس پر بھی (حاکم) ہے۔ جس نے تم کو والی بنایا ہے، ان کے امور کا متکفل کیا ہے اور ان کے ذریعہ سے تمہاری آزمائش کرنی چاہی ہے۔

اور (قوانین فطرت) خدا سے جنگ مول لے کر اپنے نفس کو تعب میں نہ ڈالو کیونکہ تمہارے اندر نہ اس کے عذاب کو دفع کرنے کی طاقت ہے، نہ اس کی عفو و رحمت سے مستغنی ہونے کی قوت، (کسی کو معاف کر کے) نادم و شرمندہ نہ ہو (کسی کو) سزا دے کر خوش نہ ہو اور (غصہ میں) کوئی ایسی بات یا کام کرنے میں جلدی نہ کرو جس کے ترک کی گنجائش ہو اور یہ نہ کہتے پھرو کہ میں امیر ہوں حاکم ہوں، میری اطاعت لازم ہے، کیونکہ اس سے قلب فاسد اور دین کمزور ہوتا ہے، اور تغیرات دنیا قریب آ جاتے ہیں، اور جب کبھی ریاست و امارت تمہارے دل میں تکبر اور گھمنڈ پیدا کرے تو غور کرو کہ تمہارے اوپر اللہ کی حکومت کتنی عظیم الشان ہے اور خود تمہارے نفس کی ان باتوں پر وہ قدرت و تصرف رکھتا ہے جو تم نہیں رکھتے۔ اس سے تمہارا جوشِ نخوت کم اور

حدّتِ سطوت کم ہو جائے گی اور گئی ہوئی عقل واپس آ جائے گی۔

۳) دیکھنا! عظمت و اقتدار میں خدا کے مقابل اور سطوت و جبروت میں اس سے مشابہ بننے سے بچتے رہنا کیوں کہ وہ ہر جبّار کو ذلیل اور ہر متکبر کو خوار کر دیتا ہے۔

۴) اپنے نفس، اپنے خاص اعزا و اقارب اور ان افراد رعیت کے مقابلے میں جن کی طرف تم کو خاص میلانِ طبع ہو خدا اور عامۃ الناس کے ساتھ انصاف ملحوظ رکھو۔

اگر تم ایسا نہ کرو گے تو ظالم ٹھہرو گے اور جو شخص بندوں پر ظلم کرتا ہے خدا خود اپنے بندوں کی طرف سے اس کا مخالف بن جاتا ہے اور جس سے وہ مخالفت اور مخاصمت کرے اس کی حجت کو وہ باطل کر دیتا ہے اور جب تک وہ اپنے ظلم سے باز نہ آئے اور توبہ نہ کرے وہ اس سے برسرِ جنگ رہتا ہے اور ظلم سے زیادہ کوئی چیز اس کی نعمت کو بدلنے اور اس کے عذاب کو قریب کر دینے والی نہیں ہے۔ کیونکہ وہ مظلوموں کی دعاؤں کو سننے والا ہے اور ظالموں کی گھات میں رہتا ہے۔

جمہور کی رضامندی:

۵) اور تم کو وہی امر سب سے زیادہ پسند ہونا چاہیے جو بلحاظ حد سب سے زیادہ وسط میں واقع ہو، بلحاظ عدل سب سے زیادہ عمومیت رکھتا ہو اور رعایا کی رضا مندی کا سب سے زیادہ جامع ہو، کیوں کہ عامۃ الناس کی ناراضگی خواص کی رضا مندی کو بے اثر و بے سود بنا دیتی ہے اور عامۃ الناس کی رضا مندی کے ساتھ خواص کی ناراضگی ناقابلِ التفات ہو جاتی ہے۔ تمام رعایا میں طبقہ خواص سے زیادہ (حسب ذیل برائیاں) رکھنے والا اور کوئی نہیں ہوتا۔

(۱) خوش حالی کے وقت والی کے لیے سب سے زیادہ بارخاطر۔

(۲) مصیبت کے وقت سب سے کم مدد کرنے والا۔

(۳) انصاف وعدل سے نفرت کرنے والا۔

(۴) سوال کرنے میں بیحد اصرار کرنے والا۔

(۵) عطیات میں تو سب سے کم شکر گزار۔

(۶) نہ ملے تو قبول عذر میں بہت سست۔

(۷) حوادث زمانہ پر سب سے کم صبر کرنے والا۔

(طبقۂ خاص کا تو یہ حال، برخلاف اس کے) عامۃ الناس ستونِ دین اور نظامِ مسلمین ہوتے ہیں، دشمنوں کے مقابلہ میں تیار فوج کا کام دیتے ہیں، پس تمہارا رجحانِ خاطر اور میلانِ طبع انہی کی طرف ہونا چاہیے۔

چغل خور سے بچو:

۶) تم کو چاہیے کہ رعیت کا جو آدمی لوگوں کی عیب جوئی میں زیادہ مشغول رہتا ہو۔ اس کو اپنے پاس سے بہت دور رکھو، کیونکہ لوگوں میں عیوب تو ضرور ہوتے ہیں اور والی سے زیادہ ان عیوب کی پردہ پوشی کا حق کس کو ہوسکتا ہے۔ پس جو عیوب تمہاری نظر سے پوشیدہ ہیں ان کی تلاش نہ کرو۔ کیونکہ تم پر تو انھیں عیوب کا ازالہ کرنا فرض ہے جو ظاہر ہوں اور جو تمہاری نظر سے پوشیدہ ہوں ان کا فیصلہ خداوند عالم کرے گا۔ پس حتی الامکان لوگوں کے عیوب پر پردہ ڈالو، تاکہ خدا بھی تمہارے وہ عیوب چھپائے جن کو تم رعیت سے مخفی رکھنا چاہتے ہو۔

(۷) لوگوں کے (دلوں سے) ہر قسم کے حسد اور کینہ کی گرہ کھولتے اور ہر طرح کی عداوت کے سبب کو دفع کرتے رہو اور جو امور تمہارے لیے مناسب نہیں

ان کو نظر انداز ہی کرتے رہو اور چغل خور کی باتوں کی تصدیق کرنے میں جلدی نہ کرو کیوں کہ ایسا شخص دل کا کھوٹا ضرور ہوتا ہے اگر چہ وہ ناصح (مشفق) ہی کے لباس میں کیوں نہ نظر آئے۔

مشیر کیسا ہونا چاہیے:

۸) اپنے مشورہ میں اس بخیل کو ہرگز داخل نہ کرو جو تم کو (رعایا پر) تفضّل کرنے سے روکے اور فقیر ہو جانے کا خوف دلائے اور نہ اس بزدل کو (شریک کرو) جو تم کو انصرام امور میں کمزور بنائے اور نہ اس حریص کو (شریک کرو) جو حرص وطمع کو تمہاری نگاہ میں زینت دے۔ بات یہ ہے کہ بخل، جبن اور حرص ہیں تو مختلف طبعی (خصائل) مگر ان کا جامع (اور قدر مشترک) اللہ کی طرف سے سوءظن ہے۔

انتخاب وزراء:

۹) تمہارا سب سے برا وزیر وہ ہوگا جو تم سے پہلے اشرار کا وزیر اور معاصی میں ان کا شریک رہ چکا ہو، پس لازم ہے کہ وہ تمہارے خواص میں داخل نہ ہونے پائے، کیونکہ ایسے لوگ گنہگاروں کے مددگار اور ظالموں کے بھائی ہوتے ہیں، تم کو ان کے اخلاف میں وہ لوگ مل سکتے ہیں جو انہی کی طرح صاحب الرائے اور صاحب نفوذ واثر ہوں اور ان کی طرح گناہوں کا بار بھی اپنی گردن پر نہ رکھتے ہوں (یہ ایسے لوگ ہوں گے) کہ انھوں نے کسی ظالم کی مدد ظلم میں اور کسی گنہگار کی تائید اس کے گناہ میں نہ کی ہوگی، وہ لوگ تمہارے لیے نہایت سبک بار، اچھے مددگار اور سب سے زیادہ مہربان ثابت ہوں گے، ان کو تمہارے اغیار سے بہت کم الفت ہوگی، پس تم انھیں لوگوں کو خلوت اور جلوت

میں خاص ہمنشیں بناؤ اور ان میں سے بھی اس شخص کو ترجیح دو جو حق کی تلخ باتیں سب سے زیادہ کہنے والا ہو اور ایسے امور میں تمہاری مساعدت سب سے کم کرنے والا ہو جن کو خداوند عالم اپنے دوستوں کے لیے پسند نہیں کرتا خواہ وہ تمہاری خواہش دل کے کتنے ہی مطابق کیوں نہ ہوں۔

رشید ترابی (۱۳۹۳ھ)

مولانا رضا حسین خاں رشید ترابی بلند پایہ خطیب، ذاکر اور مقرر تھے۔ ۱۳۲۶ھ/ ۱۹۰۸ء کو حیدرآباد دکن میں متولد ہوئے والد ماجد شرف حسین خاں بڑے متدین بزرگ تھے۔ ترابی صاحب نے مولانا علی حیدر نظم طباطبائی، مولانا سبط حسن، مرزا ہادی رسوا، آقائی نائینی اور شیخ الحدیث آقا بزرگ تہرانی سے کسب علم کر کے تفسیر، حدیث، تاریخ و ادب میں مہارت حاصل کی۔ تعلیم سے فراغت کے بعد سرکاری ملازمت کی سیاست سے بھی دلچسپی تھی اور تحریک پاکستان سے وابستگی، بہادر یار جنگ اور محمد علی جناح کے شانہ بشانہ کام کیا۔ مذہبی رجحان اور خطابت کا شوق منبر پر لایا۔ برصغیر کے مشہور مقامات پر یادگار تقریریں کیں اور بہت جلد مقبولیت حاصل کی۔ آپ کو لکھنے پڑھنے کا بھی بہت شوق تھا۔ کئی اہم کتب تصنیف کیں۔ [1]

۲۳/ ذیقعدہ ۱۳۹۳ھ/ ۱۹ دسمبر ۱۹۷۳ء کو رحلت کی۔

مکتوب بنام مالک اشتر:

آپ نے حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کا وہ خط جو آپ نے جناب مالک اشتر کو تحریر کیا تھا قائداعظم کے حکم پر اکتوبر ۱۹۴۷ میں اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ

---

[1] مطلع انوار۔ ص: ۲۳۷

کیا یہ ترجمہ دسمبر ۱۹۴۷ میں اس کا پھر ایڈیشن شائع کراچی سے شائع ہوا اس خط میں آنحضرت نے مکمل دستور حکومت تحریر فرمایا ہے جسے آج کے حکمراں بھی انتہائی غور سے پڑھتے ہیں اور اپنی حکومت میں انھیں دستورات پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

دیگر آثار علمی:

- کنز مخفی ۱۹۲۴ء
- طب معصومین ۱۹۲۶ء
- حیدرآباد کے جنگلات ۱۹۴۲
- دستور علمی واخلاقی مسائل [1]

مجتبیٰ حسن، کامونپوری (م ۱۳۹۴ھ)

چودھویں صدی میں نہج البلاغہ کی وقیع خدمت انجام دینے والے عالم، محقق، مورخ، شارح نہج البلاغہ علامہ سید مجتبیٰ حسن کی ولادت کامونپور ضلع غازی پور ۱۳۳۱ھ/ ۱۹۱۳ء میں ہوئی۔ والد ماجد سید محمد نذیر دیندار اور مذہبی بزرگ تھے۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اعلیٰ تعلیم جامعہ ناظمیہ اور سلطان المدارس لکھنؤ میں حاصل کی۔ بچپن ہی سے شعر و ادب کی طرف رجحان تھا۔ تعلیم و تعلم میں طرز نو کے خواہش مند تھے۔ عربی فارسی بورڈ سے مولوی، عالم، فاضل کے امتحانات دیئے۔ ۱۹۳۱ء میں ''صدرالافاضل'' کیا۔ آپ کے اساتذہ میں مفتی محمد علی، مولانا سید محمد ہادی، مولانا سید محمد رضا، مولانا عالم حسین، مولانا سبط حسن کے اسماء قابل ذکر ہیں۔ تعلیمی فراغت کے بعد پٹنہ کے مدرسہ میں تدریس کرنے لگے اور اس کے ساتھ عربی، فارسی اردو میں مقالات لکھتے رہے۔ طبیعت میں جولان تھا۔ نئے نئے موضوعات پر قلم اٹھاتے تھے۔ تاریخ پر گہری گرفت تھی۔ کچھ نیا کرنے کا جذبہ تھا۔ اسی

---

[1] تذکرہ علماء امامیہ پاکستان ص ۱۰۴

لیے نہائی دروس کے لیے نجف کے بجائے ''جامعہ ازہر'' مصر کا انتخاب کیا۔ ۱۹۳۵ء میں مصر گئے اور ۱۹۳۶ میں الازہر میں داخلہ منظور ہوا ''ام المومنین ام سلمہ'' پر تحقیقی مقالہ لکھ کر ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ مصر میں قیام کے دوران انقلابی نظریات، ادبی تحریکات اور مشہور علمی شخصیات کو قریب سے دیکھا۔ آپ نے مصر میں حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی دعاؤں کا مجموعہ ''صحیفہ کاملہ'' کے مطالعہ کو عام کیا اور بڑے بڑے علماء و مفکرین کو دعوت مطالعہ دی جس کے نتیجہ میں ان حضرات نے بڑی تعداد میں وقیع مقالات تحریر کیے۔ پانچ سال مصر میں قیام کے بعد نجف و کربلا ہوتے ہوئے لکھنؤ آئے۔ مدرسہ ناظمیہ، لکھنؤ یونیورسٹی میں تدریس کی پھر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں شیعہ شعبۂ دینیات میں لکچرر منتخب ہوئے۔ آپ نے فن خطابت و تقریر میں جدید نفسیاتی اسلوب کا اضافہ کیا۔ آپ کامیاب خطیب اور علمی حلقوں میں محبوب مقرر تھے۔

۲۳ رسال تک علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں صدر شعبہ شیعہ دینیات کی حیثیت سے کام کرنے کے بعد ۲۷ رجمادی الثانی ۱۳۹۴ھ/ ۱۸ رجولائی ۱۹۷۴ء سوا تین بجے علی گڑھ میں وفات پائی۔

نہج البلاغہ کے سلسلے میں آپ کی متعدد تالیفات ہیں۔

۱۔ شرح نہج البلاغہ:

آپ نے نہج البلاغہ کی انتہائی معلوماتی شرح سپرد قلم کی افسوس کہ وہ زیور طبع سے آراستہ نہ ہوسکی۔ [۱]

۲۔ حضرت علیؑ کے خطوط کا جائزہ:

اسے محترمہ رضیہ جعفری نے مرتب کیا ادارہ تعلیمات الٰہیہ کراچی سے شائع ہوا۔ [۲]

---

[۱] ایک فرد ایک ادارہ

[۲] تالیفات شیعہ ص ۲۶۸

۳۔حضرت علیؑ کی نظر میں دنیا کا تصور:

آپ نے مولا علیؑ کے وہ اقوال جو دنیا سے متعلق ہیں ان کی توضیح وتشریح فرمائی۔ [۱]

۴۔نہج البلاغہ اور قرآن

۵۔بلاغت امیر المومنینؑ

۶۔امیر المومنینؑ کے ایک خط کا مطالعہ [۲]

دیگر آثار علمی:

- تفسیر سورہ عصر تحقیقی تفسیر ہے
- تفسیر سورہ ممتحنہ
- تفسیر توحید
- تفسیر سورہ والشّمس
- تفسیر سورہ آیہ نور
- تفسیر آیہ تطہیر
- تفسیر آیہ خلافت
- مطالعہ آیات قرآن
- علوم قرآن
- سورہ اخلاص ثلث قرآن کے برابر
- اعجاز قرآن
- قرآن مجید کی نزولی ترتیب
- تاریخ قرآن مجید
- قرآن اور علوم جدیدہ
- مقدمہ تفسیر قرآن
- آیات احکام
- مضامین قرآن کی ترتیب حروف تہجی کے اعتبار سے
- قرآن کے علوم پنجگانہ
- قرآن اور زندگی
- قرآن وحدیث کا فرق
- علم نحو کی مشق بذریعہ قرآن [۳]

---

[۱] تالیفات شیعہ ص ۲۶۸

[۲] ایک فرد ایک ادارہ

[۳] ایک فرد ایک ادارہ سوانح علامہ کاموپوری ص ۲۱۱

یہ سب تصانیف غیر مطبوعہ ہیں۔

- اقوام عالم میں عورت کا معیار (مطبوعہ)
- حضرت یوشع بن نون (۱۹۵۱)
- کربلا (۱۹۵۰)
- مقتل الحسین ابو الفداء
- مقتل الحسین از عقبہ بن سمعان (۱۹۶۳ء)
- مقتل ضماک بن عبداللہ مشرقی (۱۹۷۴ء)
- مقتل الحسین یعقوبی (۱۹۵۴ء)
- مقتل الحسین از سیوطی
- کائنات قبل و بعد اسلام (۱۹۵۳ء)
- اسلام کا پہلا فلسفی
- حکیم الٰہی علی بن ابی طالبؑ
- علم حدیث کا ابتدائی مطالعہ
- احادیث فضائل اہلبیت پر ایک نظر
- حضرت علیؑ کے خطوط کا سرسری جائزہ
- افضلیت حضرت علیؑ
- فتح مکہ سے کربلا تک (۱۳۷۰ھ)
- جنگ اور اسلام
- حسین مظلومؑ کا پہلا قدم
- اسلامی تعلیمات
- حضرت رباب زوجہ امام حسینؑ
- قاضی شریح کا کردار
- تبرکات کا تاریخی جائزہ

محمد عادل رضوی، فیض آبادی (۱۳۹۵ھ)

مولانا سید محمد عادل رضوی کی ولادت ۱۹۰۱ء میں بڑا گاؤں ضلع فیض آباد میں ہوئی والد ماجد حاجی سید سخاوت حسین مرحوم دیندار بزرگ تھے ان کا لکھنؤ میں قیام تھا۔ مولانا سید محمد عادل کی رسم بسم اللہ باقر العلوم مولانا سید محمد باقر طاب ثراہ نے کرائی اس کے بعد جامعہ

سلطانیہ میں داخلہ کرایا گیا جہاں مولانا سید محمد ہادی، مولانا سید محمد رضا فلسفی، مولانا سید عالم حسین، مولانا سید محمد حسن، مولانا وجاہت حسین اور مولانا سید سبط حسن اعلی اللہ مقامھم سے فیضیاب ہوکر ۱۹۲۵ء میں صدر الافاضل کی سند حاصل کی۔ تعلیم سے فراغت کے بعد سلطان المدارس ہی میں ۲۳ سال تک تدریس کرتے رہے۔ پاکستان بننے کے بعد مولانا عارف حسین صاحب کی دعوت پر اوکاڑہ پاکستان تشریف لے گئے اور وہاں سے چکوال ضلع جھلم چلے گئے تین چار سال مقیم رہنے کے بعد کراچی منتقل ہو گئے اور وہاں سے کچھ عرصے کے بعد بغرض حصول علم نجف اشرف چلے گئے اور وہاں آیت اللہ سید محسن الحکیم اور امام خمینی کے درس خارج میں شرکت کی اور علم و عمل سے آراستہ ہوکر پاکستان واپس آ گئے اور سید ڈگری کالج میں اسلامیات اور شیعہ دینیات کے لکچرار مقرر ہوئے۔ ۱۹۷۱ء میں سبکدوش ہونے کے بعد عثمانیہ کالج میں تین سال تک تدریس کی اس کے علاوہ ۱۷ سال تک جامع مسجد شاہ کربلا ٹرسٹ میں امام جماعت رہے اور تبلیغ دین انجام دیتے رہے۔ آپ کثیر التصانیف عالم دین تھے۔ آپ نے علامہ ابن ابی الحدید معتزلی کی تحریر کردہ معروف شرح نہج البلاغہ کے مقدمہ کا اردو زبان میں ترجمہ کیا۔ یہ شرح انتہائی مقبول شرح ہے جو کئی ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے اس کا مقدمہ بھی نہایت معلوماتی اور اہم ہے۔ مولانا نے اس مقدمہ کی اہمیت کے پیش نظر اسے اردو قالب میں ڈھالا تا کہ اردو داں طبقہ اس سے استفادہ کر سکے۔

دیگر آثار علمی:

- جواہر السنہ
- فضائل و مسائل نماز جماعت
- مقتل حسینؑ
- سلام و اسلام
- گور غریباں (مرثیہ جنت البقیع)
- مختصر دعائیں
- درِ یتیم (کلمات رسول اکرمؐ)
- فریاد عادل

- ہماری منزل
- مجموعہ قصائد
- کشکول
- دشمن (حالات ابلیس)
- احکام فطرہ

۲۴ محرم ۱۳۹۵ھ/ ۶ فروری ۱۹۷۵ء میں آپ کی وفات ہوئی۔ [1]

سبط الحسن، ہنسوی (۱۳۹۸ھ)

محقق، فاضل، مورخ، معروف کتاب شناس مولانا سید سبط الحسن ہنسوی جنہوں نے چودھویں صدی میں استناد نہج البلاغہ کے سلسلے میں اہم تخلیق کو وجود دیا۔ آپ نے ۱۳۳۳ھ/ ۱۹۱۵ء میں جناب فیض الحسن رضوی کے گھر فتح پور ہنسوہ میں آنکھ کھولی۔ علمی ماحول میں تعلیم و تربیت ہوئی ابتداء ہی سے تحقیق و جستجو کا شوق تھا یہی وجہ ہے کہ تعلیم سے فراغت کے بعد علمی خزانوں سے وابستہ رہے ایک عرصہ کتب خانہ راجا محمود آباد میں رہے پھر کتب خانہ مسلم یونیورسٹی علیگڑھ کے مخطوطات کے نگراں مقرر ہوئے جس کی وجہ سے نادر موضوعات پر کام کرنے کا بھرپور موقع ملا۔ انجمن تبلیغات اسلامی تہرانی، اسلام ریسرچ ایسوسی ایشن بمبئی کے رکن بھی رہے۔ ۱۳۹۸ھ/ ۱۸/اپریل ۱۹۷۸ء کو علیگڑھ میں وفات پائی۔ [2]

منہاج نہج البلاغہ:

اس کتاب میں نہج البلاغہ کے تمام خطبات اور مکتوبات کا استناد پیش کیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ یہ خطبات حضرت علی علیہ السلام کا کلام ہے علامہ رضی کا نہیں کیونکہ علامہ رضی سے قبل علماء اہلسنت نے ان خطبات کو اپنی تالیفات میں ذکر کیا ہے اور ان خطبات کی یہ اہمیت تھی کہ لوگ

---

[1] تذکرہ علماء امامیہ پاکستان ص ۳۴۷

[2] مطلع انوار۔ ص: ۲۵۰

خطبات کو حفظ کر لیا کرتے تھے اور عرب اپنے کلام میں فصاحت و بلاغت پیدا کرنے کے لیے کلام امیر المومنینؑ میں تفحص کرتے تھے۔ کتاب لکھنے کا مقصد یہ تھا کہ ''ڈاکٹر زبید احمد پروفیسر الہ آباد یونیورسٹی نے اپنی کتاب ''ادب العرب'' میں جامع نہج البلاغہ شریف رضی کو واضع و مصنف نہج البلاغہ لکھا اس سلسلے میں نہج البلاغہ کے تمام خطبات کی اسناد تلاش کی گئیں ہیں اس کے علاوہ نہج البلاغہ پر جو اعتراضات کیے گئے ہیں ان کے تحقیقی جوابات بھی شامل ہیں۔'' آپ نے اسے شائع کرایا ہے اور مرکز افکار اسلامی کی ویب سائٹ اور لائبریری میں موجود ہے۔

دیگر آثار علمی:

- فلسفۂ نماز
- امام جعفر صادقؑ و اشاعت علوم
- اظہار حقیقت
- تذکرئہ مجید در احوال شہید ثالث
- کشف الداھیہ
- ازاحۃ الوسوسہ
- الکتب و المکتبات قبل الاسلام (قلمی)
- الکتب و المکتبات فی ادوار التشیع (قلمی)
- الدر المنظوم من کلام المعصوم

آغا اشہر، لکھنوی

آپ کا تعلق سرزمین لکھنؤ سے تھا وہاں کے ارباب علم و ادب میں شمار کیے جاتے تھے۔

ترجمہ خطبہ مونقہ علویہ:

آپ نے حضرت علی علیہ السلام کے خطبہ بلا الف کا اردو زبان میں ترجمہ کیا جو امامیہ

مشن لاہور سے شائع ہوا۔ [۱]

امجد علی اشہر

آپ نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے خطبات کا اردو زبان میں ترجمہ کیا بعنوان ''درّ شہوار'' یہ کتاب مدرسۃ العلوم بکڈپو علیگڑھ سے شائع ہوئی۔ [۲]

صفدر حسین رضوی

مولانا سید صفدر حسین رضوی نے ملا فتح اللہ کاشانیؒ کے تذکرۃ العارفین شرح نہج البلاغہ کے لمعہ اول کا فارسی سے اردو زبان میں ترجمہ کیا جس کا عنوان ''مشکوٰۃ الفصاحۃ'' ہے جو کراچی سے شائع ہوا۔ [۳]

رزم، ردولوی

جعفر مہدی رزمؔ کا تعلق ردولی ضلع فیض آباد سے تھا۔

الھامی کلمات:

آپ نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے ۵۶۷ کلمات کا ترجمہ کیا سرفراز قومی پریس لکھنؤ سے شائع ہوا۔

---

[۱] تالیفات شیعہ ص ۲۸۷۔ امامیہ مصنفین ج:۱۔ص:۹۹

[۲] امامیہ مصنفین ج:۱۔ص:۱۰۰

[۳] امامیہ مصنفین ج:۱۔ص:۱۰۱

علی رضا

جناب سید علی رضا مشہور دانشور و مفکر تھے آپ کو انگریزی زبان میں مہارت حاصل تھی علمی کارنامہ نہج البلاغہ کا انگریزی ترجمہ ہے۔

ترجمہ نہج البلاغہ:

آپ نے صاف اور شستہ انگریزی زبان مین ترجمہ کیا جسے ہندوستان و یورپ میں شہرت عامہ حاصل ہے اس کے متعدد ایڈیشن ہندوستان و بیرون ہند شائع ہو چکے ہیں ۲۰۰۸ء میں نظامی پریس لکھنؤ سے جناب وصی ظہیر صاحب کی محنت و کاوش سے منظر عام پر آیا۔ اس پر ڈاکٹر سید علی امام زیدی گہر کا پیش لفظ مندرج ہے۔

علی اکبر شاہ

آپ کو نہج البلاغہ سے گہرا شغف تھا حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کے ۵۱ فرامین بعنوان ''احتساب'' شائع کیے یہ کتاب ۱۰۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ ساجدہ اکیڈمی کراچی سے ۱۴۰۱ / اگست ۱۹۸۰ء میں طبع ہوئی۔ [1]

امتیاز علی خاں عرشی (۱۴۰۲ھ)

معروف محقق، ادیب، ناقد اور عالم مولانا امتیاز علی خاں کا تعلق سرزمین رامپور سے تھا۔ ۱۳۲۲ھ/ ۸ دسمبر ۱۹۰۴ء کو آپ کی ولادت ہوئی مسلک حنفی تھا والد ماجد مختار علی خاں ریاست رامپور کے سرکاری اصطبل کے منصرم تھے۔ عرشی صاحب نے ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد پنجاب یونیورسٹی سے مولوی، عالم، فاضل کی اسناد حاصل کیں اور ۱۹۲۶ء میں انٹر پاس کیا۔ تعلیم سے فراغت کے بعد دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ میں بحیثیت سفیر ملازم ہوئے اور کچھ دن بعد مستعفی ہو گئے۔ رامپور میں تجارت شروع کی اس میں بھی کامیابی نہ مل سکی۔ ۱۹۳۲ء میں کتب خانہ رامپور کی نظامت سنبھالی اور آخر دم تک اسی سے وابستہ رہے آپ نے اپنی صلاحیت اور محنت کے ذریعہ اس کتب خانہ کو عظیم علمی مرکز بنا دیا۔ شروع ہی سے آپ کو تحقیق، تصنیف و تالیف کا شوق تھا آپ نے ایف اے اور بی اے کے نصاب کی عربی کتابوں کا اردو میں ترجمہ کیا عربی و فارسی پر گہری گرفت تھی تحقیق میں ان کا رجحان

---

[1] امامیہ مصنفین۔ ج:۱۔ س:۹۸

ترتیب متن کی طرف زیادہ تھا آپ نے تلاش وجستجو سے عربی وفارسی کے کثیر اثاثہ سے ادبی دنیا کو روشناس کرایا متعدد نادر ونایاب کتابیں اپنے عالمانہ مقدمہ کے ساتھ شائع کرائیں۔ غالبیات کے ماہر استاد تھے دیوان غالب کا نسخہ، نسخہ عرشی کے نام سے مشہور ہے آپ نے اہم موضوعات پر مقالے اور کتابیں سپرد قلم کیں جو بہت زیادہ مشہور ہوئیں۔ آپ کی وفات ۱۴۰۲ھ/ ۲۵ر فروری ۱۹۸۱ء میں ہوئی۔ [1]

استناد نہج البلاغہ:

آپ کی مشہور تالیف ہے ۲۵ر اپریل ۱۹۷۲ء میں احباب پبلیشر لکھنؤ سے شائع ہوئی جسے جناب سید انصار حسین صاحب ماہلی نے بہت اہتمام سے طبع کیا۔ یہ مقالہ پہلی بار رسالۂ فاران کراچی سے مئی ۱۹۵۴ء میں چھپا ۱۹۵۸ء میں اخبار سرفراز لکھنؤ نے بھی خصوصی نمبر میں شائع کیا۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے جب یہ مقالہ پڑھا تو بیحد پسند فرمایا اور مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی سے کہا کہ اس کا عربی ترجمہ ''ثقافۃ الہند'' میں شائع کیجئے چنانچہ مؤلف کی نظر ثانی کے بعد یہ مقالہ دسمبر ۱۹۵۷ء کے شمارہ میں شائع ہوا۔ میجر خورشید صاحب کی سعی وکوشش اور مزید اضافوں کے ساتھ یہ مقالہ کتابی شکل میں لکھنؤ سے شائع ہوا۔ آپ نے انتہائی تفحص وتجسس کے ساتھ خطبات کا استناد پیش کیا ہے ابتدائی عبارت اس طرح ہے۔

> عربی ادب کی مشہور کتابوں میں ''نہج البلاغہ'' بھی ہے۔ اس میں امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے منتخب خطبے، خطوط اور حکیمانہ اقوال جمع کیے گئے ہیں۔ امیر المومنینؑ کی گرامی ذات معدنِ فصاحت و بلاغت ہونے کے ساتھ خلیفۂ راشد یا بعقیدۂ شیعہ امام معصوم کی حیثیت رکھتی ہے، اس لیے اس کے مشمولات کی اہمیت دُہری ہوگئی ہے۔

---

[1] نثر نگاران اردو۔ ج:۱۔ ص:۷۰

مشہور یہ ہے کہ اس کے مؤلف الشریف الرضی ذوالحسبین محمد بن الحسین بن موسیٰ الموسوی الشیعی متوفی ۴۰۶ھ (۱۰۱۵ء) ہیں، جو الشریف المرتضیٰ ذوالمجدین علی بن الحسین المشہور بعلم الھدیٰ متوفی ۴۳۶ھ (۱۰۴۴ء) کے چھوٹے بھائی تھے۔

ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ میں خطبۂ شقشقیہ کی شرح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ میرے استاد ابوالخیر مصدق بن شبیب الواسطی (متوفی ۶۰۵ھ مطابق ۱۲۰۸ء) نے ۶۰۳ھ (۱۲۰۶ء) میں مجھ سے بیان کیا تھا کہ میں نے اپنے استاد ابومحمد عبداللہ بن احمد المعروف بہ ابن الخشاب (متوفی ۵۶۷ھ مطابق ۱۱۷۲ء) سے یہ خطبہ پڑھا تو اُن سے پوچھا تھا:

''کیا آپ اسے جعلی کہتے ہیں؟'' انھوں نے کہا۔ ''بخدا ہرگز نہیں۔ حقیقۃً میں تو اسے امیرالمومنینؑ کا کلام بالکل اُسی طرح جانتا ہوں جس طرح تمھیں مصدق جانتا ہوں۔''

میں نے کہا۔ ''بہت سے لوگ اسے رضیؔ کا کلام بتاتے ہیں'' انھوں نے فرمایا: ''رضیؔ وغیرہ کو یہ طریقہ اور یہ طرز کہاں نصیب! ہم رضیؔ کے خطوط سے واقف ہیں اور کلام نثر میں اُن کے اسلوب کو پہچانتے ہیں۔ اُسے اس کلام سے کوئی علاقہ نہیں۔''

کتاب مرکز افکار اسلامی کی لائبریری میں موجود ہے۔

رضی حیدر

محترم سید رضی حیدر نے حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کے خطبات کا انتخاب کیا جس کو کافی مقبولیت حاصل ہوئی۔

خطبات عالیات:

نہج البلاغہ سے چالیس خطبات کا انتخاب جن میں فلسفہ وحکمت، اخلاقیات، حق گوئی

اورحق شناسی، دنیا کی حیثیت موت کا ذکر کیا گیا ہے ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء میں کراچی سے شائع ہوئی۔[1]

جعفر حسین، مفتی (۱۴۰۳ھ)

چودھویں صدی کے اواخر میں جس عالم دین کے ترجمہ نہج البلاغہ نے چہار دانگ عالم میں شہرت حاصل کی وہ ذات مولانا مفتی جعفر حسین کی ہے آپ کی ولادت ۱۳۳۴ھ/ ۱۹۱۴ء کو گوجرانوالہ کے علمی وادبی گھرانے میں ہوئی ابتدائی کتب اپنے نانا حکیم شہاب الدین احمد سے پڑھیں پھر شہر کے دیگر مشہور اطباء سے میزان الطب، طب اکبر اور مفرّح القلوب کی تعلیم حاصل کی۔ آپ کے والد ماجد حکیم چراغ دین متدین ومتشرع بزرگ تھے۔

۱۹۲۸ء میں آپ لکھنؤ گئے اور جامعہ ناظمیہ مین داخلہ لے کر سرکار نجم الملت مولانا نجم الحسن، مولانا ظہیر حسین، مولانا سید ابوالحسن، مولانا سید سبط حسین جونپوری، مفتی محمد علی، مفتی احمد علی جیسے اساتید علوم سے کسب فیض کیا اور مدرسہ کی آخری سند ''ممتاز الافاضل'' حاصل کی۔ بعدہ نہائی دروس کے لیے نجف اشرف روانہ ہوئے وہاں آیت اللہ مرزا باقر زنجانی، آیت اللہ سید جواد تبریزی، آیت اللہ شیخ ابراھیم رشتی، آیت اللہ سید علی نوری سے فقہ، اصول، تفسیر، حدیث، عقائد اور کلام کی تعلیم حاصل کر کے اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ ۱۹۴۰ء میں وطن واپس آئے اور سرکار نجم الملت کے حکم سے مدرسہ باب العلم نوگانواں سادات کے پرنسپل مقرر ہوئے آپ کی اعلیٰ قابلیت اور حسن انتظام سے مدرسہ نے ترقی کی کچھ عرصہ بعد گوجرانوالہ میں ''مدرسہ جعفریہ'' قائم ہوا تو آپ وہاں تشریف لے گئے اگست ۱۹۴۹ء میں

---

[1] تالیفات شیعہ۔ص:۲۸۶، امامیہ مصنفین۔ج:۱۔ص:۹۹

تعلیمات اسلامیہ بورڈ کے ممبر منتخب ہوئے۔ دومرتبہ صدر پاکستان محمد ایوب خاں کے دور میں اسلامی مشاورتی کونسل کے ممبر رہے ۱۹۷۷ء میں قومی اتحاد کا بھرپور ساتھ دیا۔ جنرل محمد ضیاء الحق نے آپ کو اسلامی مشاورتی کونسل کا ممبر نامزد کیا چونکہ آپ کی نفاذ فقہ جعفریہ کے سلسلے میں کوئی بات نہیں مانی جا رہی تھی اس لیے آپ نے ۳۰/اپریل ۱۹۷۹ء میں استعفیٰ دے دیا۔ آپ کی فعّال اور بھاری بھرکم علمی شخصیت کو دیکھتے ہوئے اسی سال بھکّر کنونشن میں ''قائد ملت جعفریہ'' چنا گیا۔ جولائی ۱۹۸۰ء میں اسلام آباد شیعہ کنونشن میں آپ نے قوم کی قیادت کی اور چوبیس گھنٹے سے زیادہ سیکٹریٹ اسلام آباد کا گھیراؤ کیا اور اپنے مطالبات منوائے۔ [1]

۱۹۷۹ء میں جولی روڈ گوجرانوالہ میں جامعہ جعفریہ کا افتتاح کیا۔ اس طرح آپ نے ایک ذمہ دار اور بابصیرت قائد کی ذمہ داری نبھاتے ہوئے ۲۹/اگست ۱۹۸۳ء/ ۱۴۰۳ھ کو طلوع آفتاب کے وقت دار فانی سے رحلت کی اور کربلا گامے شاہ میں آسودۂ لحد ہوئے۔ [2]

ترجمہ نہج البلاغہ:

آپ کا اہم علمی اور یادگاری کارنامہ نہج البلاغہ کا ترجمہ اور مختصر شرح ہے۔ برصغیر میں یہ ترجمہ بیحد مقبول ہوا دنیا کی مختلف زبانوں میں اس ترجمے کے ترجمے بھی شائع ہو چکے ہیں جس سے اس ترجمے کی صحت واستناد کو تقویت ملتی ہے۔ زبان و بیان کے اعتبار سے یہ ترجمہ امتیازی حیثیت کا حامل ہے الفاظ کے انتخاب اور ان کی نشست سے ترجمہ کا حسن دوبالا ہو گیا ہے جو لفظ جہاں صرف کیا برمحل ہے کم الفاظ میں زیادہ مفہوم پیش کرنے کی کوشش کی ہے جس کی وجہ سے ترجمہ متن سے بہت زیادہ نزدیک ہے۔ زبان صاف وشستہ ہے۔ عربی

---

[1] تذکرہ علماء امامیہ پاکستان۔ ص: ۳۷

[2] خورشید خاور۔ ص: ۱۱۴

الفاظ کے اردو زبان میں ہم معانی الفاظ کا استعمال بھی کیا ہے جس کی بنا پر علماء ومفکرین نے اس ترجمہ کو چودھویں صدی کا معنی خیز ترجمہ تسلیم کیا ہے۔

آپ نے نہج البلاغہ کے متعدد معتبر تراجم وشروح کو پیش نظر رکھ کر یہ ترجمہ کیا جن میں اعلام نہج البلاغہ علامہ علی بن ناصر، شرح ابن میثم شیخ کمال الدین میثم متوفی (۶۷۹ھ) شرح ابن ابی الحدید معتزلی (۶۵۵ھ) درّۂ نجفیہ میرزا ابراھیم خوئی (۱۳۲۵ھ) منھاج البراعۃ سید حبیب اللہ خوئی (۱۳۲۶ھ) کے نام قابل ذکر ہیں۔ ترجمہ ۲۳۸ خطبات ۷۹ مکتوبات اور ۴۸۰ کلمات پر مشتمل ہے یہ ترجمہ جمعہ کے روز ظہر کے وقت ۱۸/رجب المرجب ۱۳۷۵ھ کو شہر لاہور میں پائے تکمیل کو پہونچا۔ خاتمہ کی عبارت اس طرح ہے

"بتائید ایزد سبحان ترجمه نهج البلاغه ظهر روز جمعه هیژدهم ماه رجب سال هزار و سیصد و هفتاد و پنج در بلدئه لاهور پایان یافت"

مفتی جعفر صاحب ۱۳۷۵ھ میں ہندوستان تشریف لائے اور کئی ماہ لکھنؤ میں قیام کر کے اپنے استاد سرکار سید العلماء سید علی نقی نقوی کی خدمت میں حاضر ہو کر ترجمہ سنایا۔ آپ نے ترجمہ سن کر اظہار اطمینان کیا اور ضروری مشوروں سے نواز کر ۴/جمادی الثانی ۱۳۷۵ھ میں گرانقدر بسیط اور محققانہ مقدمہ تحریر کیا جس سے ترجمہ کی صحت میں اضافہ ہو گیا۔

سید العلماء مولانا سید علی نقی نقوی:

"اردو زبان میں ابھی تک نہج البلاغہ کا کوئی قابل اطمینان ترجمہ نہیں ہوا ہے۔ بعض ترجمے جو شائع ہوئے ان میں سے کسی میں اغلاط بہت زیادہ تھے اور کسی میں عبارت آرائی نے ترجمہ کے حدود کو باقی نہیں رکھا حواشی میں کبھی خالص مناظرانہ انداز کی بہتات ہو گئی اور کبھی اختصار کی شدت نے ضروری مطالب نظر انداز کر دیئے۔ جناب مولانا مفتی جعفر حسین صاحب جو

ہندوستان و پاکستان میں کسی تعارف کے محتاج نہیں اور اپنے علمی کمالات کے ساتھ بلندیٔ سیرت اور سادگی معاشرت میں جن کی ذات ہندوستان و پاکستان میں ایک مثالی حیثیت رکھتی ہے۔ ان کی یہ کوشش نہایت قابل قدر ہے کہ انھوں نے اس کتاب کے مکمل ترجمہ اور شارحانہ حواشی کے تحریر کا بیڑا اٹھایا اور کافی محنت وعرق ریزی سے اس کام کی تکمیل فرمائی۔ بغیر کسی شک و شبہ کے یہ کہا جا سکتا ہے کہ اب تک ہماری زبان میں جتنے ترجمے اس کتاب کے اور حواشی شائع ہوئے ہیں ان سب میں یہ ترجمہ اپنی صحت، سلاست اور حسن اسلوب میں یقینا بلند ہے اور حواشی میں بھی ضروری مطالب کے بیان میں کمی نہیں کی گئی اور زوائد کے درج کرنے سے احتراز کیا ہے۔ بلا شبہ نہج البلاغہ کے ضروری مندرجات اور اہم نکات پر مطلع کرنے کے لیے اس تالیف نے ایک اہم ضرورت کو پورا کیا ہے جس پر مصنف ممدوح قابل مبارکباد ہیں۔''[1]

دیگر آثار علمی:

- ترجمہ صحیفہ کاملہ
- سیرت امیر المومنینؑ
- دیوان امیر المومنین کا منظوم ترجمہ

ترجمہ عام دستیاب ہے۔ مرکز افکار اسلامی نے خوبصورت انداز سے شائع کروایا۔ افکار اسلامی کی ویب سائٹ اور لائبریری میں موجود ہے۔

---

[1] مقدمہ نہج البلاغہ مفتی جعفر حسین۔ ص: ۵۵

نذر حسن، گوپالپوری (م ۱۴۰۳ھ)

مولانا سید نذر حسن ابن سید محمد جعفر کا تعلق گوپالپور بہار سے تھا۔ آپ کی ولادت ۱۳۲۳ھ/ ۱۹۰۵ء میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم مولانا سید راحت حسین صاحب سے حاصل کی۔ اس کے بعد مدرسہ ایمانیہ بنارس میں مولانا سید ناظر حسن صاحب کے زیر سایہ تحصیل علم کا سلسلہ جاری رہا۔ بعدہ اعلیٰ دروس کے لیے لکھنؤ گئے اور سلطان المدارس میں زیر تعلیم رہ کر ۱۹۳۰ء میں صدر الافاضل کی سند حاصل کی۔ تعلیم سے فراغت کے بعد گوپالپور میں دینی اور قومی خدمات انجام دینے لگے۔ ۱۹۳۱ء کے بعد گوریا کوٹھی سیوان میں ہائی اسکول میں بحیثیت ہیڈ مولوی تقرر ہوا۔ پھر اس کے بعد حسین گنج میں اس عہدہ پر تقرر ہوا جہاں ایک عرصہ تک تدریسی فرائض انجام دیتے رہے۔ ۱۹۷۱ء میں بحسن وخوبی سبکدوش ہوئے۔ ۱۹۷۲ء سے ۱۹۸۲ء تک مدرسہ اسلامیہ کھجوہ سیوان میں صدر مدرس رہے اور ۲۵ رشعبان ۱۴۰۳ھ/ ۸ جون ۱۹۸۳ء کو جان بحق ہوئے۔

ایک عرصہ تک قلم وقرطاس کی خدمت کرتے رہے۔ مطالعہ قرآن محبوب مشغلہ تھا۔ قرآن مجید کو جدید علوم کی روشنی میں بھی دیکھتے تھے۔ [1]

نصائح حضرت علی:

آپ نے حضرت امیر المومنینؑ کی وہ نصیحتیں جو بنی نوع انسانی کے لیے مشعل راہ ہیں تحریر کی ہیں یہ کتاب لکھنؤ سے شائع ہوئی۔

---

[1] نجوم الارض تذکرہ علماء بہار، ص ۱۸۵

دیگر آثار علمی:

قرآن اور سائنس: آپ نے سائنس کی تحقیقات کو قرآن کے ارشادات کے تناظر میں دیکھا۔ یہ کتاب بنارس سے شائع ہوئی۔

- قرآن مہجور
- آیہ تطہیر اور مولانا مودودی
- کتاب عترت
- غلامی اور اسلام
- رموز سر الشہادتین
- حسین منی
- بچے اور ان کا مستقبل
- معجزات حسینی
- مجالس جعفریہ
- عقیدۂ اہلبیت و شعراء اردو
- تعداد ازواج نبیؐ
- معذب قومیں
- دین اسلام غیروں کی نظر میں
- وجود باری تعالیٰ اور فلاسفہ قدیم و جدید
- آیہ تطہیر اور مولانا شکور
- المذہب
- حقانیت اسلام
- عہد ناموں کی تعلیمات
- وہابیت کی جھلکیاں
- شیعیت کیا ہے
- الجہاد فی الاسلام
- قتیل کربلا، مجالس
- فرہنگ فارسی و اردو
- حکومت الٰہیہ و جمہوریہ
- حسبنا کتاب اللہ
- معیار صداقت
- حسینی کرامات و سائنس

ظفر الحسن رضوی (۱۴۰۳ھ)

ظفر الملت مولانا سید ظفر الحسن صاحب کا امتیاز یہ ہے کہ آپ نے حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے خطبہ بلا الف کا ترجمہ بلا الف اردو نثر میں کیا۔ آپ کی ولادت ۲۱ رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ/ ۱۹۱۰ء کو اپنے ننیھال موضع خطیب پور ضلع اعظم گڑھ میں ہوئی والد ماجد سید ضمیر الحسن موضع مٹھن پور ضلع اعظم گڑھ کے رہنے والے تھے۔ ابتدائی تعلیم مدرسہ اسلامیہ نظام آباد میں حاصل کی اس کے بعد مدرسہ ایمانیہ بنارس میں سطحیات کی تکمیل کے بعد عازم لکھنؤ ہوئے اور مدرسہ سلطان المدارس میں زیر تعلیم رہ کر مولانا سید محمد ہادی، مولانا سید محمد رضوی، مولانا عالم حسین، مولانا عبد الحسین، مولانا الطاف حیدر، مولانا ابن حسن نونہروی رحمہم اللہ سے فیضیاب ہوئے اور ۱۹۳۵ء میں ''صدر الافاضل'' کی سند حاصل کی۔ ۱۹۳۷ء میں عراق روانہ ہوئے اور حوزۂ علمیہ نجف اشرف میں آیت اللہ عبد اللہ رشتی، آیت اللہ ضیاء الدین عراقی، آیت اللہ ابو الحسن اصفہانی، آیت اللہ سید جواد تبریزی، آیت اللہ سید جمال گلپائگانی، آیت اللہ سید عبد اللہ شیرازی طاب ثراھم سے فقہ، اصول، عقائد، کلام کا درس لے کر اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ ۱۹۴۰ء میں ہندوستان واپس آئے اور اولاً وائس پرنسپل پھر پرنسپل کی حیثیت سے جامعہ جوادیہ بنارس سے متعلق رہے۔ ماہنامہ ''الجواد'' کی نظارت بھی فرماتے تھے۔ ادارۂ تنظیم المکاتب کے تا حیات صدر رہے اس کے علاوہ بہت سے اداروں کی سرپرستی فرماتے تھے۔ آپ بڑے شفیق استاد تھے جس کا تذکرہ آپ کے شاگردوں کی زبان پر آج بھی جاری ہے بڑی تعداد میں آپ کے شاگرد خدمت دین میں مصروف ہیں۔ خوشگوار اور کہنہ مشق استاد شاعر تھے اردو کے علاوہ عربی و فارسی میں بھی آپ

کا کلام یادگار ہے۔ بنارس میں آپ کی دینی وملّی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ آپ کی وفات شب ۱۷ ربیع الاول ۱۴۰۳ھ/ یکم جنوری ۱۹۸۳ء کو بنارس میں ہوئی آپ کے جا نشین فرزند اکبر حجۃ الاسلام مولانا شمیم الحسن صاحب مدرسہ جوادیہ کے پرنسپل ہیں اور خدمت دین میں مصروف ہیں۔

ترجمہ خطبہ بلاالف:

آپ نے خطبہ بلا الف کا ترجمہ کیا جس کی علمی حلقوں میں بہت زیادہ ستائش کی گئی آپ اس ترجمہ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ اسے اپج کہا جائے یا جدت پسندی کہ باوجود نا اہل ہونے کے میں نے اس امر کی کوشش کی کہ ترجمہ میں بھی کہیں الف نہ آنے پائے اور بقدر فہم صحیح ترجمہ سے عدول بھی نہ ہو۔ اگر چہ سارا ترجمہ آورد سے دست وگریباں ہے لیکن مجبوری عذر خواہی ہے اور وہ بھی اردو زبان کی جس کی لفظیں محدود اور اضافی علامتیں کثیر الاستعمال ہیں بہر حال باخبر حضرات ''تعرف الاشیاء باضدادھا'' کو مدنظر رکھیں اور ناواقف لوگ عاجز کے کلام سے مقتدر کے کلام کی رفعت وبلندی کا اندازہ لگائیں ادھر غور وفکر ہے اور اس طرف ارتجال یہاں خاطی کا قلم اور وہاں لسان اللہ کا دہن۔

محمد وصی خاں

آپ نے ''نہج البلاغہ کی روشنی میں زندگی کا منظر'' کے عنوان سے کتاب تالیف کی جو ۱۹۸۲ء میں احمد بک ڈپو کراچی سے شائع ہوئی۔ [1]

---

[1] تالیفات شیعہ۔ص: ۶۴۳، امامیہ مصنفین۔ ج:۱۔ص ۱۰۳

نائب حسین نقوی، امروہوی (۱۴۰۴ھ)

امروہہ کی علمی و ادبی شخصیت سید نائب حسین کی ولادت ۱۳۳۰ھ/ ۱۹۱۱ء میں محلہ گذری امروہہ میں ہوئی ابتدائی تعلیم وطن ہی میں حاصل کی۔ بچپن سے ادبی ذوق رکھتے تھے۔ اعلیٰ تعلیم کے لیے لکھنؤ گئے اور جامعہ ناظمیہ میں زیر تعلیم رہ کر اعلیٰ استعداد حاصل کی فرہنگ انیسؔ آپ کی مقبول ترین تصنیف ہے۔ آخر عمر میں دہلی میں قیام کیا اور وہیں ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۳ء میں وفات ہوئی۔

ترتیب ترجمہ نہج البلاغہ:

آپ نے نہج البلاغہ کا ترجمہ مرتب کیا جسے غلام علی اینڈ سنز لاہور نے ۱۹۸۳ء میں شائع کیا۔

محمد صادق، سید (۱۴۰۵ھ)

پندرہویں صدی کے عظیم المرتبت مترجم نہج البلاغہ زبدۃ العلماء مولانا سید محمد صادق کی ولادت ۱۳۳۳ھ/ ۱۹۱۴ء کو اس علمی اور اجتہادی خانوادہ میں ہوئی جسے ''خانوادۂ نجم العلماء'' کہا جاتا ہے۔ والد ماجد حجۃ الاسلام مولانا سید محمد کاظم طاب ثراہ جید عالم اور مجتہد تھے۔ آپ کے جد سرکار نجم العلماء مولانا سید نجم الحسن اعلیٰ اللہ مقامہ امروہہ سے لکھنؤ گئے اور وہاں مدرسہ ناظمیہ کی سربراہی کی۔ سرکار نجم العلماء کو برصغیر میں مرجعیت حاصل تھی۔ آپ کے تبحر علمی کے علماء عراق و ایران معترف تھے۔

مولانا سید محمد صادق نے سطحیات کی تعلیم گھر میں والد علام سے حاصل کی پھر مدرسہ ناظمیہ میں زیر تعلیم رہ کر مدرسہ کی آخری سند ''ممتاز الافاضل'' امتیازی نمبروں سے حاصل کی۔ بعد ازاں عازم عراق ہوئے اور زیارت عتبات عالیات سے مشرف ہوئے مراجع کرام سے استفادہ کیا۔ آیت اللہ محمد حسین نائینی نے اجازہ سے نوازا۔

''فانّ الفاضل الخبير السيد محمد صادق حفيد حجة الاسلام و المسلمين مولانا السيد نجم الحسن قد استجاز منى ووجدته اهلاً للاجازه فاجزته''[1]

مولانا جید الحافظہ، فقیہ، متکلم، ادیب، فلسفی اور بلند پایہ مصنف تھے۔ عربی ادب کے استاد کامل تسلیم کیے جاتے تھے۔ حماسہ، متنبی، دیوان رضی، دیوان ابوتمام کے سینکڑوں اشعار ازبر تھے۔ نہج البلاغہ کی عبارتیں حفظ تھیں بغیر دیکھے ان کتابوں کی تدریس فرماتے تھے۔

آپ مدرسہ ناظمیہ میں تشنگان علوم کو سیراب کرتے اور شیعہ عربی کالج میں بھی تدریس فرماتے تھے۔ ہر وقت آپ کے گرد طلبا کا ہجوم رہتا تھا۔ آپ انتہائی شوق کے ساتھ ان کے مسائل حل کرنے میں منہمک رہتے تھے۔ انتہا تو یہ ہے کہ میں نے مشاہدہ کیا کہ آپ اثنائے راہ طلبا کے دروس کی گتھیاں سلجھاتے ہوئے چلے جاتے تھے۔ آخری عمر میں بصارت سے معذور ہو گئے تھے مگر اس کے باوجود تدریس کا سلسلہ منقطع نہیں کیا اور آپ اسی حالت میں پابندی سے مدرسہ میں درس دیتے رہے۔ مگر جب بہت زیادہ ضعیف ہو گئے تو گھر ہی پر طلبا کو درس دیتے تھے۔ آپ کو فقہ اور اصول میں استنباطی صلاحیت حاصل تھی۔ فسخ نکاح مجنون کے سلسلے میں آپ نے رسالہ تحریر کیا۔ سرکار مفتی اعظم سید احمد علی طاب ثراہ نے اسے ملاحظہ کر کے اجازہ تحریر فرمایا جس میں آپ کی فقہی استنباطی صلاحیتوں کا ذکر موجود ہے۔

---

[1] تذکرہ علماء امروہہ ص ۱۶۳

"اما بعد فانّ السید الحسیب النصیب ذوالشرف الباسق السید محمد صادق حفید علامه الزمن آیة الله العظیٰ مولانا السید نجم الحسن قد استحصل من جامعتنا الشهادة النهائیه وصنف رسائل شتّٰی فی السنة مختلفه منها رساله استنباطیه فی فسخ نکاح المجنون قد قرأت علی وشممت منها رائحة قوة الاستنباط ووجدته اهلاً للاجازه فاجزته ان یروی عنی کل ما ساغ روایته عن مشائخی الکرام والله ولی الانعام"

آپ کا علمی وادبی شاہکار ترجمہ نہج البلاغہ ہے۔

ترجمہ نہج البلاغہ:

آپ کو نہج البلاغہ سے والہانہ عشق تھا۔ بڑے انہماک سے اس کی تدریس فرماتے تھے خطبات کو اس کی تمام رعایتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے حل فرماتے، مشکل عبارتوں کو امثال کے ذریعہ آسان سے آسان تر بنا دیتے تھے۔ نہج البلاغہ کا درس صرف ادبی رعایات تک ہی محدود نہیں رہتا تھا بلکہ علم کلام کا کوئی مسئلہ آ گیا تو علم کلام کے مباحث بیان کرنا شروع کر دیتے تھے اسی طرح منطق وفلسفہ کے ضابطوں کی نشاندہی بھی فرماتے رہتے تھے حل لغت کے سلسلے میں اشعار عرب کو بطور سند پیش کرنا ضروری سمجھتے تھے۔ نہج البلاغہ کا درس کیا تھا معلوم ہوتا تھا جیسے سارے علوم وفنون کا سرچشمہ ہے۔

آپ نے نہج البلاغہ کا سادہ ورواں ترجمہ کیا جس میں الفاظ کا انتخاب اور ان کی نشست وبرخاست اور جملوں کی بندش سے احساس ہوتا ہے کہ آپ کو نہج البلاغہ پر مضبوط گرفت تھی یہ ترجمہ ہفت روزہ ''سرفراز'' اور ''مجاہد'' میں قسطوار شائع ہوا۔

اس ترجمہ کی ابتدا مولانا ظفر مہدی گہر، جائسی نے ۱۹۳۶ء میں کی تھی مگر مرض کی وجہ سے بائیسویں خطبہ سے آگے جاری نہ رکھ سکے۔ مولانا سید محمد صادق کا ترجمہ سلسبیلِ فصاحت کے نام سے دوسری جلد میں خطبہ تئیس سے ۱۲۵ تک کا اور جلد تین میں خطبہ ۱۲۶ سے ۱۸۹ تک کا موجود ہے مگر آپ بھی اس کو مکمل نہ کر سکے۔ مرکز افکار اسلامی تینوں جلدوں کو یکجا کر کے اشاعت کا ارادہ رکھتا ہے۔

استاذ العلماء علامہ سید محمد شاکر لکھتے ہیں:

''آپ کی بالغ نظری تھی کہ قومی زندگی کے لیے بس اور فقط تین چیزوں کو روح حیات سمجھا۔ قرآن، نہج البلاغہ اور دعا اور وہ بھی جو امیر المومنین علیہ السلام کے دہن اقدس سے نکلی ہو، آپ نے تینوں چیزوں پر قلم اٹھایا اور تکمیل کو پہنچایا۔ میری حیرت کی انتہا نہیں رہتی جب میں سوچتا ہوں کہ طلبا کے نرغے میں ہر وقت گھرے رہنے کے ساتھ اتنا طول طویل کام کس طرح انجام پایا۔ قرآن مجید کا ترجمہ ہی معمولی بات نہیں ہے چہ جائیکہ اس کی تقریظ کے لیے ذخیرۂ معلومات فراہم کرنا۔ نہج البلاغہ کا ترجمہ کرنا اور اس کے متعلقات تلاش کرنا بہرحال میں اسے جذبۂ ایمانی کا ایک کھلا ہوا معجزہ سمجھتا ہوں کہ اتنی عدیم الفرصتی اور اتنے عظیم کام ایک ساتھ انجام پا گئے۔''[1]

کلام اللہ مترجم: قرآن مجید کا یہ ترجمہ مجاہد بک ڈپو لکھنؤ سے ۱۹۶۵ء میں شائع ہوا۔ یہ ترجمہ اپنی صاف ستھری زبان کے تحت بہت مقبول ہوا۔ علماء کرام نے اسے ادبی شاہکار تسلیم کیا۔

آپ کی بلند پایہ شخصیت علمی حلقوں میں معروف تھی۔ آپ کو تدریس و تحریر دونوں میں

---

[1] سرفراز اپریل ۱۹۸۴ء

کمال حاصل تھا۔ آپ نے ہر موضوع پر لکھا اور خوب لکھا۔ سینکڑوں مضامین رسائل میں شائع ہوئے۔ آپ کے دو رسالے ''نغمۃ الفواد'' اور ''نشید الاقبال'' دیکھنے سے یہ حقیقت پوری طرح منکشف ہو جاتی ہے کہ عربی نظم کا فارسی نظم میں ترجمہ کرنے کی آپ میں اعلیٰ صلاحیت پائی جاتی تھی۔

دیگر تالیفات:

- وجود حجت
- ہاشمی جواہر پارے
- سبد گل (دیوان اردو)
- سمط اللئالی (عربی نثر)
- دیوان (عربی اشعار)
- مولود حرم
- متعہ اور اسلام
- ترجمہ صحیفہ علویہ
- حقیقت بداء
- سردار قریش
- اسلام و مساوات
- گاؤکشی اور اسلام
- شہید کربلا

اتنی اعلیٰ صلاحیتوں کے باوجود آپ شہرت اور ناموری سے دور تھے۔ مزاج میں سادگی بلا کی پائی جاتی تھی۔ تواضع وانکساری کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔

وفات۔ آپ نے ۱۴۰۵ھ/ ۲۸ مارچ ۱۹۸۴ء کو لکھنؤ میں رحلت کی۔ راقم الحروف نے جنازہ میں شرکت کی تھی بڑی تعداد میں علماء وفضلاء کا مجمع تھا۔ تاج العلماء سید محمد زکی طاب ثراہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور حسینیہ غفران مآب میں آسودۂ لحد ہوئے۔

نامعلوم؟

نہج البلاغہ آئین زندگی:

آیت اللہ حسین علی منتظری کے ''دروس نہج البلاغہ'' کا اردو ترجمہ۔ یہ وہ دروس ہیں جو آپ نے حوزہ علمیہ قم میں دیئے جس کی کئی جلدیں طبع ہو چکی ہیں۔ نہج البلاغہ کی آشنائی کے لیے بہترین کتاب ہے۔ سازمان تبلیغات تہران سے دوسری بار ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء میں شائع ہوئی۔ مترجم کا نام مندرج نہیں ہے۔

ترجمہ کا اسلوب زبان کے اعتبار سے اتنا رواں اور سلیس ہے کہ قاری کو محسوس ہی نہیں ہوتا کہ یہ ترجمہ ہے۔

مرتضیٰ حسین، فاضل لکھنوی (م ۱۴۰۷ھ)

شہر لکھنؤ کی علمی و ادبی شخصیت فاضل لکھنوی۔ آپ نے خطبات و مکتوبات نہج البلاغہ کے ترجموں کو ترتیب دیا جن میں ترجمہ خطبات از مولانا رئیس احمد جعفری، ترجمہ مکتوبات از مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی ندوی اور ترجمہ کلمات جو آپ ہی کی یادگار ہے جسے شیخ غلام علی اینڈ سنز نے جنوری ۱۹۵۷ء میں کشمیری بازار لاہور سے شائع کیا۔ اس مجموعہ میں ترجمہ کے علاوہ حل لغات تشریح اور تاریخی پس منظر پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے آپ نے کلمات قصار کا تشریحی ترجمہ سادہ زبان میں کیا ہے۔ آپ کی ولادت ۱۸ر ذی الحجہ ۱۳۴۱ / یکم اگست ۱۹۲۳ء کو محلہ راجہ بازار لکھنؤ میں ہوئی۔

آپ کے والد مولانا سید سردار حسین نقوی عرف قاسم آغا اپنے عہد کے باوقار علمی بزرگ تھے۔ گھر میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسہ عابدیہ کٹرہ ابوتراب خاں میں تعلیمی سلسلہ کو آگے بڑھایا بعدہ سلطان المدارس میں تعلیمی مراحل بڑی ذھانت اور تیز رفتاری سے طے کیے اور مدرسہ کی آخری سند ''صدرالافاضل'' حاصل کی۔ لیکن اس کے باوجود آپ کی علمی تشنگی نہیں بجھی اور مدرسہ ناظمیہ میں داخلہ لیا اور جید اساتذہ کی بارگاہ میں زانوئے ادب تہہ کر کے مدرسہ ناظمیہ کی آخری سند ''ممتازالافاضل'' بھی حاصل کی۔

اس کے علاوہ شیعہ عربی کالج سے عمادالادب، عمادالکلام، لکھنؤ یونیورسٹی سے فاضل ادب، پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل، منشی فاضل کے امتحانات پاس کیے۔ دینی تعلیم کے مراحل طے کرنے کے ساتھ ساتھ آپ ادب، تاریخ وثقافت پر بھی کام کرتے رہے اور جدید تعلیمی اداروں سے مربوط رہے۔ بہت سے تحقیقی کام انجام دینے کے بعد عراق کا قصد کیا اور نجف اشرف میں حصول علم میں منہمک ہوئے۔ اس عظیم علمی مرکز میں مختصر سے قیام کے باوجود وہاں کے اکابر سے جو علمی مباحثے اور مذاکرے کیے اس کے سبب اکابرین علماء نے آپ کے علمی مقام اور تحقیقی کاوشوں کو سراہا اور اہم علمی سند ''اجازہ روایت حدیث سے سرفراز کیا جس کی بنا پر ''شیخ الحدیث'' کے لقب سے ملقب ہوئے اجازہ دینے والے علماء میں آیۃ اللہ شہاب الدین مرعشی، آیۃ اللہ شیخ محمد رضا طبسی، آیۃ اللہ سید مروج جزائری آقا بزرگ تہرانی، آیۃ اللہ سید محمد حسن لکھنوی کربلائی وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

آپ نے صدر اسلام کے جغرافیائی مسائل ومعاملات، سیرت، حدیث، تفسیر اور فقہ کے موضوعات پر اہم تحقیقی کام انجام دینے کی خاطر مختلف ممالک کے سفر کیے۔ عراق، شام، کویت، ایران، امریکہ، بنگلادیش کی اہم شخصیات سے ملاقاتیں اور وہاں کے کتب خانوں کے دورے کر کے اسلامی وشیعی ثقافت کا احیاء کیا۔

آپ نے مذہب اور ادب کی یکساں طور پر خدمات انجام دیں۔ سماجی اور سیاسی خدمات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا انتہائی خلیق، ملنسار، منکسر المزاج، غرباء پرور پابند وقت دردِ دل رکھنے والے عظیم انسان تھے۔

آپ نے زندگی بھر قلم سے جہاد کیا، آپ کے آثار علمی کی فہرست مطبوعہ وغیر مطبوعہ تقریباً ۳۱۰ ہے جو بوستان فاضل میں شائع ہوئی ہے۔ آپ کے تحقیقی مقالات اردو و عربی انسائیکلوپیڈیاز میں شائع ہوئے۔

دیگر آثار علمی:

- مطلع انوار
- اسرار الصلوٰۃ مطبوعہ لاہور
- اسلام میں خواتین کا حصہ
- آخری تاجدار امت
- اوصاف حدیث، انوار الآیات
- امام حسینؑ کی تعلیمات
- تاریخ تدوین حدیث
- تذکرۂ مجید
- جہاد حسینی
- چہل حدیث
- حسینؑ اور غم حسینؑ
- حقوق اموات
- حیات حکیم
- خطیب قرآن
- خواتین اور عاشورا
- رسولؐ اور اہلبیت رسولؐ
- الحکومت الاسلامیہ
- سفیر سید الشہداء
- صلح امام حسنؑ
- فضائل علی علیہ السلام
- الفضل الجلی فی حیات محمد قلی
- متعہ اور قرآن
- مستند دعائیں
- صحیفۂ علویہ
- ہدیہ علویہ
- ہمارا پیام

- مثنوی ابر گہر بار
- گلدستۂ افکار مثنویات حالی
- کلیات فیضی
- کتاب المومن
- شرح غزلیات نظیری
- شرح قصائد عرفی
- دروس القواعد
- بیت مقالہ قزوینی
- تذکرۂ ریاض الفردوس
- انیس اور مرثیہ
- آیۃ اللہ خمینی قم سے قم تک
- احوال آتش
- انتخاب ذوق
- اصول اسلام اور ہم
- اقبال کی کہانیاں
- تشیع اور رہبری [1]
- گلستان حکمت
- گلستان ادب
- کلیات غالبؔ
- عودھندی
- سفرنامہ حج وزیارات
- دستور اخلاق
- تذکرہ مولانا باقر العلوم
- تاریخ عزاداری
- جناح القواعد
- اردو ادب میں شیعوں کا حصہ
- اردو قواعد وانشاء
- اسماء اللہ تعالیٰ
- انتخاب ناسخ
- اسلامی معاشرہ
- شرح انتخاب قصائد خاقانی

وفات: علم وادب کا آفتاب ۲۷/ذی الحجہ ۱۴۰۷ھ/ ۲۳/اگست ۱۹۸۷ء، ۹ بجے صبح لاہور میں غروب ہوا اور رہائشی محلہ کے قبرستان شاہ کمال میں آسودۂ لحد ہوئے۔ [2]

---

[1] تالیفات شیعہ ص ۶۴۳

[2] سوانح مرتضیٰ حسین۔ مصنفہ مولانا سید حسین مرتضیٰ

علی نقی، نقوی، سید العلماء (م ۱۴۰۸ھ)

پندرہویں صدی کے نامور عالم وفقیہ سید العلماء سید علی نقی نقوی جنہیں معارف نہج البلاغہ پر اعلیٰ دسترس حاصل تھی۔ آپ نے نہج البلاغہ کا یادگار مقدمہ تحریر کیا جس سے آپ کے وسیع و وقیع مطالعہ کا اندازہ ہوتا ہے آپ کی ولادت ۲۶ رجب ۱۳۲۳ھ/ ۱۹۰۵ء کو لکھنؤ میں ہوئی۔ آپ کا تعلق خانوادۂ حضرت غفرانمآب سے تھا جسے ''خاندان اجتہاد'' کہا جاتا ہے۔ آپ کے والد ماجد ممتاز العلماء ابوالحسن صاحب جید عالم دین تھے۔

۱۳۲۷ھ میں والد ماجد کے ساتھ عراق گئے اور حوزہ علمیہ نجف اشرف میں سطحیات کی تکمیل کی۔ ۱۳۳۲ھ میں جب آپ کی عمر ۹ سال تھی ہندوستان واپس آئے اور والد ماجد سے استفادہ کرتے رہے اور مولانا سید محمد عرف میرن صاحب سے بھی پڑھتے رہے اس کے بعد آپ نے جامعہ ناظمیہ اور سلطان المدارس کے ایک ساتھ امتحانات دیئے جامعہ ناظمیہ سے ممتاز الافاضل اور سلطان المدارس سے صدرالافاضل کے امتحانات امتیازی نمبروں سے پاس کیے۔ اس طرح آپ سرکار نجم العلماء مولانا سید نجم الحسن صاحب اور سرکار باقر العلوم سید محمد باقر صاحب کے شاگرد رشید رہے۔

۱۳۴۵ھ/ ۱۹۲۷ء میں اعلیٰ تعلیم کے لیے عازم عراق ہوئے اور حوزہ علمیہ نجف اشرف میں تحصیل علوم میں مشغول ہوئے اور فقہ واصول میں مہارت حاصل کی آیات عظام نے صریحاً اجتہاد کے اجازے عطا کیے استاد المجتہدین آقای مرزا محمد حسین نائینی تحریر فرماتے ہیں:

''بلغ مرتبة سامية من الاجتهاد مقرونه بالصلاح والرشاد''

یعنی اجتہاد کے بلند ترین درجہ پر حسن عمل کے جوہر کے ساتھ پہنچ گئے ہیں۔

اس کی تصدیق کرتے ہوئے حوزہ علمیہ قم کے بانی آیت اللہ شیخ عبدالکریم یزدی تحریر فرماتے ہیں:

"صح مارقمہ دامت برکاتہ"

آیت اللہ شیخ محمد حسین اصفہانی لکھتے ہیں:

"فاز بالمراد وجاز مرتبۃ الاجتہاد"

اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے اور درجۂ اجتہاد پر فائز ہوئے۔

آیت اللہ سید ابراہیم معروف میرزا آقای شیرازی رقمطراز ہیں:

"صعد زروۃ الاجتہاد مشفوعۃ بالصلاح والسداد ضلیعا بردالفروع الی الاصول و تطبیق الدلیل علی المدلول"

"اجتہاد کی بلند چوٹی پر پہنچ گئے جس کے ساتھ حسن کردار کا جوہر بھی موجود ہے اور وہ فروع فقہ کو اصول کی طرف راجع کرنے اور دلیل کو مدلل پر منطبق کرنے میں پوری مہارت رکھتے ہیں۔"

آیت اللہ شیخ ضیاء الدین عراقی تحریر فرماتے ہیں

"جدوا اجتہد الی ان بلغ مراتبۃ و وصل الی مرتبۃ الاجتہاد والاستنباط"

ان کے علاوہ دیگر آیات عظام نے گرانقدر اجازے عنایت فرمائے۔

آیت اللہ سید محسن امین عاملی، آقای شیخ جواد بلاغی، شیخ محمد حسین کاشف الغطاء اور آقای سید عبدالحسین شرف الدین موسوی جیسے علماء نے آپ کے علم کلام میں مہارت کا لوہا مانا ہے۔

نجف اشرف میں سب سے پہلی جو کتاب لکھی وہ وہابیت کے خلاف تھی جو "کشف النقاب عن عقائد عبدالوہاب" کے نام سے شائع ہوئی۔

دوسری کتاب ''اقالۃ العاثر فی اقامۃ الشعائر'' لکھی جس میں عزاداری امام حسین علیہ السلام کا جواز ثابت کیا۔ تیسری کتاب ''السیف الماضی علی عقائد الاباضی'' خوارج کی رد میں۔

رمضان ۱۳۵۰ھ میں آپ ہندوستان واپس آئے اور امامیہ مشن قائم کیا جس سے آپ کی کتب شائع ہوئیں۔

۱۹۳۲ء میں لکھنؤ یونیورسٹی کے شعبۂ عربی سے وابستہ ہوئے اور ستائیس برس تک طلباء کو فیضیاب کرتے رہے۔

۱۹۵۹ء میں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے آپ کو شیعہ دینیات کے شعبہ میں بحیثیت ریڈر مدعو کیا اور آپ علی گڑھ میں قیام پذیر ہو گئے۔ ۱۹۷۷ء میں لکھنؤ کے کچھ لوگوں نے آپ کے لکھنؤ کے مکان میں آگ لگا دی جس میں ہزاروں کتب نذر آتش ہو گئیں۔

آپ زبردست خطیب بھی تھے مختلف ممالک میں مجالس کو خطاب کیا۔ آپ کی تقریر و تحریر یکساں تھی مجالس میں علمی، تحقیقی مطالب بیان فرماتے تھے۔

آپ نے یکم شوال ۱۴۰۸ھ/ ۱۸ مئی ۱۹۸۸ء کو لکھنؤ میں رحلت فرمائی اور عقب مسجد تحسین علی خاں نزد حسینیہ جنت مآب آسودہ لحد ہوئے۔

نہج البلاغہ کا استناد:

آپ نے نہج البلاغہ کا استناد نامی کتاب لکھی۔ اس میں کتب اہل سنت سے ثابت کیا کہ یہ خطبات علامہ رضی سے پہلے علماء نے اپنی کتب میں نقل کیے ہیں۔ معلوماتی کتاب ہے امامیہ مشن لکھنؤ سے ۱۳۵۶ھ میں شائع ہوئی۔ مرکز افکار اسلامی کی ویب سائٹ اور لائبریری میں موجود ہے۔

تفسیر قرآن: یہ تفسیر قرآن سات جلدوں میں کشمیر سے ۱۳۷۵ھ میں اور ادارۂ علمیہ عبدالعزیز روڈ لکھنؤ سے شائع ہوئی۔ جلد اول ۱۳ رصفر ۱۳۷۵ھ میں مکمل ہوئی۔

دیگر آثار علمی:

- مذہب کی ضرورت
- مذہب اور عقل
- لارڈ رسل کے ملحدانہ خیالات کی رد
- اصول دین وقرآن
- عالمی مشکلات کا حل
- اسلام کا پیغام پسماندہ اقوام کے نام
- شیعیت کا تعارف
- البیت المعمور فی عمارۃ القبور
- خدا کا ثبوت
- ذات وصفات
- معراج انسانیت
- تاریخ اسلام
- مولود کعبہ
- رہبر کامل
- روز غدیر
- حدیث حوض
- السبطان فی موقفیہما
- شہید انسانیت
- مادیت کا علمی جائزہ
- اسلامی عقائد
- الدین القیم، اسلام کی حکیمانہ زندگی
- اسلام اور انسانیت
- اصول وارکان دین
- نظام تمدن اور اسلام
- مذہب شیعہ ایک نظر میں
- خلافت وامامت
- تذکرہ حفاظ شیعہ
- خدا پرستی اور مادیت کی جنگ
- رہنمایان اسلام
- مطلوب کعبہ
- مقصود کعبہ
- ابوالائمہ کی تعلیمات
- تاجدار کعبہ
- سیدہ عالمؑ
- امام حسن مجتبیٰؑ
- مجاہدۂ کربلا
- الرد القرآنیہ علی الکتب المسیحیہ مذہب باب وبہاء

❁ حضرت علیؑ کی شخصیت علم واعتقاد کی منزل میں

❁ النجعہ فی اثبات الرجفۃ ❁ موجود حجت [1]

مہدی نظمی، لکھنوی (م ۱۴۰۸ھ)

سید ابن الحسین مہدی نظمی کا خانوادہ لکھنؤ کے علمی وادبی خانوادوں میں نمایندہ تھا جن میں اکثر افراد علمی وادبی ذوق رکھنے کے علاوہ اہل فن وکمال تھا آپ کی ولادت ۱۳۴۲ھ/ ۲۳/اپریل ۱۹۲۳ء میں ہوئی والد ماجد مولانا اولاد حسین شاعرؔ عالم دین ہونے کے علاوہ صحافی وادیب بھی تھے۔ دادا سید فرزند حسین ذاخرؔ لکھنوی اپنے عہد کے جلیل القدر شاعر و ادیب تھے۔ مہدی نظمی کی تعلیم وتربیت ایسے ماحول میں ہوئی جس نے انہیں ادیب، شاعر، صحافی، مبصر، مترجم اور محقق بنا دیا۔ آپ نے ملازمت کے سلسلے میں ہندوستان کے مختلف شہروں میں زندگی گزاری۔ ایک مدت تک کلکتہ میں ملازمت کی اس کے بعد ستمبر ۱۹۴۹ء میں رامپور آ گئے اور روزنامہ ''آغاز'' میں بحیثیت ایڈیٹر کام کیا کچھ عرصے بعد رامپور کے قدیم روزنامہ ''ناظم'' کے ایڈیٹر مقرر ہوئے اور بیباک اور نڈر صحافی ہونے کا ثبوت دیا رامپور ترک کرنے کے بعد اکتوبر ۱۹۵۴ء میں دہلی چلے گئے ھفت وار ''نئی دنیا'' میں ایڈیٹر کے عہدہ پر کام کیا۔ اس کے علاوہ کئی ماہناموں وروزناموں سے منسلک رہے جن میں شیر پنجاب، پرچم ہند، کاروان وطن، آستانہ، جمالستان، عوام قابل ذکر ہیں۔

مہدی نظمی کی شخصیت فعّال اور متحرک تھی آپ نے کئی اہم اداروں کی بنیاد ڈالی جن میں ''زبانوں کا سنگم'' علی میموریل، اور ابو طالب اکیڈمی قابل ذکر ہیں۔ انھوں نے انہیں

---

[1] تالیفات شیعہ ۵۴۸، سید العلماء حیات اور کارنامے ص ۵۳

تنظیموں کو زیر اہتمام یادگار سیمینار اور مذاکرے منعقد کیے۔ مہدی نظمی نے ۱۹۸۱ء میں ابو طالب اکیڈمی کا قیام کیا۔ آپ قادر الکلام شاعر تھے ہر صنف سخن میں طبع آزمائی کی نثر میں بھی آپ کی یادگار خدمات ہیں آپ کی وفات ۱۴۰۸ھ/ ۳۰ مئی ۱۹۸۷ء میں ہوئی دھولڑی ضلع میرٹھ میں حسب وصیت تدفین ہوئی۔ [1]

راقم نے مہدی نظمی کے سلسلہ میں Ph.D کے لیے تحقیقی مقالہ ''مہدی نظمی حیات اور ادبی خدمات'' لکھا جس پر روہیلکھنڈ یونیورسٹی بریلی نے ۲۰۰۷ء میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری تفویض کی۔ لہذا موصوف کے تفصیلی حالات تھیسز میں ملاحظہ کیے جاسکتے ہیں۔

نہج البلاغہ کے ہزار سال:

مہدی نظمی نے اکتوبر ۱۹۸۳ء میں نہج البلاغہ کے سلسلے میں ایک سیمینار منعقد کیا جس میں نامور دانشوروں نے گرانقدر مقالات پیش کیے۔ مہدی نظمی نے ان اس کالرس کے مقالات کو مرتب کیا اور اس کا نام ''نہج البلاغہ کے ہزار سال'' رکھا۔ اس کتاب میں درج ذیل مقالات مندرج ہیں۔

- نہج البلاغہ کی اہمیت وافادیت ڈاکٹر مہدی حسن جعفری حیدرآبادی
- نہج البلاغہ کا تنقیدی مطالعہ سید محمود حسن قیصر امروہوی
- مستقبل کی نسلوں کے نام حضرت علیؑ کا پیغام پروفیسر سردار نقوی امروہوی
- نہج البلاغہ میں اسلامی سماج کا نظریہ ڈاکٹر صادق نقوی
- حضرت علیؑ کی حکومت اور نظام کار محمد باقر انصاری
- محنت کی قدر ومشقت کی آبرو ڈاکٹر شاہ محمد وسیم
- مذہب اور اقتصادیات ڈاکٹر جے ایس نرائن راؤ حیدرآباد

---

[1] مہدی نظمی حیات اور ادبی خدمات۔ ص: ۵۷

❁ نہج البلاغہ تصوف اور صوفیا ڈاکٹر صفدر علی بیگ

''ابتدائیہ'' میں مہدی نظمی لکھتے ہیں نہج البلاغہ کے ہزار سال کے زیر عنوان اس کتاب کی اشاعت کی غرض و غایت یہ ہے کہ عصری دنیا میں متصادم و متحارب فلسفوں کی تہلکہ آفرینیوں کے درمیان پُرامن و پُروقار زندگی بسر کرنے کے لیے ایک متبادل فلسفے کو تلاش کیا جائے دنیا کے دانشور اس تلاش کے راستے میں جس مقام تک پہونچیں گے وہ مقام عالمی امن کو پائدار بنانے کے مقصد میں یقینی طور پر مفید ثابت ہوگا۔ یہ کتاب اکتوبر ۱۹۸۵ء میں ابوطالب اکیڈمی دریا گنج نئی دہلی سے شائع ہوئی۔ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی حیات طیبہ اور جامع نہج البلاغہ علامہ سید رضی کے حالات زندگی پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

حرف دانش:

نہج البلاغہ کے سلسلے میں یہ آپ کی دوسری کاوش ہے ۱۹۸۵ء میں ابوطالب اکیڈمی دہلی سے شائع ہوئی اس میں نہج البلاغہ کے استناد پر روشنی ڈالی گئی ہے اس کے علاوہ عقیدۂ توحید، سماجی نظام، نہج البلاغہ کا تصور سیاست و حکمرانی قانون سازی اور عدل کا اسلامی نظریہ، سرکاری کارندوں کا ضابطۂ اخلاق، زندگی سچائیاں دنیا اور دنیا کی زندگی، مستقبل کی پیش گوئیاں، آدم اور آدمی، کلام علیؑ کا ماخذ قرآن، حضرت علی کا زمانہ، علم کا پیکر بلند جیسے موضوعات پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

دیگر آثار علمی:

- ❁ نوائے وقت
- ❁ منظر پس منظر
- ❁ شمع فروزاں
- ❁ چارہ ساز عالم
- ❁ اسلامی انقلاب کی چنگاری
- ❁ نقش فریادی
- ❁ صحیفۂ عقیدت
- ❁ مجموعہ مراثی
- ❁ غزل غزل
- ❁ یکجہتی

- سفرنامہ ایران
- ہندوستان ارم نظیر
- ہندستان
- بھارت درشن
- ساز و آواز
- غالبؔ
- پیام نانک
- زہر فروشوں کا جال
- دوستگورو[1]

جاوید جعفری

مولانا جاوید جعفری پاکستان کے معروف خطیب اور اہل علم ہیں آپ نے اعلیٰ پیمانے پر قلمی اور لسانی خدمات انجام دیں آپ کا یادگار کارنامہ غررالحکم کا اردو ترجمہ ہے۔

ترجمہ غررالحکم ودررالکلم:

آپ نے ''حکمت بوتراب'' کے عنوان سے حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کے بارہ ہزار اقوال کو اردو پیکر میں ڈھالا اس کے مؤلف علامہ آمدی (متوفی ۵۱۰ھ) تھے جنھوں نے مختلف موضوعات پر حضرت کے کلام کو مدوّن کیا۔ یہ ترجمہ'' ادارۂ فروغ علم'' دستگیر سوسائٹی کراچی سے جمادی الاول ۱۴۰۸ھ/ یکم جنوری ۱۹۸۸ء میں شائع ہوا۔ ترجمہ عام فہم شستہ اور لطیف ہے ارباب علم وفکر نے نثر ونظم میں ترجمہ کی توصیف بیان کی ہے۔ عالمی فلسفہ کانگریس کے صدر جناب سید محمد تقی امروہوی لکھتے ہیں:

''ایک قول کو عبارت کے ذریعہ تو سمجھا جا سکتا ہے لیکن مفرد لفظوں میں ترجمہ کر کے پیش کرنا بڑی جان جوکھوں کا عمل ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ آپ میری

---

[1] مہدی نظمی حیات اور خدمات

اس رائے سے اتفاق کریں گے کہ علامہ سید جاوید جعفری نے اس مشکل امتحان کو بڑی کامیابی سے پاس کیا ہے۔''

علامہ سید رضی جعفر نقوی کے توصیفی کلمات بھی مندرج ہیں مشہور شاعر جناب رئیسؔ امروہوی نے قطعہ تاریخ کہا۔

مبارک ہو جاوید کی تازہ فکر
کہ ہے شارحِ رمزِ ام الکتاب
ہر اک حرف ہے دفتر آگہی
ہر اک باب ہے اک بصیرت کا باب
ہیں از روئے اعداد بارہ ہزار
یہ اقوال پاکیزۂ بو ترابؑ
سلونی کے منبر کا وہ خطبہ خواں
کہ معجز نما جس کی شان خطاب
وہ جس کا اک اعجاز تھا لَو کشف
سبھی اس کے انوار سے فیض یاب
امام زماں اور نفسِ رسولؐ
ولایت پناہ و امامت مآب
بصد فخر روح الامیں نے کہا
کہ ہے سرمدی حکمتِ بوترابؑ

۱۴۰۸ھ

ظفر حسن، امروہوی (م ۱۴۱۰ھ)

ادیب اعظم مولانا سید ظفر حسن نہج البلاغہ کا وقیع مطالعہ رکھتے تھے آپ نے خطبات نہج البلاغہ کا خلاصہ کیا اور کلمات قصار کی تشریح کی آپ سید دلشاد علی کے فرزند تھے۔ ۱۳۰۹ھ/۱۸۹۱ء میں محلہ حقانی امروہہ میں متولد ہوئے۔

ابتدائی تعلیم دارالعلوم سید المدارس امروہہ اور امام المدارس میں حاصل کی۔ اعلیٰ تعلیم کے لیے لکھنؤ کا قصد کیا اور جامعہ ناظمیہ میں زیر تعلیم رہ کر سرکار نجم العلماء سید نجم الحسن، ملک الناطقین سید سبط حسن اور مولانا عالم حسین صاحب سے استفادہ کیا۔

پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔ایل۔سی۔ کا امتحان پاس کیا تعلیم سے فراغت کے بعد ۱۹۱۲ء تک تھیور سوفیکل ہائی اسکول کانپور میں سات سال بطور ہیڈ مولوی کام کیا پھر اس کے بعد بحیثیت فارسی لکچرر خدمات انجام دیں۔

آپ ہمیشہ سے شدید المطالعہ تھے۔ عربی، فارسی کے علاوہ انگریزی کتابوں کا بھی مطالعہ کرتے تھے۔ اسٹرالوجی، زیولوجی، سائیکلوجی وغیرہ مضامین سے بھی خاص دلچسپی تھی۔

۱۹۱۴ء میں کانپور میں قیام کے دوران ذاکری کا آغاز کیا ''شمس الواعظین'' کے خطاب سے نوازا گیا۔ آپ مقبول ذاکر بھی تھے۔ ایک منبر پر ۲۰-۲۰ سال مجالس کو خطاب کیا۔ لاہور میں ۲۶ رسال تک عشرہ مجالس کو خطاب کیا۔

آپ نے امروہہ میں شیعہ آرٹ اسکول قائم کیا جس میں قوم کے بچوں کو صنعت و حرفت کی تعلیم دی جاتی تھی۔ پارکر کالج مرادآباد میں اردو اور فارسی کی تعلیم دیتے تھے۔ مرادآباد سے علمی وادبی رسالہ ''نور'' کا اجراء کیا جو دس سال تک مرادآباد سے شائع ہوتا رہا۔

تقسیم ملک کے بعد پاکستان چلے گئے اور ۱۹۵۳ء میں کراچی میں مدرسۃ الواعظین کی بنیاد رکھی۔ ۲۱۳۲ گز ناظم آباد میں زمین الاٹ کرائی اور انتہائی جانفشانی سے چندہ جمع کر کے چار سال میں عالیشان عمارت تعمیر کرائی جس میں ایک مسجد سہ منزلہ بلڈنگ جو ۱۶ رکمروں پر مشتمل ہے، دو ہال، دو گیلریاں اور تین خوبصورت گیٹ ہیں یہ ادارہ آج بھی اپنی آب وتاب کے ساتھ جاری وساری ہے۔

ادیب اعظم کی ساری زندگی تصنیف وتالیف میں گذری۔آپ کی تالیفات کی تعداد ۲۰۰ سے زائد ہے۔تفسیر قرآن سے خاص شغف تھا آخری عمر میں آپ نے اہم تفسیر تحریر فرمائی۔[1]

خلاصہ خطبات امیر المومنینؑ:

آپ نے نہج البلاغہ سے امیر المومنین علی علیہ السلام کے ۲۰ خطبات کا آسان زبان مین خلاصہ اور ۵۰ کلمات کی تشریح کی ہے جو اخلاقی، سماجی، معاشرتی، سیاسی موضوعات سے متعلق ہیں۔ یہ خلاصہ حصہ چہارم میں کتاب الحقائق القرآن کا جز ہے جو شیم بک ڈپو کراچی سے شائع ہوئی۔

دیگر آثار علمی:

تفسیر القرآن: یہ تفسیر اردو زبان میں پانچ جلدوں پر مشتمل ہے ہر جلد میں چھ چھ پاروں کی تفسیر ہے ا پہلی جلد ۱۹۷۷ء میں شیم بک ڈپو کراچی سے شائع ہوئی۔جس میں سورہ فاتحہ سے سورۂ مائدہ تک کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔۴۰۰ صفحات پر مشتمل ہے۔

صاحب طبقات مفسران شیعہ:

”مولاناسید ظفر حسن امروھوی تفسیر قرآن مجید را به زبان اردو به پنج جلد انجام داده است۔“

---

[1] تذکرہ علماء امروہہ ص ۱۲۳

رموز القرآن: قرآن کے علمی نکات بیان کیے گئے ہیں۔

ترجمہ قرآن مع حاشیہ: جو ۱۹۴۶ء میں شائع ہوا۔

قصص القرآن: قرآن میں ذکر شدہ، واقعات کا ذکر کیا گیا ہے۔

حقائق القرآن: فضائل اہلبیت علیہم السلام سے متعلق آیات کی تفسیر۔

مجمع الآیات: مطبوعہ ۱۹۴۴ء قرآن کی انڈکس

تحریف قرآن: مطبوعہ ۱۹۵۴ء کراچی

- اصحاب رسول ۳ جلد، قضایائے امیر المومنین
- آئینۂ اسلام، شیعہ دینیات کورس
- الشہید، جنت البقیع
- مناظرہ تقدیر و تدبیر، حقیقت روح
- جواز عزا، حقیقی اصحاب رسول
- دینی کہانیاں ۲ جلد، تحفۃ الابرار ترجمہ جامع الاخبار
- مذہبی مکالمہ، سرفروشان ملت
- خواتین اسلام، شیعہ دینیات ۲ حصے
- مصباح المجالس، تحفۃ المومنین
- مجالس خواتین، محافل و مجالس
- حقائق اسلام، مختار نامہ
- ترجمہ حدیث کساء، حکومت الہیہ و سیاست علویہ
- حیات بعد الموت، تحقیق حدیث قرطاس
- تحقیق حدیث فدک، تحقیق مسئلہ متعہ

- تحقیق تقیہ، تحقیق مسئلہ خمس
- جواز مراسم عزا، قاتلان حسین کا مذہب
- یزید بن معاویہ، عقدام کلثوم
- تحقیق ایمان ابوطالب ، تحقیق مسئلہ خلافت
- تحقیق مسئلہ بیعت یزید تحقیق لفظ آل واہلبیت
- اہلبیتؑ ومنازل روحانیت، سکینہ بنت الحسینؑ
- واقعات کربلا پر تحقیقی نظر، واقعہ کربلا کی مختصر تاریخ
- اہلبیتؑ کا احسان اسلام پر، اہلبیتؑ اور اسلام
- اخلاق الائمہ
- مجمع الفضائل ترجمہ مناقب شہر آشوب مازندرانی ۱۹۶۳ء
- الشافی ترجمہ اصول کافی ۵ کلینی ۱۹۶۴ء

وفات: علم وادب کا یہ آفتاب شوال ۱۴۱۰ھ/ ۸ رمئی ۱۹۸۹ء کو کراچی میں غروب ہوا اور جامعہ امامیہ میں آسودۂ لحد ہوئے۔

سردار نقوی، امروہوی (م ۱۴۲۱ھ)

پروفیسر سید سردار محمد نقوی نہج البلاغہ کا اچھا مطالعہ رکھتے تھے نہج البلاغہ کو عصری تقاضوں کی روشنی میں حل کرتے تھے آپ کی معروف تصنیف ''مستقبل کی نسلوں کے نام حضرت علیؑ کا پیغام'' ہے آپ سید انوار محمد نقوی کے فرزند تھے۔ ۲۱ رمارچ ۱۹۴۱ء بروز جمعہ امروہہ میں متولد ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی۔ ابھی سن شعور کو پہنچے ہی تھے کہ ملک تقسیم ہو

گیا اور ۱۹۴۸ء میں پاکستان چلے گئے۔ اعلیٰ تعلیم کے مراحل طے کرتے ہوئے ۱۹۶۲ء میں کراچی یونیورسٹی سے ایم۔-ایس۔سی۔ پاس کیا۔

تعلیم سے فراغت کے بعد ۱۹۶۵ء تک اسسٹنٹ ڈائریکٹر جیالوجیکل سروے آف پاکستان ہوئے۔ ۱۹۶۵ء تا ۱۹۷۰ء لیکچرر شعبہ جیالوجی گورنمنٹ کالج کوئٹہ کے عہدہ پر فائز رہے۔ ۱۹۷۰ء تا ۱۹۷۳ء انچارج نیشنلائزیشن سیل ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن کراچی اور سیکریٹری بورڈ آف انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن کراچی ۱۹۷۵ء تک رہے۔ ۱۹۹۳ء میں ڈی جے کالج سے پروفیسر کی ذمہ داری نبھا کر سبکدوش ہوئے۔

اس کے علاوہ آپ جن اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے۔

سندھ پبلک سروس کمیشن، آرٹس کونسل آف پاکستان کراچی، اکیڈمک کونسل شاہ ولایت ایجوکیشنل ٹرسٹ، ڈائرکٹر پبلی کیشنز اسلامک کلچر اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، سیکریٹری پاک ایران فرینڈشپ ایسوسی ایشن، ۱۹۶۳ء سے ۲۰۰۰ء تک مختلف ادبی، مذہبی، تاریخی موضوعات پر کم وبیش ۱۴۰۰ ایڈیو اسکرپٹس اردو، انگریزی زبان میں تحریر کیے اور ان تقریروں کے ترجمے دنیا کی مختلف زبانوں یعنی فرانسیسی، ترکی، ہندی اور سواحلی وغیرہ میں نشر ہوئے۔ ٹیلی ویژن پر متعدد تقریروں کے علاوہ کئی مرثیے بھی نشر ہوئے۔

آپ کو عصری علوم پر جس طرح مہارت حاصل تھی اسی طرح قرآنیات پر بھی گہری نظر تھی۔ آپ نے قرآن مجید کے مختلف سوروں کی علمی، تحقیقی تفسیر تحریر کی جو کئی جلدوں میں ''مطالعہ قرآن'' کے عنوان سے شائع ہوئی۔

مطالعہ قرآن: تفسیر سورہ فجر

۱۹۸۴ء میں اسلامک کلچر اینڈ ریسرچ سینٹر کراچی سے شائع ہوئی۔

مطالعہ قرآن: تفسیر سورہ اخلاص

۱۹۸۵ء میں اسلامک کلچر اینڈ ریسرچ سینٹر کراچی سے شائع ہوئی۔

مطالعہ قرآن: تفسیر سورہ فلق اور سورہ الناس

۱۹۸۵ء میں اسلامک کلچر اینڈ ریسرچ سینٹر کراچی سے شائع ہوئی۔

مطالعہ قرآن: تفسیر سورہ الکافرون

اسلامک کلچر اینڈ ریسرچ سینٹر کراچی سے طبع ہوئی۔

مطالعہ قرآن: تفسیر یا ایتھا النفس المطمئنۃ

۱۹۸۵ء میں اسلامک کلچر اینڈ ریسرچ سینٹر کراچی سے طبع ہوئی۔

پروفیسر سردار نقوی کو چونکہ عصری علوم پر اچھی گرفت تھی اس لیے آپ نے تفسیر میں عصری علوم کا بھرپور استعمال کر کے تفسیر کو عصری تفسیر بنا دیا۔ آپ نے آیات قرآنی کے ذیل میں جدید علوم کے قوانین کا برمحل استعمال کر کے نئی نسل میں قرآن شناسی کا ذوق پیدا کرنے کی پوری کوشش کی ہے۔

آپ ادیب و شاعر بھی تھے۔ اس لیے زبان میں ادب کی چاشنی بھی پائی جاتی ہے۔ سخت اور پیچیدہ الفاظ کے استعمال سے گریز کر کے تفسیر کو آسان اور سلیس بنایا ہے۔

دیگر آثار علمی:

- کربلا شناسی
- فاطمہ، فاطمہ ہے (ترجمہ) ڈاکٹر علی شریعتی
- ہنر در انتظار موعود
- گریہ فرات (مراثی)
- تہذیبوں کا تصادم اور تفاہم
- مسلمان عورت اور عصر حاضر
- پرسہ
- چہار زنداں انسان

محمد خالد فاروقی

آپ نے ''نہج البلاغہ سے چند منتخب نصیحتیں'' کا فارسی سے ترجمہ کیا جس میں تقریباً ۵۵ عنوانات کے تحت اخلاقی نصیحتوں کا انتخاب کیا ہے ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء میں دار الثقافۃ الاسلامیہ کراچی سے شائع ہوئی۔

انصار حسین، ماہلی (۱۴۱۱ھ)

علم دوست، علم پرور، جناب انصار حسین رضوی کا تعلق قصبہ ماہل ضلع اعظم گڑھ سے تھا آپ کی ولادت ۱۹۱۷ء میں ہوئی مذہبی ماحول میں پرورش ہوئی ۱۹۵۲ء میں سرفراز قومی پریس میں بحیثیت کلرک ملازمت شروع کی آپ نے محنت ولگن سے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کیا اور سرفراز قومی اخبار کے منیجر بنے ۱۹۵۷ء میں احباب پبلیشرس کی بنیاد رکھی اور ادارہ سے پہلی کتاب پروفیسر احتشام حسین کا سفر نامہ ''ساحل اور سمندر'' شائع ہوا اس کے بعد سینکڑوں کتابیں چھپ کر منظر عام پر آئیں آپ نے ۱۴۱۱ھ/ ۲۷ مئی ۱۹۹۰ء میں وفات پائی آپ کے فرزند جناب سید محمد جعفر ماہلی آپ کے وارث ہیں اور احباب پبلیشرس کو آگے بڑھا رہے ہیں۔

جناب انصار حسین صاحب نے نہج البلاغہ شائع کی جس میں مولانا سید علی حیدر کھجوی کے ۷۰ خطبوں کا ترجمہ، باقی خطبات مفتی جعفر حسین کا ترجمہ ہے، مکتوبات مولانا عبد الرزاق ملیح آبادی کا ترجمہ اور کلمات قصار مولانا مرتضیٰ حسین فاضل کا ترجمہ شامل کیا۔ یہ

ترجمہ ۱۹۷۰ء میں چھپ کر منظر عام پر آیا۔ آپ نے اپنی کاوش سے مولانا علی حیدر صاحب کا ترجمہ شائع کیا جواب تک پردۂ خفا میں تھا۔

عزیز الحسن جعفری

جناب سید عزیز الحسن جعفری کا تعلق قصبہ سرسی ضلع مرادآباد سے تھا بڑے فعّال اور بیباک قسم کے انسان تھے ۳۱/اگست ۱۹۴۶ء کو سرسی میں متولد ہوئے والد ماجد جناب ابن الحسن جعفری دیندار بزرگ تھے۔ ابتدائی تعلیم وطن میں حاصل کی اس کے بعد علیگڑھ مسلم یونیورسٹی سے بی۔ٹی۔ایچ، ایم۔ٹی۔ایچ اور ایم۔اے کی ڈگری حاصل کی۔ بچپن سے طبیعت کا میلان مذہب کی طرف رہا لکھنے پڑھنے کا بھی شوق تھا۔ ایران کلچرل ہاؤس میں ملازمت ملی تو تحریر کو اور روانی ملی متعدد فارسی کتب کے ترجمے کیے۔

ترجمہ نہج البلاغہ:

آپ نے نہج البلاغہ کے چند خطبات کا ہندی زبان میں ترجمہ شائع کیا۔ ۱۹۹۰ء سے ۱۹۹۵ء کے دوران تقریباً ۱۶ شمارے شائع کیے جس میں ترجمہ کے ساتھ مختصر شرح بھی ہوتی تھی۔ نہج البلاغہ کے شیدائی تھے۔ ''نہج البلاغہ اکیڈمی'' بھی قائم کی تھی۔

ترجمے جو شائع ہوئے۔

دیگر آثار علمی:

- سید رضی نہج البلاغہ کے ساحل پر
- اسناد و تائیدات نہج البلاغہ
- حضرت علیؑ اولین جانشین رسولؐ
- حدیث غدیر اور جانشین رسولؐ
- نماز کا تعارف
- حضرت ابراہیمؑ بھڑکتے شعلوں میں

- حضرت بلال اولین موذن
- ضامن آھو
- پیاسی آنکھیں
- سبق آموز کہانیاں (تین حصے)
- سید مرتضیٰ علم الھدیٰ علمدار علم وسیاست

احمد علی، ادیب، حیدرآبادی

میر احمد علی خانصاحب کا شمار حیدرآباد دکن کے اہل علم و ادب میں ہوتا تھا آپ کی ولادت میر عابد حسین کے گھر ۱۳۳۴ھ/ ۱۹۱۵ء میں ہوئی علمی و مذہبی ماحول میں تعلیم و تربیت ہوئی نظامیہ حیدرآباد سے منشی فاضل، پنجاب یونیورسٹی سے منشی فاضل اور عثمانیہ یونیورسٹی سے انٹرمیڈیٹ کیا ادب اور لغت میں مہارت رکھتے تھے۔

اسباق نہج البلاغہ:

آپ نے نوجوانوں کے لیے اسباق نہج البلاغہ پر مشتمل پانچ رسالے مرتب کیے جن میں آسان طریقہ سے نوجوانوں کو تعلیمات نہج البلاغہ سے روشناس کرایا ہے۔ یہ رسالے نئی نسل میں بہت مقبول ہوئے ۔ ۱۴۱۸ھ/ جولائی ۱۹۹۷ء میں حیدرآباد دکن سے اس کی اشاعت ہوئی۔

دیگر آثار علمی:

- صحت الاغلاط
- تصرفات اردو
- فرہنگ غلط العوام
- تصحیح الاغلاط
- تنقیدی نظریے
- صحیفہ کاملہ کی دعا کا منظوم ترجمہ
- افادات ادیبؔ۔ گاندھی کے اقوال کا ترجمہ

سلطان العلوم۔ آصف سابع عثمان علی خاں کے شائع شدہ مضامین کے اخلاقی اقتباسات کا مسوّدہ نظام اردو لائبریری میں محفوظ ہے۔

نشاط نورانی

نشاط نورانی صاحب نے گجراتی زبان میں نہج البلاغہ کا ترجمہ کیا جسے برکت علی نایانی نے مرتب کیا حاجی ناجی ٹرسٹ بھاؤنگر گجرات سے ۱۹۹۸ء میں شائع ہوا۔ زبان سادہ اور شستہ ہے۔

محمد تقی، امروہوی (۱۴۲۰ھ)

فلسفی، محقق، دانشور سید محمد تقی کی ولادت ۱۹۱۶ء میں امروہہ میں ہوئی والد ماجد علامہ شفیق حسن ایلیاؔ زبردست عالم تھے۔ تعلیم وتربیت کے مراحل امروہہ میں طے کیے تقسیم ملک کے بعد پاکستان چلے گئے۔ جہاں ایک مدت تک روزنامۂ ''جنگ'' کے مدیر رہے اور شہرت حاصل کی آپ کے بھائی جناب رئیسؔ امروہوی اور جون ایلیاؔ شعروادب کے میدان میں عالمی شہرت یافتہ ہیں۔ تقسیم ملک کے بعد بھی امروہہ آئے وطن سے بے پناہ محبت تھی۔ ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء میں کراچی میں رحلت کی نہج البلاغہ کا گہرا مطالعہ تھا۔

نہج البلاغہ کا تصور الوہیت:

آپ نے اس کتاب میں مسبب الاسباب، توحید اور توھم، تضادات اور کائنات ھیکل و نہج البلاغہ حقیقت کبریٰ اور خدا جیسے موضوعات پر محققانہ اور فلسفیانہ گفتگو کی ہے جو ادارہ ذہن جدید کراچی سے ستمبر ۱۹۷۷ء میں شائع ہوئی۔

علی عباد نیساں، اکبر آبادی

شعر و سخن میں اعلیٰ گرفت رکھنے والی ذات جناب سید علی عباد نیساں اکبر آبادی کی ہے آپ نے مختلف اصناف سخن میں طبع آزمائی کی نہج البلاغہ کے مختلف خطبات کا منظوم ترجمہ کیا۔

انتخاب نہج البلاغہ منظوم:

یہ انتخاب ۱۹۹۹ء میں راولپنڈی پاکستان سے شائع ہوا اور ادبی حلقوں میں بہت زیادہ پسند کیا گیا۔ مولانا شہنشاہ حسین نقوی اسے دوبارہ شائع کروا رہے ہیں۔

گروہ مترجمین

علماء کی ایک جماعت نے آقای شہید مرتضی مطہری کی مشہور تصنیف ''سیری در نہج البلاغہ'' کا ترجمہ بعنوان ''مطالعہ نہج البلاغہ'' کیا۔ ترجمہ پر نظر ثانی کا کام معروف مترجم مولانا نثار احمد زین پوری نے انجام دیا۔ یہ ترجمہ دوسری بار مجمع جہانی اہلبیتؑ سے ۱۴۲۰ھ میں شائع ہوا۔

عناوین:

الٰہیات و مابعد طبیعات، سلوک و عبادت، نہج البلاغہ میں عبادت، حکومت و عدالت، اہلبیت اور خلافت، بے مثال مواعظ، اسلامی زہد اور مسیحی رہبانیت، دنیا اور دنیا پرستی، دنیا قرآن اور نہج البلاغہ کی نظر میں، خود فراموش جیسے موضوعات پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ نہج البلاغہ سے آشنائی حاصل کرنے کے لیے معلوماتی تخلیق ہے۔

انیس فاطمہ، شبنم جعفری

محترمہ انیس فاطمہ عرف شبنم جعفری تعلیم یافتہ اور متدین خاتون ہیں آپ ایم۔اے، بی۔ایڈ اور گولڈ میڈلسٹ ہیں نہج البلاغہ کی شیدا ہیں اس سلسلے میں لکھتی ہیں میں نے نہج البلاغہ کا مطالعہ کم عمری میں بھی کیا تھا مگر اب جب عمر پختہ ہونے پر دوبارہ اس کو پڑھنے کی توفیق ہوئی تو کلام کے اتنے رنگا رنگ موتی جیسے نمونے دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئی ذہن جیسے مبہوت ہو گیا۔ اتنی مسرت حاصل ہوئی کہ دنیا کی کوئی دوسری کتاب بہ استثنائے قرآن مجید پڑھنے سے طبیعت گریز کرنے لگی واقعتا اگر کتاب مونس تنہائی ہے تو مولائے کائنات کے خطبوں احکام اور مواعظ سے لبریز یہ کتاب ان میں ارفع ترین ہے۔

نہج البلاغہ کی سیر:

۱۴۲۰ھ/نومبر ۱۹۹۹ء میں یہ کتاب عباس بک ایجنسی لکھنؤ سے شائع ہوئی مولانا سید علی ظہیر الحسینی القمی کی تقریظ مندرج ہے۔ کتاب میں تشبیہات نہج البلاغہ کی وضاحت کی گئی ہے اور منتخب کیے ہوئے وہ جملے شامل ہیں جن میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے صنائع، بدائع، تشبیہ، استعارہ، کنایہ یا صفت تضاد معنی کا استعمال کیا ہے۔

''نہج البلاغہ کی تشبیہات'' کے عنوان کے تحت محترمہ لکھتی ہیں نہج البلاغہ میں تشبیہات کا ہمہ رنگ استعمال دیکھ کر کچھ ایسا احساس ہوتا ہے جیسے ہم عرب کے کسی صحرا میں محو خرام ہیں۔ جہاں گھاٹ ہیں، سراب ہے، مرغزار ہیں، شیر کا بیشہ ہے، ٹڈیوں کا دل ہے، بکریوں کے باڑے ہیں، بھڑ کے ہوئے شکار ہیں چراگاہیں ہیں اس بے آب و گیاہ صحرا میں سیر کرنے چلا جائے ؟واقعی یہ بہت قحط زدہ منزل ہے، دل اچاٹ ہوا جا رہا ہے یہاں تو نشان کے لیے کوئی ٹیلہ بھی

نہیں میسر ہے راستہ کیسے ملے گا، سانپ کے بل ہیں چمگادڑیں ہیں، بچھوں ہیں، گوہ کے سوراخ ہیں اور سوسماروں کے اژدھام، بجو بھٹ میں سوئے پڑے ہیں، دلدلی زمین دیکھ کر ہول آتا ہے۔ کچھ لوگ پیاس کے مارے ہیں اور کنویں کی رسی کھینچتے کھینچتے تھک کر بیٹھ گئے ہیں وہ رسی گہرے کنویں کے اندر تھرتھرا رہی ہے۔ رسی کے بل بھی کھل گئے ہیں۔ اب تو پانی ملنے کی کوئی امید ہی نہیں ہے۔ اب دوسری طرف سے چلتے ہیں۔ آیا یہ تو مراغزار ہے۔ یہاں رحمت کے جھالے برس رہے ہیں یہ خوبصورت زمین دلھن کی طرح سجی ہے بہار کے چنے ہوئے شگوفے نظروں کو دعوت نظارہ دے رہے ہیں مور رقص کر رہا ہے پہاڑ سونے اور چاندی کی دھاتیں اچھال رہے ہیں اور سیپیاں گھلگھلا کر موتی اگل رہی ہیں یہ جگہ جگہ شفاف چشموں سے عصری زمین واقعی دید کے قابل ہے۔ دنیا کے دورخ سرد و گرم تاریک و روشن تلخ و شیریں، غم و مسرت اگر الفاظ کی صورت میں دیکھنے ہوں تو نہج البلاغہ کی سیر کیجئے عرب جا کر بھی آپ عربوں کی زندگی کے یہ جزئیات نہیں دیکھ سکتے جو اس مجموعۂ فصاحت میں جلوہ افروز ہیں۔

محترمہ نے جو عنوانات قائم کیے ہیں وہ کچھ اس طرح ہیں کلام علی کا پس منظر، اسلوب نگارش، تقابلی تنقید اچھی ہے یا بری، نقوش فطرت اور جذبات نفس، درس احسان، خطبات مکتوبات کا خلاصہ، ۲۷۴ کلمات کا تشریحی ترجمہ کیا ہے۔ کتاب معلوماتی ہے نوجوانوں اور نئے قارئین کے لیے بے حد مفید ہے۔

ذیشان حیدر، جوادی (م ۱۴۲۱ھ)

پندرہویں صدی کے مشہور عالم، فاضل، محقق و شارح نہج البلاغہ علامہ ذیشان حیدر جوادی کی ولادت کراری ضلع الہ آباد ۲۲ رجب ۱۳۵۷ھ/ ۱۷ ستمبر ۱۹۳۸ء میں ہوئی۔

آپ کے والد مولانا سید محمد جواد صاحب عالم باعمل تھے۔

ابتدائی تعلیم وطن میں حاصل کر کے لکھنؤ گئے اور معروف درسگاہ جامعہ ناظمیہ میں داخلہ لے کر جید اساتذہ سے کسب علم کیا درجہ قابل تک تحصیل علم کے بعد عازم عراق ہوئے اور حوزہ علمیہ نجف اشرف میں تقریباً دس سال رہ کر فقہ واصول حدیث وتفسیر میں مہارت حاصل کی۔ نجف اشرف میں آپ نے آیت اللہ باقر الصدر آیت اللہ سید ابوالقاسم الخوئی، آیت اللہ محسن الحکیم طباطبائی سے کسب فیض کیا آقای باقر الصدر آپ پر بہت زیادہ مہربان تھے۔

ہندوستان مراجعت کے بعد ایک عرصے تک مظفر پور (بہار) کی جامع مسجد میں پیش نمازی کے فرائض انجام دیئے۔

مضمون نگاری اور تصنیف وتالیف کا جوانی ہی سے شوق تھا۔ آپ کے مضامین اس وقت کے موقر جرائد میں شائع ہوتے تھے۔

الہ آباد میں آپ نے ''کار خیر کمیٹی'' اور ''تنظیم خمس وزکوٰۃ'' کا قیام کیا جن کے ذریعہ غریب ومفلس مومنین کی مدد کی جاتی تھی اس کے علاوہ آپ نے ''مدرسہ انوار العلوم'' قائم کیا جس میں سینکڑوں طلباء مشغول تحصیل علوم اہلبیت علیہم السلام ہیں۔ آپ نے اپنے وطن میں تحریک دینداری چلائی اور لوگوں کو پابند شریعت بنایا۔

آپ کا موعظہ دلپذیر ہوتا تھا زبان میں اثر اتنا تھا کہ موعظہ سے متاثر ہوکر لوگ شریعت پر عمل کرنے کا عہد لے کر اُٹھتے تھے۔ آپ کی مجالس بھی اصلاحی ہوتی تھیں۔ مجالس کے ذریعہ قوم کو اصلاحی پیغام دیتے تھے۔ الہ آباد میں اسلامی معاشرہ کی تشکیل میں آپ کا نمایاں حصہ ہے۔

خطیب اعظم مولانا غلام عسکری صاحب مرحوم آپ کی خدمات سے متاثر ہوئے اور انھیں ادارۂ تنظیم المکاتب سے منسلک ہونے کی دعوت دی جسے آپ نے قبول فرمایا۔ پہلے

ممبر پھر نائب صدر اور آخر میں تنظیم المکاتب کے صدر منتخب ہوئے۔ آپ ادارہ تنظیم المکاتب کی ترقی کے لیے ہمیشہ کوشاں رہے اور ادارہ کو بام عروج پر پہنچایا۔ ایک طویل مدت تک ابوظہبی میں خدمات انجام دیں وہاں کے مومنین آپ کو بہت زیادہ چاہتے تھے۔

بڑی تعداد میں ہندو بیرون ہند میں منعقد ہونے والی اسلامی کانفرنسوں میں شرکت کرتے تھے اور ولولہ انگیز تقریر کرتے تھے۔ آپ کی علمی خدمات اور فعالیت سے متاثر ہو کر رہبر انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ العظمی خامنہ ای مدظلہ نے ہندوستان میں مہاراشٹر کے لیے اپنا نمائندہ منتخب فرمایا۔ اس سبب سے آپ ابوظہبی چھوڑ کر ممبئی منتقل ہوئے اور وہاں خدمات کا آغاز کر کے ''ادارۂ اسلام شناسی'' قائم کیا۔ مگر افسوس یہ کہ آفتاب علم وعمل ۱۰ر محرم ۱۴۲۱ھ/ ۱۵ر اپریل ۲۰۰۰ء کو ابوظہبی میں غروب ہوا جسد خاکی ہندوستان لایا گیا اور ۱۶ر اپریل کو الہ آباد میں آسودہ لحد ہوئے۔

آپ کا شمار کثیر التصانیف علماء میں ہوتا ہے آپ کے فرزند مولانا احسان حیدر صاحب قبلہ نے آپ کی تحریر کردہ تصنیف، تالیف اور ترجمہ کی تعداد تین سو سے زائد تحریر کی ہے جن میں سے اکثر نایاب ہو چکی ہیں۔

ترجمہ نہج البلاغہ:

یہ ترجمہ ۱۹۹۸ء میں ادارہ تنظیم المکاتب لکھنؤ سے شائع ہوا عصری تقاضوں کے پیش نظر ترجمہ کیا، حاشیہ پر ضروری الفاظ کی تشریح اور خطبات کے ماخذ ومصادر کی نشاندہی کی ہے زبان نہایت صاف اور شستہ ہے۔

چند آثار علمی:

- ترجمہ قرآن مجید
- ترجمہ اقتصادنا شہید باقر الصدر
- فلسفتنا
- نظریہ عدالت صحابہ

- امام صادقؑ اور مذاہب اربعہ ترجمہ
- اصول وفروع
- خطائے اجتہادی کی کرشمہ سازی
- حسینؑ منی مجموعہ مجالس
- محافل ومجالس ۲ جلد
- مطالعہ قرآن
- ذکروفکر
- عقیدہ وعمل
- عقیدہ وجہاد
- مجموعہ احادیث قدسیہ
- نقوش عصمت
- انا من الحسین
- ابوطالب مومن قریش ترجمہ استاد عبداللہ خنیزی
- انوار عصمت (خلاصہ کتاب الخصال شیخ صدوقؒ)
- ترجمہ کتاب معالم المدرستین علامہ مرتضیٰ عسکری

اشتیاق حسین

سید اشتیاق حسین علمی شخصیت کے حامل ہیں۔۔

صحیفۂ معرفت: اس کتاب میں فضائل مولا علیؑ کے علاوہ خطبہ مونقہ وخطبہ بے نقط کا متن اور ترجمہ شامل ہے۔کراچی سے ۲۰۰۰ء میں شائع ہوئی۔

جہاد الاسلام

محترم جناب جہاد الاسلام صاحب بنگلہ دیش کے نامور ادیب اور مشہور اس کالر ہیں اہم عہدوں پر فائز ہو کر اعلیٰ پیمانے پر خدمات انجام دے رہے ہیں آپ کی متعدد کتب

شائع ہو چکی ہیں آپ کا اہم علمی کارنامہ نہج البلاغہ کا بنگالی زبان میں ترجمہ ہے۔ یہ ترجمہ بلامتن پہلی بار ۲۰۰۰ء اور دوسری بار ۲۰۰۱ء میں ڈھاکہ سے شائع ہوا ترجمہ کے علاوہ حاشیہ پر ضروری الفاظ کی تشریح بھی کی ہے۔

اس ترجمہ میں جناب علی رضا صاحب کے انگریزی ترجمہ سے استفادہ کیا گیا ہے۔

سعید حیدر زیدی

مولانا سعید حیدر زیدی پاکستان کے صاحبان قلم میں سے ہیں ترجمہ نگاری میں بھی مہارت رکھتے ہیں۔

نہج البلاغہ اور حیات اجتماعی:

یہ حجۃ الاسلام شیخ حسن موسیٰ الصفار کی تقاریر کا مجموعہ ہے جس میں نہج البلاغہ میں موجود خطبات، مکتوبات کے ذریعہ حیاتِ اجتماعی کے مختلف شعبوں کے بارے میں حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی تعلیمات پر روشنی ڈالی ہے اصل کتاب عربی زبان میں تالیف کی گئی۔ ایران میں اس کا فارسی ترجمہ ہوا اور فارسی سے اردو میں ترجمہ کیا گیا کیونکہ یہ تقریریں نوجوانوں کے درمیان کی گئی ہیں اس لیے اختصار کے ساتھ عام فہم ہیں تاکہ نئی نسل تعلیمات امیر المومنین علیہ السلام کے زیر سایہ معاشرہ میں صحیح معنوں میں زندگی گزار سکے۔

کتاب کے عناوین اس طرح ہیں عدالت اجتماعی، معاشرہ میں ظلم کی مختلف شکلیں، فقر و محرومی، طبقاتی تفریق، گمراہی جرائم، قیام عدل، قانون کی گرفت، معاشرہ کی بے چینی، حق کا معیار، انسان کی آزادی، وراثت و تربیت، عقیدہ کی آزادی، کردار اور عمل کی آزادی، امت مسلمہ کی افسوسناک صورتحال، نفسانی برائیاں وغیرہ عنوانات پر

تفصیلی ذکر ہے۔

یہ ترجمہ کراچی سے محرم ۱۴۲۲ھ/ اپریل ۲۰۰۱ء میں دارالثقلین سے شائع ہوا۔

ابوجعفر

جناب ابوجعفر صاحب بنگلہ دیش کے مایہ ناز رائٹر اور اس کالر ہیں بڑے پیمانے پر علمی خدمات انجام دینے میں مصروف ہیں آپ کا یادگار کارنامہ بنگلہ زبان میں نہج البلاغہ کا ترجمہ ہے یہ ترجمہ دو جلدوں میں ڈھاکہ بنگلہ دیش سے ادارۂ نورالثقلین کی جانب سے ۱۳/رجب ۱۴۲۴ھ/ستمبر ۲۰۰۳ء میں شائع ہوا۔ ترجمہ بیحد مقبول ہوا اور خاطر خواہ پذیرائی ہوئی۔

یوسف حسین، مرزا

مولانا مرزا یوسف حسین چودھویں صدی کے عالیقدر شارح نہج البلاغہ تھے آپ کی ولادت ۱۳۱۹ھ/ ۲۵/دسمبر ۱۹۰۱ء کو لکھنؤ میں ہوئی لکھنؤ کے ادبی و علمی ماحول میں نشو ونما ہوئی ابتدائی تعلیم جامعہ ناظمیہ میں حاصل کی اس کے بعد جامعہ سلطان المدارس میں زیر تعلیم رہکر مولانا سید محمد ہادی، مولانا سید محمد رضا، مولانا سید عالم حسین، باقر العلوم مولانا سید محمد باقر جیسے جید اساتذہ کے فیوض و برکات سے مستفید ہوئے اور مدرسہ کی آخری سند ''صدر الافاضل'' حاصل کی مدرسۃ الواعظین میں بھی زیر تعلیم رہے۔ ۱۹۲۴ء میں ڈیرہ اسماعیل خاں بطور واعظ بھیجے گئے جہاں آپ نے انتہائی محنت اور جانفشانی سے تبلیغی امور انجام دیئے۔ اس کے علاوہ پاراچنار خیر پور میرس، دریا خان ضلع بھکر بلتستان میں بھی رہے۔

۱۹۵۰ء میں میانوالی میں سکونت اختیار کی جہاں بیس سال تک خدمات انجام دیں ۱۹۷۰ء میں لاہور تشریف لے گئے اور مدرسۃ الواعظین میں مدرس اعلیٰ کے منصب پر رہ کر درس وتدریس میں مشغول ہوئے۔ [1]

آپ کو تصنیف وتالیف کا بیحد شوق تھا اہم موضوعات پر مضامین اور کتب سپرد قلم کیں۔ آپ کا اہم کارنامہ ترجمہ نہج البلاغہ ہے جو لاہور سے شائع ہوا۔

آثار علمی:

- اثبات الاعجاز۔ ۲ حصے
- کتاب الخمس
- ارسال الیدین
- مقدس سیرت
- کفر شکن
- وفات عثمان
- البتول فی وحدت بنت رسولؐ
- عقائد مذہب شیعہ
- مسح رجلین
- العقد
- جنگ احد
- وفات عائشہ

ترجمہ نہج البلاغہ:

آپ نے نہج البلاغہ کے ۲۳۹ خطبات کا سادہ وسلیس زبان مین ترجمہ کیا جسے ملک صادق علی عرفانی مدیر اعلیٰ اخبار ''شیعہ'' لاہور نے شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاب پریس لاہور سے شائع کیا اس مجموعہ میں مولانا غلام محمد زکی سرورکوٹی کا ترجمہ بھی شامل ہے جو آپ نے مکتوبات وکلمات کا کیا ہے۔

یہ ترجمہ ۲۳ رشوال ۱۳۹۳ھ/ ۹ رنومبر ۱۹۷۴ء میں پائے تکمیل کو پہونچا۔ جناب سہیل

---

[1] تذکرۂ علماء امامیہ پاکستان۔ص: ۴۶۸

بنارسی نے نہج البلاغہ کے عنوان سے نظم کہی اور تاریخ نکالی ۔ دلیلوں کا مینار نہج البلاغہ ۱۹۷۴ء

ترجمہ انتہائی شستہ زبان میں ہے۔ زبدۃ العلماء مولانا سید محمد صادق آل نجم العلماء کا معلوماتی مقدمہ مندرج ہے اس کے علاوہ متعدد علماء کے علمی مضامین درج ہیں ''استناد نہج البلاغہ'' مولانا مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی ''امیر المومنین کی علمی خدمات'' ادیب اعظم مولانا ظفر حسن امروہوی ''حضرت امیر المومنینؑ اور علم غیب'' علامہ محمد بشیر انصاری ''سوانح حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰؑ'' مولانا ظل حسنین سرسوی ''نہج البلاغہ کلام امیر المومنینؑ ہے'' سید العلماء مولانا سید علی نقی نقوی۔

ترجمہ کی خصوصیت:

☆ ہر طبقے کو پیش نظر رکھتے ہوئے آسان سے آسان تر الفاظ میں ترجمہ کرنے کی سعی بلیغ کی ہے۔

☆ ضخامت کے خوف سے الفاظ کی تشریحات اور تفسیری نوٹ بھی مختصر ہیں۔

☆ جہاں حاشیہ کی ضرورت محسوس کی وہاں مختصر اور جامع الفاظ میں حاشیہ لکھا۔

☆ بھرپور کوشش کی ہے کہ کوئی لفظ ترجمہ سے محروم نہ رہ جائے جہاں لفظی ترجمہ کافی نہیں ہوا وہاں قوسین میں الفاظ کا اضافہ کر دیا ہے۔

☆ ترجمہ کرتے وقت سابقہ تراجم و شروح کو پیش نظر رکھا ہے۔

علامہ محمد بشیر انصاری:

''جناب علامہ مرزا یوسف حسین صاحب قبلہ نے اس دور میں کافی تفحص و تعمیق کے ساتھ ترجمہ فرمایا ہے جو بہر حال سابقہ تراجم پر نظر غائر و التفات کامل مبذول فرماتے ہوئے ہی تحریر کیا گیا ہے تاکہ سابقہ لغزشوں اور گذشتہ مسامحات سے محفوظ ہو مگر کسی زبان کا ترجمہ دوسری زبان میں مشکل ہوتا ہے چہ جائیکہ وہ کلام

جو معجزانہ حیثیت کا حامل ہے۔ قرآن مجید کی طرح اس کی تفسیر ہی اس کے معنی کو واضح کرسکتی ہے۔ جناب علامہ موصوف نے نہایت جانفشانی سے اس ضرورت کو بقدر امکان پورا کیا ہے یہ ترجمہ سابقہ تراجم کے مقابلہ میں زیادہ مفید اور زبان کے لحاظ سے زیادہ سلیس ہے نیز اس میں ایسے کلمات کا بہترین حل پیش کیا گیا ہے جو مخالفین مناظرانہ انداز میں پیش کرتے رہتے ہیں۔''[1]

حسن عسکری، حیدرآبادی

جناب حسن عسکری کا تعلق سرزمین علم وادب حیدرآباد دکن سے تھا۔ آپ علم دوست اور علم پرور شخصیت کے حامل تھے۔ لکھنے پڑھنے اور قومی خدمات کے جذبہ سے سرشار تھے نہج البلاغہ آپ کی محبوب کتاب تھی آپ اس گرانقدر خزانہ کو لوگوں میں عام کرنا چاہتے تھے۔ ۱۹۶۴ء میں ماہ مبارک رمضان میں آپ نے منصوبہ بنایا کہ ہر جمعہ بعد نماز مغربین حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے کسی نہ کسی خطبہ کو لوگوں کے سامنے پڑھ کر سنایا جائے۔ ضروری اور مشکل الفاظ کی تشریح اور اہم نکات کی وضاحت کی جائے ''خطبات گوئی'' کا یہ پروگرام بہت مقبول ہوا جس میں بزرگوں اور نوجوانوں نے خاص دلچسپی لی۔

انتخاب نہج البلاغہ:

محترم حسن عسکری صاحب نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا پیغام زیادہ سے زیادہ لوگوں تک بآسانی پہونچانے کے لیے نہج البلاغہ کے چالیس خطبات کا انتخاب کیا۔ یہ

---

[1] ترجمہ نہج البلاغہ مولانا مرزا یوسف حسین۔ ص: ۵۴

مجموعہ ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء میں نیشنل پرنٹنگ پریس چارکمان حیدرآباد دکن سے شائع ہوا۔ اس انتخاب کا مقصد یہ تھا کہ مختصر اور گراں علمی سرمایہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچے اور نہج البلاغہ تحقیقی اور علمی توجہات کا مرکز بنے۔ اس انتخاب کو کافی حد تک پذیرائی ملی اور موصوف اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے۔

محمد باقر، جوراسی (م ۱۴۲۵ھ)

مولانا سید محمد باقر وضعدار، سنجیدہ، متین شخصیت کے حامل بزرگ تھے آپ نے ۵/ شوال ۱۳۳۷ھ/ ۴/ جولائی ۱۹۱۹ء جوراس ضلع بارہ بنکی کے زمیندار، رئیس اور علمی خانوادے میں آنکھ کھولی۔ والد ماجد جناب سید مہدی حسن مرحوم نے ''محمد باقر'' نام رکھا مذہبی ماحول میں نشوونما ہوئی آپ کے بزرگ دین کے محافظ اور شریعت کے پاسدار تھے یہی سبب ہے کہ آج بھی آپ کا خانوادہ مذہبی اور اخلاقی اقدار کی حفاظت کے لیے مشہور ہے۔ مولانا محمد باقر صاحب نے اس دور کے بزرگ اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا اور علم وکمال کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوئے۔ آپ کو دوران طالب علمی ہی لکھنے پڑھنے کا شوق رہا ۱۷ سال کی عمر میں قلمی رسالہ ''ادیب'' جاری کیا جس سے آپ کی صحافتی عمر کا اندازہ ہوتا ہے شاعری کا بھی بچپن سے شوق رہا اور ہر صنف سخن میں طبع آزمائی کی بے شمار نظمیں، سلام اور نوحے کہے جو رسائل میں مسلسل شائع ہوتے رہے۔ تواضع، انکساری، سادگی، خندہ پیشانی آپ کا خاصہ رہا چھوٹوں سے بھی بہت خلوص کے ساتھ ملتے تھے اکثر راقم نے دوران طالب علمی مدرسہ ناظمیہ میں زیارت کی اور شرف ملاقات حاصل کیا آپ عظیم عالم

ہونے کے ساتھ اعلیٰ مربی بھی تھے ہر وقت زبان پر ''قال الباقرؑ وقال الصادقؑ'' رہا دوران گفتگو ائمہ علیہم السلام کی احادیث کو ذکر کرتے تھے یہی سبب ہیکہ آپ کے تمام صاحبزادے استاد محترم جناب مولانا سید محمد غافر صاحب، جناب مولانا غلام السیدین صاحب، جناب مولانا سید محمد جابر صاحب سب ذی علم اور ذی شرف ہیں یہ مولانا مرحوم ہی کی تربیت ہے کہ نہ صرف آپ کے بیٹے بلکہ آپ کے پوتے بھی صاحب علم وفضل ہیں۔ مولانا نے طویل عرصے تک قلم وقرطاس کی اعلیٰ پیمانے پر خدمت کی اور اہم ومفید کتب کے ترجمے اور ماہنامہ اصلاح کی ادارت کی۔

آثار علمی:

- ترجمہ خورشید خاور
- ملت شیعہ کا دماغ
- ابوشاکر دیصانی
- حیرت انگیز واقعات
- عالم برزخ
- درسگاہ امام صادقؑ
- سچے واقعات
- العلائم امام قائمؑ
- امام جعفر صادقؑ اور سائنسی انکشافات
- عبداللہ بن سبا

۲ ربیع الثانی ۱۴۲۵ھ/ ۲۲ مئی ۲۰۰۴ء میں رحلت فرمائی علامہ سید محمد شاکر نقوی امروہوی نے نماز جنازہ پڑھائی اور وطن ہی میں آسودۂ لحد ہوئے۔

وصی رسولؐ کا وصیت نامہ:

نہج البلاغہ سے وصیت نامہ ۳۱ کا ترجمہ کیا۔ ترجمہ امامیہ مشن لکھنؤ سے ۱۳۸۵ھ میں شائع ہوا۔

عابدہ نرجس

سیدہ عابدہ نرجس جن کا تعلق پاکستان سے ہے لکھنے پڑھنے کا شوق ہے آپ نے نہج البلاغہ کے سلسلہ میں آسان زبان میں کتاب لکھی جسے مقبولیت حاصل ہوئی۔ جس کا عنوان ہے قرآن کے بعد عظیم کتاب، نہج البلاغہ۔

قرآن کے بعد عظیم کتاب، نہج البلاغہ:

اس کتاب میں آپ نے ثابت کیا ہے کہ قرآن مجید کے بعد اگر کوئی کتاب اہم ہے تو وہ نہج البلاغہ ہے۔ آپ نے اسے انتہائی سادہ اور سلیس انداز میں پیش کیا ہے۔ یہ کتاب ۲۰۰۴ء میں جامعہ تعلیمات اسلامی پاکستان سے شائع ہوئی۔

بچوں کا نہج البلاغہ:

آپ نے دو حصوں میں بچوں کا نہج البلاغہ ترتیب دیا۔ ایک حصہ جامع تعلیمات اسلامی کی جانب سے شائع ہوا دوسرا حصہ معراج کمپنی لاہور نے شائع کیا۔ یہ دونوں کتابیں مرکز افکار اسلامی کی لائبریری میں موجود ہیں۔

محمد حسین اکبر

ڈاکٹر محمد حسین اکبر کا شمار نامور ارباب علم وفن میں ہوتا ہے مختلف علمی آثار کے مصنف ومؤلف ہیں۔

مرتضوی نظام حکومت:

آپ نے عہد نامہ مالک اشتر کی روشنی میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا نظام حکومت بیان کیا ہے یہ کتاب ادارۂ منہاج الحسینؑ پاکستان سے ۲۰۰۴ء میں زیور طبع سے آراستہ ہوئی۔

سید محمد تقوی، باسٹوی (۱۴۲۸ھ)

جناب مولانا سید محمد باسٹوی کا تعلق قصبہ باسٹہ ضلع بجنور کے علمی وادبی خانودہ سے تھا۔ آپ کا شمار چودھویں صدی کے عظیم المرتبت علماء میں ہوتا تھا ماہ رجب المرجب ۱۳۴۹ھ میں ولادت ہوئی۔ والد ماجد مولانا صغیر حسن صاحب عالم ربانی تھے ابتدائی تعلیم خانوادہ کے بزرگوں سے حاصل کی۔ ذہانت کا یہ عالم تھا کہ سات سال کی عمر میں قرآن مجید ختم کر لیا۔ ۱۳۶۲ھ میں مدرسہ باب العلم نوگانواں سادات میں داخلہ لیا اور سلطان الواعظین مولانا آقا حیدر طاب ثراہ سے کسب فیض کیا۔ چار سال تک مدرسہ میں قیام کے بعد عازم لکھنؤ ہوئے جہاں جامعہ ناظمیہ میں مولانا محمد مہدی زنگی پوری، مولانا کاظم حسین، مفتی احمد علی، مولانا رسول احمد رحمھم اللہ سے معقولات ومنقولات کا درس لیا۔ بعدہ ۱۹۵۱ء میں عراق روانہ ہوئے نجف اشرف میں جید فقہاء آیت اللہ محسن الحکیم، آیت اللہ ابوالقاسم خوئی، آیت اللہ اسد اللہ مدنی تبریزی کے علاوہ آقای مدرس افغانی، آقای اشکوری کے فیوض و برکات سے مستفید ہوکر فقہ واصول میں اعلیٰ مقام حاصل کیا آپ حوزہ نجف میں درس بھی دیتے تھے طلاب کی بڑی تعداد آپ کے درس میں شرکت کرتی تھی۔ تقریباً سولہ سال نجف اشرف میں حصول علم کر کے ۱۹۶۷ء میں ہندوستان مراجعت کی اور ہندوستان کے مختلف شہروں میں بالخصوص بمبئی، دہلی اور گجرات میں اعلیٰ پیمانے پر دینی خدمات انجام دیں۔ مدرسہ باب العلم نوگانواں سادات کے پرنسپل رہے اس کے بعد منصبیہ عربی کالج میرٹھ کے پرنسپل منتخب ہوئے آپ طلباء سے انتہائی شفقت ومہربانی فرماتے تھے آخر عمر میں رامپور میں مستقل قیام فرمایا اور امام جمعہ کے فرائض انجام دیئے اور ۲۵/ ربیع الاول ۱۴۲۸ھ/

۲۰۰۷ء میں واصل بحق ہوئے۔[1] راقم نے تشییع جنازہ میں شرکت کی تھی۔

آپ عربی، فارسی اور اردو کے صاحب فن شاعر تھے۔

منظوم ترجمہ:

آپ نے نہج البلاغہ کے کلمات قصار کی اردو زبان میں منظوم اجمالی شرح مختلف بحروں میں کی جس کا قلمی نسخہ آپ کے فرزند مولانا علی رضا صاحب کے پاس رامپور میں محفوظ ہے۔ نمونہ ملاحظہ ہو۔

۱۔ قال علی علیہ السلام کُنْ فِی الفتنۃِ کابنِ اللبُونِ لَا ظھرٌ فیرکب و لا ضرع فیحلب

دور فتنہ میں رہو (اے نونہال)
اونٹ کے دو سالہ بچے کی مثال
کوئی اس کی پشت پر بیٹھے تو چل سکتا نہیں
اس کے خالی تھن سے کچھ بھی دودھ مل سکتا نہیں

❁❁

دنیا والوں میں اگر ہڑبونگ ہو
گوشۂ تنہائی کو ملحوظ رکھ
فتنے ہنگاموں سے تو رہنا الگ
اپنی ذات اور بات کو محفوظ رکھ

❁❁

تم رہو گوشہ نشیں جب کوئی ہڑ بونگ مچے
اپنی ہر بات کو اور ذات کو محفوظ رکھو
جبکہ ہڑ بونگ ہو بن اونٹ کے بچے کی مثال
اپنے ہر قول و عمل دونوں کو فتنے سے بچا

❁❁

---

[1] ماہنامہ ناصر دہلی مئی ۲۰۰۷ء

(دین و دنیا کی) حفاظت کے لیے یاد رکھو
دور فتنہ میں رہو گوشۂ تنہائی میں
تلخیٔ گوشہ نشینی کو ہمیشہ چکھو
ذات اور بات کو فتنے سے بچائے رکھو

❁❁

تو دور فتنہ میں خاموش اور گوشہ نشیں رہنا
ترے کردار اور گفتار سے فتنہ نہ بڑھ جائے

۲۔قال علی علیہ السلام اَزریٰ بنفسہٖ منِ استشعر الطمع و رضی بالذل من کشف عن ضرہٖ وھانت علیہ نفسہ من اَمَّرَ علیہ لِسَانِہٖ

درد دل جس نے آشکارا کیا
اس نے رسوائی کو گوارا کیا
جس کی آزاد ہوگئی ہے زباں
اس کی ذلت کا ہوگیا ساماں

❁❁

یہ لالچ جب کسی کا جبہ و دستار ہوتا ہے
زمانہ ہی میں بس وہ ہی ذلیل وخوار ہوتا ہے
اگر انسان نے اپنی مضرت آشکارا کی
تو پھر تو اس نے خود ہی اپنی رسوائی گوارا کی
زباں اپنی اگر آزاد رکھے گا کوئی انساں
تو پھر ذلت کا اس کی ہر قدم پر ہوگیا ساماں

آصف پاشا صدیقی

پروفیسر آصف پاشا صاحب نامور اہل قلم ہیں آپ کی تالیف ''نکتۂ جہاں بانی'' عہد نامہ مالک اشتر جو نہج البلاغہ میں مذکور ہے اس کا ترجمہ اور تشریح ہے۔ باب العلم دار التحقیق کراچی سے دسمبر ۲۰۰۸ء میں منظر عام پر آئی۔

غلام محمد زکی، سرورکوٹی

مولانا محمد زکی سرورکوٹی کا شمار پاکستان کے ممتاز ارباب علم وادب میں ہوتا تھا آپ کی تربیت علمی و مذہبی گھرانے میں ہوئی بی ایڈ اور فاضل کے امتحانات پاس کر کے علمی خدمات میں مصروف ہوئے۔ آپ کو نہج البلاغہ سے خاص عقیدت تھی آپ نے مکتوبات اور کلمات قصار کا جدید طرز اسلوب میں ترجمہ کیا۔

ترجمہ نہج البلاغہ:

آپ نے نہج البلاغہ کے باب مکاتیب اور ارشادات کا ترجمہ کیا۔ یہ ترجمہ ماہ مبارک رمضان ۱۳۹۴ھ/ ۱۲/ اکتوبر ۱۹۷۴ء میں مکمل ہوا جسے جناب صادق علی عرفانی مدیر اعلیٰ اخبار ''شیعہ'' لاہور نے جنوری ۱۹۷۹ء بار چہارم شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس لاہور سے شائع کیا اس میں مولانا مرزا یوسف حسین لکھنوی کا ترجمہ جو خطبات سے متعلق ہے وہ بھی شامل ہے۔

اس ترجمہ میں ۷۹ مکتوبات اور ۱۴۸۰ ارشادات وکلمات قصار شامل ہیں۔

ترجمہ کی زبان سادہ اور عام فہم ہے، ترجمہ متن سے بہت نزدیک ہے تاریخی استعارات و کنایات کو معتبر کتب تواریخ کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔ ضروری الفاظ کی

تشریح حاشیہ پر مندرج ہے۔مشکل لغت کو بخوبی حل فرمایا ہے۔

حیدر جاوید، سید

حیدر جاوید سید پاکستان کے ارباب علم وفن میں شمار ہوتے ہیں ایک عرصے سے قلم و قرطاس کی خدمت انجام دے رہے ہیں حنفی مسلک سے تعلق ہے عشق مولاعلیؑ سے سرشار شخصیت کے حامل ہیں آپ نے نہج البلاغہ سے حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے خطبات،مکتوبات اور کلمات کا انتخاب کر کے شائع کیا ہے۔

کلام ابوتراب:

مختلف موضوعات سے متعلق حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے خطبات،خطوط اور کلمات کا انتخاب ۲۰۰۵ء میں خان پبلیشرز نئی دہلی سے شائع ہوا اس میں ''سرخروئی کا سامان'' کے عنوان کے تحت جناب افضال شاہد صاحب اور جناب اکرم شیخ کا پیش لفظ ہے۔عناوین توحید،حمد باری تعالیٰ،یقین کامل،کائنات اور خلقت آدم،عصر نبوت،سنت رحمت العالمین،عظمت انسان،چیونٹی کا بیان،نظام حکومت،حکمراں اور رعایا،بیت المال، قیامت،جہاد وغیرہ کا ذکر موجود ہے۔

محمود حسن قیصرؔ، امروہوی (۱۴۳۲ھ)

محقق،ادیب،علامہ سید محمود حسن قیصرؔ کا تعلق امروہہ کے علمی خانوادہ سے تھا آپ کی ولادت ۱۳۳۸ھ/ ۱۹/ اگست ۱۹۱۹ء میں ہوئی والد ماجد مولوی سید مقبول حسن قابلؔ امروہوی فارسی کے جید عالم تھے۔قیصر صاحب نے ابتدائی تعلیم پرائمری اسکول کالا کنواں

میں حاصل کی اس کے بعد تحصیل اسکول امروہہ ۱۹۳۴ء میں اردو مڈل پاس کیا بعدۂ جامعہ سید المدارس امروہہ میں زیر تعلیم رہکر منشی، کامل وغیرہ کے امتحانات پاس کیے۔ ۱۹۳۷ء میں جامعہ ناظمیہ لکھنؤ چلے گئے اور سرکار نجم العلماء کے زیر سایہ کسب علم کرنے لگے آپ کے اساتذہ میں مولانا اصغر حسین، مفتی محمد علی، مفتی احمد علی، حافظ کفایت حسین، مولانا سید علی نقی نقوی کے اسماء قابل ذکر ہیں۔

۱۹۴۲ء تک لکھنؤ میں رہے الہ آباد تعلیمی بورڈ سے فاضل فقہ اور لکھنؤ یونیورسٹی سے فاضل ادب کے امتحانات دیئے آپ ڈاکٹر مہدی حسن کی طلب پر آگرہ چلے گئے اور وہاں بحیثیت لٹریری اسسٹنٹ ایک سال کام کیا اس کے بعد رسالہ ''نور'' سے وابستہ ہوئے جو مرادآباد سے ادیب اعظم مولانا ظفر حسن صاحب کی سرپرستی میں نکلتا تھا ایک سال مرادآباد میں قیام کے بعد رامپور چلے گئے اور رضا لائبریری سے وابستہ ہو گئے۔ ۴/دسمبر ۱۹۴۵ء میں شعبۂ مخطوطات کا چارج لیا اس زمانے میں امتیاز علی خاں عرشی ناظم کتب خانہ تھے ۱۴ سال کتب خانہ کی خدمت کرنے کے بعد علیگڑھ چلے گئے اور یکم مئی ۱۹۶۱ء میں مسلم یونیورسٹی کی مولانا آزاد لائبریری میں آپ کا تقرر ہوا۔ یکم دسمبر ۱۹۷۷ء میں اسسٹنٹ لائبریرین شعبۂ مخطوطات بنائے گئے دسمبر ۱۹۷۸ء میں ساٹھ سال عمر کی بنیاد پر سبکدوش ہوئے۔ قیصر صاحب نے دوران ملازمت کتب خانہ کے مخطوطات کی تین توضیحی فہرستیں تیار کیں ۱۔ احسن مارہروی ۲۔ نواب مصطفیٰ خاں شیفتہ اور ذخیرۂ آفتاب اس کے علاوہ مولانا آزاد لائبریری کے نادر مخطوطات پر اہم کتاب بھی تحریر کی جو انجمن ترقی اردو ہند دہلی سے شائع ہوئی جس پر ڈاکٹر خلیق انجم کا حرف آغاز ہے آپ کو نسخہ شناسی میں مہارت حاصل تھی لائبریری میں محفوظ قرآن کریم کے نسخہ کے بارے میں مشہور ہو گیا کہ یہ اورنگ زیب کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے کیونکہ قرآن مجید کے آخر میں ایک مخروطی دائرے میں ''نوشتہ عالم گیر محی

الدین اورنگ زیب ۱۰۸۷ء'' لکھا ہوا ہے۔ آپ نے دلیلوں سے ثابت کیا کہ یہ نسخہ اورنگ زیب کے ہاتھ کا لکھا ہوانہیں ہے بلکہ کسی نے نسخہ کی قیمت بڑھانے کے لیے ہاتھ سے لکھ دیا ہے آپ نے تقریباً ۱۳۸ مخطوطات کی وضاحتی فہرست تیار کی جس میں مؤلفین کے کچھ خود نوشت مخطوطات کی تفصیل بھی بیان کی ہے۔ آپ نے اچھوتے موضوعات پر قلم اٹھایا۔ ''رجال نہج البلاغہ'' آپ کی اہم تالیف شمار کی جاتی ہے۔ [1]

رجال نہج البلاغہ:

یہ کتاب عنوان اور مشمولات کے لحاظ سے خاص اہمیت کی حامل ہے اس کے دو حصے ہیں پہلے حصہ میں رجال کا ذکر دوسرے میں رواۃ کا۔ حصہ اول میں صرف ان اصحاب کا مختصر ذکر ہے جن سے نہج البلاغہ کا کوئی خطبہ یا مکتوب متعلق ہے یا جس کا ذکر حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے کلام میں کیا ہے۔ حصہ دوم میں ان راویوں کا تذکرہ ہے جن کا شمار کلام امیر المومنین علیہ السلام کے اہم راویوں میں ہے اور انہی کی روایت سے علامہ رضی تک حضرت کا بیشتر کلام پہونچا ہے اسی ضمن میں ان مؤلفین کا بھی ذکر کیا گیا ہے جنکے حوالے سے علامہ سید رضی نے امیر المومنینؑ کا کوئی کلام نقل کیا ہے۔ یہ کتاب ایران کلچر ہاؤس نئی دہلی سے اگست ۱۹۹۰ء میں شائع ہوئی۔ چونکہ آپ ابتداً حنفی المسلک تھے بعد میں تحقیق کر کے شیعہ مذہب اختیار کیا تھا اس لیے آپ کا خاندان ملا جلا چلا آ رہا ہے۔ کتاب میں علامہ عقیل الغروی کا وقیع مطالعہ مندرج ہے وہ لکھتے ہیں:

> ''رجال نہج البلاغہ کے مصنف جناب محمود حسن قیصر امروہوی خود ہماری دانشورانہ اور ادبی روایت کے ''رجال'' میں سے ہیں وہ نسلاً سید ہاشمی مذہباً

---

[1] آہ علامہ قیصر مؤلفہ ڈاکٹر سید یٰسین شجاع ص: ۴

راسخ العقیدہ شیعی اہلبیت و استعداد کے اعتبار سے نہایت ذی علم، صلاحیت کے لحاظ سے خلّاق، لیکن ذہنی اور شعوری طور پر انتہائی محتاط شخص ہیں ان کی خلاق طبیعت تحقیق میں ''تدلیس'' کا ارتکاب نہیں کرتی اور ان کا تحقیقی رجحان ان کی تخلیقی صلاحیت کو زنگ نہیں لگاتا وہ شاعری کی طرف مائل ہوتے ہیں تو اس طرح کے شعر کہتے ہیں جن میں مضمون آفرینی اور مبالغہ کی تمام تر شعری روایات موجود ہوتی ہیں۔''

علامہ قیصر صاحب نے ''نہج البلاغہ ایک نظر میں'' عنوان کے تحت اہمیت نہج البلاغہ پر عالمانہ و محققانہ روشنی ڈالی ہے اور ثابت کیا ہے کہ یہ خطبات و مکتوبات حضرت علی بن ابی طالبؑ کا کلام ہے علامہ سید رضی کا نہیں۔

دیگر آثار علمی:

- تدوین کلام علی بن ابی طالب ۱۹۷۶ء
- اصول فہرست نگاری ۱۹۷۵ء
- ترجمہ کشف الحجب والاستار۔ میر اعجاز حسین کنتوری
- فہرست مخطوطات مولانا آزاد لائبریری
- مرأۃ التصوف (تصوف پر اہم مخطوطات کی جزوی فہرست) ۱۹۸۵ء
- سرسید کی چند علمی تحریریں ۱۹۸۲ء
- اسلامی علوم کے ہندی مصادر ۱۹۹۹ء
- علیگڑھ میں محفوظ فرامین و دستاویزات

حامد رضوی، کراروی (۱۴۳۳ھ)

جناب حامد رضوی کی ولادت کراری ضلع الہ آباد میں ہوئی آپ کا شمار دیندار ارباب علم وادب میں ہوتا تھا۔ مذہبی ماحول میں تربیت ہوئی اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ لکھنے پڑھنے کا بہت شوق تھا آپ نے عصری تقاضوں کے پیش نظر اہم کتب کے ہندی زبان میں ترجمے کیے جو بہت زیادہ پسند کیے گئے۔ ۱۴۳۳ھ/ ۳۰ر جنوری ۲۰۱۲ء میں ۷۵ سال کی عمر پاکر وفات پائی۔ دریاباد الہ آباد کے قبرستان میں سپرد لحد کیے گئے۔

ترجمہ نہج البلاغہ:

آپ نے ہندی زبان میں نہج البلاغہ کا اردو ترجمہ کیا جسے ہندی داں طبقہ نے بیحد پسند کیا۔ آپ کی محنت اور کوشش لائق ستائش ہے اس کے کئی ایڈیشن چھپ کر منظر عام پر آچکے ہیں۔

دیگر ترجمے:

- ترجمہ قرآن مجید (ہندی)
- ترجمہ تحفۃ العوام (ہندی)

احتشام عباس زیدی

مولانا احتشام عباس زیدی کا تعلق سیدین پور ضلع جونپور سے ہے والد ماجد دیندار بزرگ تھے جامعہ جوادیہ بنارس سے فخر الافاضل کرنے کے بعد ایران چلے گئے اور حوزۂ علمیہ قم میں زیر تعلیم رہ کر حوزہ کے جید اساتذہ سے کسب فیض کیا سازمان تبلیغات سے منسلک ہوکر متعدد کتب کے ترجمے کیے اور بحمد اللہ یہ سلسلہ جاری ہے۔ آپ نے آقای محمد تقی رہبر کی کتاب کا ترجمہ کیا۔

نہج البلاغہ کے سیاسی تعلیمات:

یہ کتاب ۱۹۹۳ء میں سازمان تبلیغات اسلامی سے شائع ہوئی نہج البلاغہ کے سلسلے میں معلوماتی کتاب ہے ۱۶/ابواب پر مشتمل ہے۔

افروز مجتبیٰ، امروہوی

نوجوان فعّال عالم مولانا سید افروز مجتبیٰ کا تعلق سرزمین علم وادب امروہہ سے ہے۔ آپ کے والد ماجد جناب فرزند رضا دیندار انسان تھے مولانا گریجویشن کرنے کے بعد عازم ایران ہوئے اور حوزہ علمیہ قم میں زیر تعلیم رہکر جید اساتذہ سے کسب فیض کیا زیور علم سے آراستہ ہونے کے بعد ہندوستان واپس آئے اور مصروف تبلیغ ہوئے کئی کتابوں کے ترجمے کیے آج کل جامعۃ المصطفیٰ العالمیۃ کے شعبہ تعلیم سے وابستہ ہیں اور ہندوستان کے مدارس میں جامعۃ المصطفیٰ کا نصاب جو عصری تقاضوں کو مدنظر رکھ کر تیار کیا گیا ہے اسے رائج کرنے کے لیے کوشاں ہیں تاکہ ہندوستانی مدارس عصری ضرورتوں کو پورا کرسکیں۔ آپ نے ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۵ء میں ''نہج البلاغہ فاؤنڈیشن'' نئی دہلی میں قائم کیا اور'' نہج البلاغہ مراسلاتی اسکول'' کے ذریعہ تعلیمات نہج البلاغہ کو دروس کی شکل میں شائع کیا اس ادارے سے بارہ دروس نہج البلاغہ کا اردو ترجمہ بارہ حصوں میں زیور طبع سے آراستہ ہوا۔

پہلا حصہ میں منبع وجود کی جستجو کے عنوان سے معرفت خدا کا ذکر ہے۔ مطبوعہ ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۵ء

دوسرے حصہ میں خدا کی حقیقی معرفت انسان کی فکری ارتقاء کی علامت کے عنوان سے ہے۔ طبع ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۵ء

تیسرا حصہ عشق وعبادت کے بارے میں ہے۔طبع ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۵ء

چوتھے حصہ میں ''عبادت خدا ایک مثالی معاشرے کی بنیاد ہے'' کا ذکر ہے۔۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۵ء

ساتویں حصہ کا عنوان ''وحی فکر وقانون کی تدوین کا واحد خزانہ'' ہے طبع ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۵ء

گیارہواں حصہ ''زندگی کی حقیقت کے بارے میں ہے'' طبع ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۶ء

بارہواں حصے میں آخرت کا عقیدہ اور روز جزا کا ذکر ہے۔طبع ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۶ء

افتخار حسین نقوی نجفی

مولانا سید افتخار حسین نقوی نے ۱۳۷۱ھ/ جون ۱۹۵۱ء میں جنگل بیڑہ مظفر نگر ضلع ملتان میں سفر حیات کا آغاز کیا۔ والد ماجد جناب سید منظور حسین نقوی تھے۔ مدرسہ مخزن العلوم الجعفر یہ ملتان میں کچھ عرصے تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۶۹ء میں عراق روانہ ہوئے نجف اشرف میں آقاء محمد علی افغانی، حافظ بشیر حسین، مولانا ساجد نقوی، مولانا محمد اسحاق، شیخ عباس کوجانی سے معقولات ومنقولات کا درس لیا۔ ذیقعدہ ۱۳۹۶ھ میں آپ کو حکومت عراق نے گرفتار کرلیا ۲۸ روز جیل میں رہنے کے بعد رہائی ملی ۱۸/ ذی الحجہ کو کوئٹہ ہوتے ہوئے ملتان پہونچے اور مدرسہ مخزن العلوم الجعفر یہ میں تدریس کے فرائض انجام دینے لگے آپ نے نوجوانوں کی ایک انجمن قائم کی جس سے آپ کی کئی کتب شائع ہوئیں ماہ جنوری ۱۹۷۸ء میں جامعۃ اہلبیت اسلام آباد تشریف لے گئے اور آپ کی کوشش سے شوال ۱۳۹۸ھ سے ماہنامہ ''الزہرا'' کی شروعات ہوئی۔ آپ نے اسلام آباد میں تعلیم بالغان کا بھی سلسلہ قائم کیا تھا جولائی ۱۹۸۰ء میں اسلام آباد میں ہونے والے شیعہ کنونشن کے روح رواں تھے۔تصنیف وتالیف کا بہت شوق ہے۔نہج البلاغہ کے سلسلے میں بھی آپ

کی تخلیق موجود ہے۔

معارف نہج البلاغہ:

معلوماتی کتاب ہے ادارہ شریکۃ الحسین پبلیکیشنز پاکستان سے شائع ہوئی۔

کامیاب زندگی کے اُصول:

ایک سال ماہِ رمضان میں لندن میں وصیت اکتیس، نہج البلاغہ پر دروس دیے جنہیں کتابی شکل دی گئی۔ مرکز افکارِ اسلامی نے اس کتاب کو شائع کرایا۔ کتاب مرکز افکارِ اسلامی کی ویب سائٹ پر موجود ہے۔

اقبال حیدر حیدری

مولانا اقبال حیدر حیدری کا تعلق گڑھی مجھیڑا، ضلع مظفر نگر سے ہے۔ مذہبی ماحول میں تربیت ہوئی دینی تعلیم حوزۂ علمیہ امام حسین مظفر نگر میں حاصل کی اس کے بعد حوزہ علمیہ قم چلے گئے وہاں مدرسہ حجتیہ میں زیر تعلیم رہ کر درجۂ کمال پر فائز ہوئے ہمارے معاصر ہیں محنتی، فعّال ہیں۔ قلم وقرطاس کی خدمت میں مصروف ہیں کئی اہم کتب کو اردو پیکر عطا کر چکے ہیں۔

گفتار امام علیؑ:

آپ نے علامہ عبدالواحد آمدی تمیمی (۵۱۰ھ) کی معروف تالیف ''غرر الحکم ودرر الکلم'' سے مختلف موضوعات سے متعلق ایک ہزار ارشادات حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کا انتخاب کیا ہے اور اسے ترجمہ کے ساتھ ۱۹۹۷ء میں نشر کو ثر نئی دہلی سے شائع کیا موضوعات میں آرزو، اخلاص، اسراف، اطاعت، انکساری، انصاف، ایثار، خاموشی، توکل، خواہشات، سستی، لالچ، فقر، نفاق، صلہ رحمی، علم، عمل، غفلت وغیرہ جیسے عنوانات کا انتخاب کیا ہے۔

تقی عابدی، ڈاکٹر

پندرھویں صدی میں اعلیٰ پیمانے پر ادبی خدمات انجام دینے والی ذات ڈاکٹر سید تقی حسن، تقی عابدی کی ہے آپ کی ولادت ۱۳۷۲ھ/ یکم مارچ ۱۹۵۲ء کو دہلی میں ہوئی۔ والد ماجد سید سبط نبی عابدی وضعدار بزرگ تھے۔ ابتدائی تعلیم وطن میں حاصل کی حیدرآباد دکن سے M.B.B.S. کیا اور برطانیہ سے M.S. کی ڈگری حاصل کی۔ مشہور سرجن ہونے کے باوجود اردو ادب میں اعلیٰ مرتبہ رکھتے ہیں۔

ادبی معجزہ:

آپ نے حضرت علی علیہ السلام کا خطبہ بلا الف کے منثور و منظوم ترجموں کو اس کتاب میں جمع کیا تا کہ دنیا مولا علیؑ کی قادرالکلامی سے آشنائی حاصل کر سکے۔ اس کتاب میں ترجمہ مولانا ظفر الحسن صاحب، ترجمہ مولانا مرتضیٰ حسین فاضل، ترجمہ مولانا علی حیدر کھجوی، منظوم ترجمہ سید ناظر حسین ناظمؔ، منظوم ترجمہ جناب جرار رضوی قابل ذکر ہیں اس کے علاوہ تقی عابدی صاحب نے نہج البلاغہ کا تعارف جدید طرز میں پیش کیا علامہ شریف رضی کی سوانح حیات بھی مندرج ہے یہ کتاب ستمبر ۲۰۰۶ء میں کتاب نگر حسن آرکیڈ ملتان کینٹ سے شائع ہوئی۔

آپ لکھتے ہیں: میرے محدود مطالعہ میں عربی و فارسی زبان میں کسی نے بغیر الف صنعت میں اس کا ترجمہ نثری یا منظوم نہیں کیا۔ لیکن یہ اردو زبان کی خوش قسمتی ہے کہ اس میں کم از کم تین ایسے صاحب علم وفن پیدا ہوئے جنھوں نے ترجمہ کی تنگنائی اور محدودیت کو برداشت کرتے ہوئے بھی صنعت بغیر الف میں سلاست اور روانی سے اشہب قلم کو ایسا دوڑایا جس کی رفتار سے اذہان صاحبانِ علم وفن دنگ ہیں۔ [1]

---

[1] مقدمہ ادبی معجزہ۔ ص:۱۱

جرار رضوی، بھیکپوری

جناب جرار رضوی کا تعلق علی نگر بھیکپوری پوسٹ چین پور ضلع سیوان سے ہے والد ماجد سید علی شیر رضوی اور جد بزرگوار سید نور علی مرحوم بستی کی عظیم ہستیوں میں شمار کیے جاتے تھے آپ کا سلسلہ نسب حضرت موسیٰ مبرقعؑ پر منتہی ہوتا ہے۔ مولانا سید پیر علی صاحب مرحوم علی نگر کے مشہور عالم دین گذرے ہیں۔ [1]

خطبہ عبرت:

آپ نے اس خطبہ کا ترجمہ مثنوی کی شکل میں انتہائی شستہ شگفتہ زبان میں کیا ہے۔ کسی بھی نثر کا نظم میں ترجمہ کرنا وہ بھی کلام امیر المومنین علیہ السلام کا کارے دارد ہے۔ مگر اشعار کی روانی اور سلاست سے اندازہ ہوتا ہے کہ موصوف کو فن عروض وقوافی پر مہارت حاصل ہے اور زبان و بیان پر قدرت کاملہ رکھتے ہیں۔

آپ نے یہ ترجمہ ۱۴۱۳ھ/ ۲ر دسمبر ۱۹۹۲ء کو مکمل کیا اور ارباب علم وادب سے داد و تحسین حاصل کی۔ آپ لکھتے ہیں:

> ''حضرت علیؑ کے خطبے حقیر نے دیکھے نیز پڑھے جس کی وجہ سے ذوق نے کم علم ہوتے ہوئے بھی حیثیت سے بلند عزم کی طرف ہمت کرنے کی توفیق بخشی معبود کے رحم وکرم نے دستگیری کی معصومینؑ کے فیوض نے رہبری کی برکت و رحمت سے مستفید ہو کر دفتر مدح معصومؑ میں شرکت وشمولیت کے لیے سعی کی ہے ملتجی ہوں کہ کوشش قبول ہو۔''

---

[1] خطبہ عبرت۔ ص: ۲

حسنین اختر، امروہوی

حضرت مولانا سید محمد عبادت کلیمؔ طاب ثراہ کے سب سے چھوٹے فرزند ڈاکٹر سید حسنین اختر نے ۱۳۸۲ھ/ یکم ستمبر ۱۹۶۲ء میں سفر حیات کا آغاز کیا۔ علمی و مذہبی ماحول میں تربیت ہوئی تعلیم والد علام سے حاصل کی اس کے بعد امام المدارس انٹر کالج امروہہ میں زیر تعلیم رہے۔ بعدۂ ایم اے کیا اور ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ الہ آباد یونیورسٹی میں عربی کے لکچرر رہے اس کے بعد دہلی یونیورسٹی میں اسسٹنٹ پروفیسر ہوئے۔

دراسۃ فی منشورات الامام علیؑ:

Ph.D کا تحقیق مقالہ ہے۔ ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء میں دہلی سے شائع ہوا۔ اس میں حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی نثر کا تحقیقی مطالعہ اور امامؑ کے ان خطبات و خطوط کو خاص طور پر یکجا کیا ہے جو نہج البلاغہ کے علاوہ دوسری قدیم کتب میں پائے جاتے ہیں۔

حسین ضابط، حیدرآبادی

جناب حسین ضابط صاحب کا تعلق سرزمین علم و ادب حیدرآباد دکن سے تھا۔ نہج البلاغہ کے شیدائی تھے ہر وقت اسی کتاب سے شغف تھا آپ نے ''نہج البلاغہ سوسائٹی'' قائم کی جس سے انگریزی کے علاوہ مختلف زبانوں میں نہج البلاغہ کے ترجمہ اور اس کے متعلق کتابیں شائع کیں آپ کی کوشش تھی کہ یہ کتاب معاشرہ میں عام ہو جائے اور ہر شخص اس سے آشنائی حاصل کر لے۔

خسرو قاسم

ناشر فضائل اہلبیت جناب خسرو قاسم کا تعلق سیوہارا ضلع بجنور سے ہے۔ ۳۰/ مارچ ۱۹۶۴ء میں آپ متولد ہوئے والد ماجد پروفیسر محمد قاسم صدیقی اور دادا مجاہد آزادی مولانا حفظ الرحمن صاحب نامور گذرے ہیں۔ خسرو قاسم حنفی المسلک ہیں۔ ابتدائی تعلیم دہلی میں ہوئی علیگڑھ آنے کے بعد لیڈی فاطمہ اسکول میں تعلیم حاصل کی اس کے بعد مکینکل انجینرنگ میں گریجویشن کیا تعلیم سے فراغت کے بعد مسلم یونیورسٹی علیگڑھ میں شعبہ انجینرنگ سے وابستہ ہو گئے آپ بڑے پیمانے پر فضائل اہلبیت علیہم السلام سے متعلق نادر کتب کی اشاعت میں مصروف ہیں۔ راقم مجلس خطاب کرنے کے سلسلے میں علیگڑھ گیا ہوا تھا یونیورسٹی کے گیسٹ ہاؤس میں قیام تھا محترم ملاقات کے لیے تشریف لائے تو میں نے سوال کیا کہ آپ کو ان کتب کی اشاعت کا شوق کیسے ہوا؟ آپ نے فرمایا میں نے خواب میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام کو دیکھا اس طرح کہ مولا علیؑ کا سارا بدن زخمی ہے حضور نے مجھے حکم دیا کہ ان زخموں پر مرہم ملو۔ میں حیران رہ گیا خواب سے بیدار ہوا میں نے یہ خواب اپنے قابل احترام بزرگ سے بیان کیا انھوں نے کہا تم مولا علیؑ اور ان کی اولاد کے فضائل اور تعلیمات کو نشر کرو چنانچہ جب ہی سے میں نے ان کتب کی اشاعت کا بیڑا اٹھایا اب تک سو سے زائد کتب شائع کر چکے ہیں اور بلا قیمت تقسیم کرتے ہیں خداوند عالم ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔

حضرت علیؑ کے اقوال حکمت:

خسرو قاسم صاحب نے مشہور شافعی فقیہ قاضی ابوعبد اللہ محمد بن سلامہ القضاعی کی

تالیف ''دستور معالم الحکم و ماثور مکارم الشیم'' سے اقوال حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو منتخب کر کے ترجمہ کے ساتھ ستمبر ۲۰۰۳ء میں فرید بک ڈپو دہلی سے شائع کیا۔ قاضی قضاعی مصر کے نائب قاضی تھے مختلف علوم وفنون میں مہارت رکھتے تھے۔ خطیب بغدادی نے ۴۴۵ھ میں حج کے موقع پر ان سے حدیث کی سماعت کی تھی۔ آپ کا انتقال ۱۶/ ذیقعدہ ۴۵۴ھ کو مصر میں ہوا۔

وصیت نامہ حضرت علیؑ بہ امام حسنؑ:

نہج البلاغہ میں حضرت علی علیہ السلام کی ذکر شدہ وصیت کا ترجمہ ۲۰۰۹ء میں شائع کیا جو علیگڑھ سے منظر عام پر آیا۔ ترجمہ کی عبارت سادہ وسلیس ہے۔

لسان العرب میں نہج البلاغہ کے الفاظ:

لسان العرب میں نہج البلاغہ کے الفاظ کو مولف نے حدیث علیؑ کے الفاظ سے ذکر کیا خسرو قاسم صاحب نے ان الفاظ کو الگ جمع کیا اور کتاب شائع کروائی۔

دیگر علمی آثار:

- فتح المطالب فی مناقب علی بن ابی طالب ۲ جلد
- موسوعۃ آثار علی بن ابی طالب
- تفسیر الامام علی بن ابی طالب
- فضائل علی بن ابی طالب کرم اللہ وجھہ
- اھلبیت اور آیت مباھلہ
- تشریف البشر بذکر الائمۃ الاثنا عشر تالیف نواب صدیق حسن خاں
- فتح الملک العلی بعجۃ حدیث باب مدینۃ العلم
- مقتل الامام امیر المومنین علی بن ابی طالب

- صحیح المناقب (مناقب اہلبیت علیہم السلام)
- مناقب السادات سید علی ہمدانی
- تصحیح رد الشمس و ترغیب النواصب الشمس
- سیرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ ابن حجر مکی
- انتخاب وارد و ترجمہ جواہر العقدین فی فضل الشرفین
- حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عظیم شخصیت ایک تعارف
- احیاء المیت بفضائل اہلبیت جلال الدین سیوطی
- مسند فاطمہ و فضائل فاطمہ علیہا السلام
- فضائل امیر المومنین بزبان خلفاء راشدین
- صحیفۂ نور
- والدین رحمۃ للعالمین ﷺ
- سیدنا حضرت علی و ابن تیمیہ
- امام حسن عسکری اہلسنت کی نظر میں
- فضائل اہلبیت تفاسیر اہلسنت میں
- ذکر ائمہ اثنا عشر شیخ عبد الحق محدث دہلوی
- انتخاب کتاب ربیع الانوار
- فضل الرسول ﷺ
- اعلان النصر المبین فی مفاضلۃ بین اہل صفین

رضا علی عابدی

عالمی شہرت یافتہ علمی وادبی شخصیت جناب رضا علی عابدی جنکی آواز ریڈیو بی بی سی سے نشر ہوتی رہتی ہے ان کے کئی علمی آثار منظر عام پر آچکے ہیں نہج البلاغہ سے والہانہ عشق ہے ریڈیو ٹیلی ویژن پر نہج البلاغہ کے سلسلے میں تقریریں اور مکالمے نشر ہو چکے ہیں۔

حضرت علیؑ کی تقریریں:

۷۲ خطبات نہج البلاغہ کا انتخاب آپ نے کیا جسے سادہ اور سلیس زبان میں اردو قالب میں ڈھالا جو کراچی سے شائع ہوا مختلف ترجموں کو سامنے رکھ کر نہج البلاغہ کو آسان زبان میں پیش کرنے کی سعی کی ہے تا کہ نہج البلاغہ عام فہم ہو جائے اور عوام زیادہ سے زیادہ استفادہ کر سکیں۔

سلمان عابدی

شاعر نہج البلاغہ مولانا سید سلمان عابدی کی ولادت کرناٹک جنوبی ہند کے قصبہ علی پور میں ۱۳۹۲ھ/ ۱۹ رمئی ۱۹۷۲ء میں ہوئی۔ والد ماجد سید نور الھدیٰ عابدی متشرع بزرگ تھے سطحیات کی تکمیل حوزۃ المھدی علی پور میں کی اعلیٰ تعلیم کے لیے عازم ایران ہوئے حوزۂ علمیہ قم میں رہ کر مدرسہ عترت آل محمدؐ میں تعلیم حاصل کی جید اساتذہ سے کسب فیض کیا۔ بچپن سے شعر وسخن کی طرف طبیعت کا میلان رہا علم عروض کی تعلیم آقای فشارکی سے حاصل کی ذاکری کا بھی شوق ہے مختلف ممالک تھائی لینڈ، سنگاپور، ہانگ کانگ، انڈونیشیا، کنیڈا وغیرہ

میں مجالس کو خطاب کر چکے ہیں۔ آپ ''البلاغ آرگنائزیشن'' کے صدر ہیں جس کے زیر نگرانی جنوبی ہند میں حوزہ علمیہ باقر العلوم اور جامعۃ الزہرا کے علاوہ کئی پراجکٹس چل رہے ہیں۔ آپ نے متعدد کتب کے ترجمے کیے جن میں خاندان اور قرآن، تربیت اولاد، ذمہ دار والدین قابل ذکر ہیں۔

آپ کا اہم اور ادبی کارنامہ کلمات قصار کا منظوم ترجمہ ہے۔ جو ''قندلیں'' کے عنوان سے ماہنامہ اصلاح لکھنؤ سے شائع ہوا اس کے بعد کتابی شکل میں طبع ہوا۔ مکمل نہج البلاغہ کا منظوم ترجمہ کا ارادہ ہے خطبات کا کافی حد تک ترجمہ کر چکے ہیں۔ خداوند عالم ارادہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔

یہ ترجمہ مرکز افکار اسلامی کے ویب سائٹ پر موجود ہے۔

شاہ محمد وسیم، پروفیسر

پروفیسر ڈاکٹر شاہ محمد وسیم ان اہل علم میں ہیں جنھیں نہج البلاغہ سے والہانہ عشق ہے۔ Economics کے شعبہ سے تعلق رکھنے کے باوجود نہج البلاغہ کے سلسلے میں بہت لکھا اور خوب لکھا۔ اصل وطن جونپور ہے ولادت یکم جنوری ۱۹۴۱ء کو لکھنؤ میں ہوئی۔ ۱۹۶۱ء میں ایم کام اور ۱۹۷۱ء میں لکھنؤ یونیورسٹی سے Ph.D کی ڈگری حاصل کی۔ ملازمت کا آغاز ۱۹۶۲ء میں لکھنؤ کرسچین کالج میں بحیثیت لکچرر مقرر ہونے کے ساتھ ہوا کالج میں دوران ملازمت اہم خدمات انجام دیں۔ ۱۹۶۹ء میں آپ کا تقرر مسلم یونیورسٹی علیگڑھ میں ہوا آپ نے درس وتدریس کے علاوہ انتظامی امور میں بھی دلچسپی لی جسے دیکھ کر آپ کو ''آفتاب ہال'' کا وارڈن مقرر کیا گیا۔ آفتاب ہال میگزین نکالی اور اس کا نام "The Aftab"

رکھا ۱۹۷۵ء میں آپ کو انجنل انجنئر نگ کالج سری نگر میں بحیثیت اسسٹنٹ پروفیسر کے ڈیپوٹیشن پر بلایا گیا جہاں آپ نے اپنی اعلیٰ صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ پروفیسر شاہ وسیم بین الاقوامی تجارت میں ہندوستان کی بیرونی تجارت کے اقتصادی نمو، اقتصادی منصوبہ بندی، بین الاقوامی سیاحت، پسماندہ علاقوں کی ترقی، زری نظام اور بینک کاری، ہندوستانی اور بین الاقوامی بازار یابی کے مضامین میں مہارت اور دلچسپی رکھتے ہیں۔ ان موضوعات پر متعدد مقالے شائع ہو چکے ہیں۔ اسلامی بینک کاری اور قرآن وعصر حاضر کے مسائل پر بھی لکھا۔ آپ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان دہلی میں اصطلاحات کا مرس کمیٹی کے ممبر رہے اصطلاحات وضع کیں آپ نے شعبہ کامرس میں درس وتدریس کے علاوہ Law کے شعبہ میں شروع ہونے والے ڈپلوما کورس کے طلباء کو بھی پڑھایا۔ اسی طرح شعبۂ جرنلزم ارو ماس کمیونیکیشن کے نصابی مضامین کی بھی تدریس کی۔ U.G.C. کی اسکیم کے تحت تعلیم میں بہتری لانے کے لیے اساتذہ کے لیے قائم کیے گئے Acadmic Staff College میں آپ کامرس اکونامکس پڑھانے والے اساتذہ کو لکچر دیتے رہے۔ دنیا کے مختلف ممالک میں سیمینار اور کانفرنسوں میں شرکت کی۔ ڈین آف فیکلٹی کے عہدہ پر فائز ہو کر ریٹائر ہوئے۔ نہج البلاغہ پر انگریزی میں تین رسالے لکھے اور شائع کرائے۔

1- Socio-Economic Justice with Reference to Nahjul Balaggha
2- Dignity of Labour with reference to Nahjul Balagha
3- Trade with Reference to Nahjul Balagha

اس کے علاوہ Nahjul Balagha Inter Religious Under Standing نئی دہلی سے ایک کتاب شائع ہوئی جسے آپ نے اور پروفیسر مولانا علی محمد نقوی نے مشترکہ طور پر مرتب کیا اس کتاب میں اپریل ۱۹۹۵ء میں منعقد ہونے والی عالمی نہج البلاغہ کانفرنس میں پڑھے جانے والے مقالات کو مرتب کیا۔ ۱۹۹۷ء میں دہلی سے شائع ہوئی مقالات کی تفصیل اس طرح ہے۔

1-The Latest Edition Of Nahjul Balagha

علامہ عزیز الدین عطاروی

2-Nahjul Balagha : An Analysis

علامہ ذیشان حیدر جوادی

3-The Relevance of Nahjul Balagha to Contemporary

ڈاکٹر عصمت لطیف مہدی

4-The Concept of God in Nahjul Balagha

پروفیسر ماجد علی خاں

5-Concept of Society in Nahjul Balagha

پروفیسر سیدہ جعفر

6-The Idel of Inter-Religious Understanding

سوامی بھرمست نند

7-Nahjul Balagha and the Inter-Religious

ڈاکٹر جوزف الہاشم

8-Nahjul Balagha and the Unity of Religions

ڈاکٹر سلیمان کیتانی

9-Imam Ali on the Limits and Conditinos of True Religios Understanding

ڈاکٹر جیمس ڈبلیو مارکس

10-The Concept of Islamic Society in Nahjul Balagha

ڈاکٹر صادق نقوی

11-The Concept of Man in Nahjul Balagha

پروفیسر سید انور کبیر

12-A Manifesto for Human Affairs in Nahjul Balagha

ڈاکٹر آر۔ کے۔ مشرا

13-Human Values in Nahjul Balagha

ڈاکٹر موسیٰ رضا

14-Human Values in Nahjul Balagha

ڈاکٹر امینہ نقوی

15-Human Dignity and Human Rights in Islam with Special Reference to Nahjul Balagha

فردوس اے۔ والی

16-Hazrat Ali (A.S.) and the Reconstruction of Society

ایس۔ جے۔ آر۔ بلگرامی

17-Socio-Economic Justice with Particular Reference to Nahjul Balagha

پروفیسر ایس۔ ایم۔ وسیم

18-Hazrat Ali's (A.S.) Principales of Administration

پروفیسر ظفر احمد نظامی

19-The Idea of an Imam-Rular in Nahjul Balagha and its Influence of Al-Farabi's Political Philosophy

پروفیسر ایم۔ ایس۔ خاں

20-Some Spiritual Dimensions of Nahjul Balagha

حمید اللہ مرضی

21-Terrestrial Relities in Nahjul Balagha

مولانا حسن عباس فطرت

22-Literary Merits of Nahjul Balagha and its Impact on Art and Culture

ڈاکٹر ایس۔ عبدالباری

23-Sources of Ali's Knowledge and Nahjul Balagha

مولانا رضا آقا

شمس الحسن عارفی

مولانا شمس الحسن صاحب کا تعلق بگھرا ضلع مظفر نگر سے ہے۔۱۳۸۶ھ/ ۱۲/ مارچ ۱۹۶۶ء کو متولد ہوئے والد ماجد مبارک حسین مرحوم دیندار بزرگ تھے۔سطحیات کی تکمیل کے بعد لکھنؤ گئے اور جامعہ ناظمیہ میں مولانا ایوب حسین سرسوی، مولانا محمد شاکر نقوی، مولانا مرتضیٰ نقوی، مولانا محمد حسین نجفی اور مولانا ابن حیدر سے کسب علم کر کے اعلیٰ مہارت حاصل کی۔

۱۹۹۱ء میں ممتاز الافاضل کی سند حاصل کی بعدہ ۱۹۹۲ء کے اواخر میں حوزۂ علمیہ قم روانہ ہوئے آپ اور ہم مدرسہ حجتیہ جو حوزۂ علمیہ قم کا تاریخی مدرسہ ہے وہاں پر زیر تعلیم رہے ہندوستان واپس آنے کے بعد آپ جامعۃ المنتظر نوگانواں سادات میں تدریس کے فرائض انجام دینے لگے اور ہاسٹل کی نظارت بھی آپ کے سپرد کی گئی چند سال قبل جامعہ ناظمیہ لکھنؤ میں سرکاری تقرر ہو گیا ہے آج کل وہاں تدریس فرما رہے ہیں آپ ایک اچھے استاد اور اچھے مربی ہیں تعلیم کے ساتھ ساتھ طلباء کی تربیت بھی فرماتے ہیں درسیات پر اچھی گرفت ہے۔ جامعہ ناظمیہ اور حوزۂ علمیہ قم میں بہت محنت اور لگن سے پڑھا ہر وقت درس و بحث میں مشغول رہتے تھے۔ اخلاق و کردار کے لحاظ سے بھی بے مثل ہیں کم گو کم سخن مطلب بھر بات کرنے کے عادی ہیں، فضول گفتگو سے پرہیز ہے۔ لکھنے پڑھنے کا شوق ہے کئی کتابوں کے ترجمے کیے۔

نہج البلاغہ سے تیس سبق:

آپ نے آقای کاظمی کی کتاب ''سی درس از نہج البلاغہ'' کا اردو ترجمہ کیا یہ دروس اخلاقیات اور اصلاحات پر مشتمل ہیں۔ نہج البلاغہ سے منتخب فقروں کی مکمل وضاحت اور

توضیح کی ہے نہج البلاغہ کی اخلاقی تعلیمات کا اچھا مجموعہ ہے جسے آپ نے خطیب اہلبیت مولانا سید نعیم عباس صاحب پرنسپل جامعۃ المنتظر کی فرمائش سے انجام دیا۔ مجموعہ کی اشاعت کا مقصد خطباء اور ذاکرین کے لیے علمی مواد فراہم کرنا ہے تاکہ وہ آسان لب ولہجہ میں صحت مند گفتگو کر سکیں۔ یہ ترجمہ اکتوبر ۲۰۰۴ء میں جامعۃ المنتظر نوگانواں سادات سے منظر عام پر آیا۔ خداوند عالم مترجم اور ناشر کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔

صفدر عباس طاہری

مولانا صفدر عباس طاہری پاکستان کے معروف عالم دین ہیں حوزۂ علمیہ قم کے تعلیم یافتہ ہیں۔ تصنیف وتالیف کا بہت شوق ہے علمی وادبی شخصیت کے حامل ہیں۔

کلام لسان اللہ ترجمہ خطبہ بلا الف:

آپ نے حضرت علی علیہ السلام کے خطبہ بلا الف کا اردو زبان میں بلا الف ترجمہ کیا آپ سے قبل مولانا ظفر الحسن صاحب بنارسی نے بلا الف ترجمہ کیا تھا جو متعدد بار ہندوستان میں شائع ہو چکا ہے۔ یہ ترجمہ وفاق علماء شیعہ ڈیرہ غازی خاں نے سندھ پرنٹنگ پریس سے شائع کیا۔ [1]

عارف حسین

جناب عارف حسین کی ولادت ۱۳۸۳ھ/ ۱۹۶۳ء کو لکھنؤ میں ہوئی آپ کے والد الحاج لیاقت حسین مرحوم دیندار بزرگ تھے۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد پوسٹ

---

[1] تالیفات شیعہ۔ص:۵۰۹، امامیہ مصنفین۔ج:۱۔ص:۱۰۱

گریجویٹ ڈگری حاصل کی۔شعبہ تعلیم سے وابستہ ہیں۔۲۶ سال سے علم ریاضی کی تدریس کر رہے ہیں۔ لکھنے پڑھنے کا بھی شوق ہے۔ نہج البلاغہ کے شیدائی ہیں۔ نہج البلاغہ سے متعلق کئی کتابچے ہندی زبان میں لکھے جو لکھنؤ سے شائع ہوئے۔

علی امام زیدی

ڈاکٹر سید علی امام زیدی، گوہر یادگار انیسؔ و رشیدؔ جناب سید سجاد حسین صاحب شدیدؔ کی ہمشیرہ کے حقیقی نواسے ہیں لکھنؤ کے ادبی خانوادہ میں ۱۳۷۵ھ/ ۲۲/اپریل ۱۹۵۵ء میں آنکھ کھولی لکھنؤ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے باقاعدہ شاعری کا آغاز کیا۔شدیدؔ لکھنوی نے کلام پر اصلاح کی اور ان کے ہمراہ پٹنہ، کلکتہ، فیض آباد، بلرامپور، ردولی اور کانپور وغیرہ مجالس میں جا کر ان کی پیش خوانی کا شرف بھی حاصل کیا۔ مرثیہ کے علاوہ نظم، غزل، رباعی میں بھی طبع آزمائی کی نظم کے علاوہ نثر میں بھی اعلیٰ مہارت رکھتے ہیں۔ چار کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں [1] ہندی زبان میں بھی اچھی گرفت رکھتے ہیں کئی اہم کتب کو ہندی پیکر عطا کیا ہے۔

ترجمہ نہج البلاغہ:

آپ نے مفتی جعفر حسین کے ترجمہ نہج البلاغہ کو ہندی قالب میں ڈھالا جو نظامی پریس لکھنؤ سے ۲۰۱۱ء میں منظر عام پر آیا زبان عام فہم ہے اردو الفاظ کو ہندی میں لکھا ہے تاکہ اردو سمجھنے والا طبقہ بآسانی سمجھ سکے آپ کی یہ خدمت ہندی داں طبقہ کے لیے بہت زیادہ مفید ہے اور وہ طبقہ اس ترجمہ سے خاطر خواہ استفادہ کر رہا ہے۔ خداوند عالم آپ کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔

---

[1] تذکرۂ شعراء اہلبیتؑ۔ص:۲۳۸

دیگر آثار علمی:

- ترجمہ قرآن مجید (ہندی)
- ترجمہ تحفۃ العوام (ہندی)
- ترجمہ وظائف الابرار (ہندی)
- گوہر عزا مجموعہ کلام (اردو)
- گلدستۂ سلام اردو

غلام حسین، رضا آقا

مولانا سید غلام حسین عرف رضا آقا حیدر آباد دکن کے بزرگ عالم ہیں۔ سلطان المدارس لکھنؤ مین تعلیم حاصل کی حیدر آباد دکن میں اعلیٰ پیمانے پر قومی وملی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ مجالس کے سلسلے میں مختلف مما لک کے سفر کر چکے ہیں۔ حوزہ علمیہ نجف اشرف میں تعلیم حاصل کر کے فقہ، اصول، عقائد وکلام میں اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ ہندوستان مراجعت کے بعد آپ نے حضرت امیر المومنینؑ کا وہ کلام جو نہج البلاغہ کے علاوہ ہے جمع کیا۔

نہج الاسرار فی کلام حیدر کرار:

آپ نے ۱۲ سال کی محنت وکاوش سے اس کلام کو جمع کیا جمع آوری میں سلیم بن قیس ھلالی، ثقۃ الاسلام شیخ محمد بن یعقوب کلینیؒ، شیخ صدوقؒ، حافظ ابونعیم، شیخ سلیمان، ملا عبد الصمد ھمدانی کی کتب سے کامل استفادہ کیا ہے۔ اس کا پہلا ایڈیشن ۱۳۹۹ھ میں پاکستان سے شائع ہوا۔ آپ کی یہ علمی کاوش قابل ستائش ہے جس کی بنا پر وہ خطبے جو ابھی تک منظر عام پر نہیں آسکے تھے وہ قابل استفادہ ہو گئے۔ آپ نے خطبہ بلا نقطہ کا بھی ترجمہ کیا۔

غلام رضا ناصر نجفی

مولانا غلام رضا ناصر کی ولادت ۱۳۵۸ھ/ اگست ۱۹۳۹ء کو بھلوال ضلع سرگودھا میں ہوئی میٹرک کرنے کے بعد دینی تعلیم کی ابتدا دار العلوم محمدیہ سرگودھا سے کی اس کے بعد جامعۃ المنتظر لاہور میں زیر تعلیم رہے اور وہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد دار العلوم الجعفریہ خانپور کے مدرس اعلیٰ مقرر ہوئے کچھ عرصے دار العلوم محمدیہ ضلع سرگودھا میں تدریس کی پھر مدرسۃ الواعظین کراچی میں رہے اس کے بعد نجف اشرف تشریف لے گئے وہاں آیت اللہ سید ابو القاسم الخوئی، امام خمینی، آیت اللہ شیخ مرتضیٰ فیروز آبادی، آیت اللہ رشتی سے فقہ، اصول، تفسیر، حدیث کی تعلیم حاصل کر کے وطن واپس آئے اور فیصل آباد میں تبلیغ دین میں مصروف ہوئے کچھ عرصے بعد تنزانیہ و کینیا کے تبلیغی دورے کیے اور ۱۹۷۹ء میں جامعہ حیدریہ باب حیدر میٹہ ضلع سرگودھا میں مدرس اعلیٰ مقرر ہوئے۔

پاکستان میں آپ کے مشہور اساتذہ مولانا شیخ اختر عباس نجفی، مولانا شیخ محمد حسین، مولانا حسین بخش، مولانا صفدر حسین نجفی، مولانا حافظ ریاض حسین شاہ کے اسماء قابل ذکر ہیں۔

آپ نے کلام امیر المومنین علیہ السلام کے مجموعہ ''غرر الحکم و درر الکلم'' کا اردو زبان میں ترجمہ کیا۔

دیگر آثار علمی:

- ترجمہ توضیح المسائل آیت اللہ خوئی
- ترجمہ مناسک حج آیت اللہ خوئی
- منازل آخرۃ[1]

---

[1] تذکرہ علماء امامیہ پاکستان ص ۲۰۹

قمر عباس

مولانا سید قمر عباس نے حوزہ علمیہ امیر المومنین نجفی ہاؤس ممبئی میں تعلیم حاصل کی بعدہٗ ایران گئے اور حوزۂ علمیہ قم کی تاریخی درسگاہ مدرسہ حجتیہ میں رہکر تعلیم حاصل کی۔ آپ راقم کے معاصرین میں ہیں۔ دوران تعلیم ہی ریڈیو تہران کی اردو سروس میں ملازمت کی تہران میں مقیم ہیں۔

تجلیات حکمت:

آقای سید اصغر ناظم زادہ کی تالیف کا اردو ترجمہ ہے جس میں حضرت امیر المومنینؑ کے ۲۲۵ منتخب اقوال وکلمات شامل ہیں۔ ۲۰۰۳ء میں حیدری کتب خانہ ممبئی سے شائع ہوئی۔

محمد اکرم

جناب محمد اکرم صاحب پاکستان کے اہل علم میں سے ہیں آپ کی تالیف ''قرآن اور نہج البلاغہ'' ہے جس میں آپ نے خالق ومخلوق کے کلام کے محاسن بیان کیے ہیں۔

محمد بشارت علی

مولانا محمد بشارت علی نے حضرت علی علیہ السلام کے وہ خطبات جو نہج البلاغہ میں مرقوم نہیں ہیں انھیں مرتب کیا۔

کلمات جلی من کلام مولا نا علیؑ:

یہ کتاب ۴۵۰ صفحات پر مشتمل ہے کراچی سے شائع ہوئی۔ [1]

محمد حسنین رضوی

جناب سید محمد حسنین رضوی کو اگر عاشق نہج البلاغہ کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا آپ نے لکھنؤ میں ادارۂ ''علی مشن'' قائم کیا جس کے زیر اہتمام نہج البلاغہ سیمینار اور کانفرنس کا انعقاد کیا اور ہر سال علمی، ادبی، سماجی شخصیات کو ''علی ایوارڈ'' سے نوازتے ہیں۔ ماہنامہ ''باب شہر علم'' کا اجرا کیا جس میں سلسلہ وار نہج البلاغہ کی اشاعت اور مختلف موضوعات پر مضامین لکھے۔ نہج البلاغہ سے عشق کا یہ عالم ہے کہ آپ نے اپنے مکان کا نام ''نہج البلاغہ ہاؤس'' رکھا۔

آپ نے انگریزی میں نہج البلاغہ بھی ایڈیٹ کی۔ اس کے علاوہ اردو میں خطبات کو موضوع کے اعتبار سے مرتب کیا جسے موضوعاتی نہج البلاغہ کیا جا سکتا ہے یہ عباس بک ایجنسی لکھنؤ سے شائع ہوا۔

محمد سیادت نقوی، امروہوی

مولانا ڈاکٹر سید محمد سیادت نقوی نے ۱۳۶۱ھ/ ۶ نومبر ۱۹۴۲ء کو امروہہ کے اس خانوادہ میں آنکھ کھولی جس کی علمی و مذہبی خدمات صدیوں پر مشتمل ہیں والد ماجد حضرت مولانا سید محمد عبادت کلیم طاب ثراہ فقیہ اور متکلم تھے۔ خالص مذہبی و ادبی ماحول میں نشو ونما

---

[1] امامیہ مصنفین۔ ج:۱۔ ص:۱۰۱

ہوئی طبیعت کا میلان مذہبیت کی طرف رہا عربی فارسی کی تعلیم والد ماجد کے علاوہ مولانا نورین احمد، مولانا صفی مرتضیٰ سے حاصل کی۔ فقہ میں میراث مولانا خورشید حسن مجتہد سے پڑھی جنہیں علم الفرائض میں اعلیٰ مہارت حاصل تھی۔ دارالعلوم سید المدارس میں زیر تعلیم رہ کر عربی فارسی بورڈ سے عالم، فاضل کے امتحانات میں کامیابی حاصل کی۔

مسلم یونیورسٹی علیگڑھ سے ایم۔اے (اردو) کیا۔ روہیلکھنڈ یونیورسٹی بریلی سے اردو میں ''علی نظر حیات اور شاعری'' کے عنوان پر Ph.D کی ڈگری حاصل کی۔ تعلیم سے فراغت کے بعد ۱۹۶۴ء میں امام المدارس انٹر کالج میں فارسی کے مدرس مقرر ہوئے ۱۹۷۳ء میں جگدیش سرن ہندو ڈگری کالج امروہہ میں اردو لکچرر منتخب ہوئے ۱۹۸۷ء سے ۲۰۰۳ء تک صدر شعبہ اردو رہے آپ کی نگرانی میں تقریباً ۲۰ ریسرچ اس کالرس تحقیقی مقالے لکھ کر ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کر چکے ہیں۔ والد ماجد کی وفات کے بعد ۱۹۸۹ء سے امام جمعہ کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ پختہ گو شاعر بھی ہیں فہمی تخلص فرماتے ہیں تصنیف و تالیف کا بڑا شوق ہے کئی علمی آثار منظر عام پر آ چکے ہیں۔

اسلامی نظریۂ عدالت نہج البلاغہ کی روشنی میں:

آپ نے اس کتاب میں مولا علی بن ابی طالب علیہ السلام کے نظریہ عدالت کی تحقیقی شرح کی اور فطرت انسانی اور عدالت کا باہمی رابطہ، عدالت کے لغوی و اصطلاحی معنی، عدالت کے سلسلے میں حکماء و فلاسفہ کے نظریات، قرآن و احادیث کے تناظر میں اہمیت عدالت جیسے موضوعات پر انتہائی عالمانہ و محققانہ بحث کی ہے یہ کتاب جون ۲۰۰۴ء میں مولانا محمد عبادت ایجوکیشنل سوسائٹی امروہہ سے شائع ہوئی استاذ العلماء علامہ سید محمد شاکر نقوی دامت برکاتہ اور علامہ محمود حسن قیصر مرحوم کی یادگار تقاریظ مندرج ہیں۔

دیگر آثار علمی:

- اسلام، اشتراکیت اور سرمایہ داری میں تصور ملکیت

- دیوان علی نظر
- نسیم امروہوی ایک تعارف
- گفتۂ غالبؔ
- علی نظر حیات اور شاعری

محمد عباس ہاشمی

مولانا محمد عباس ہاشمی صاحب علوم وفنون ہیں ایک عرصے سے اردو زبان میں موضوعاتی نہج البلاغہ کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی اس کمی کو آپ نے پورا کیا۔

نہج البلاغہ موضوعاتی:

موضوعات کے اعتبار سے کلام حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو مرتب کیا جس کے ذریعہ کسی بھی موضوع پر آسانی سے مواد فراہم ہوسکتا ہے۔

محمد علی توحیدی

مولانا محمد علی توحیدی بلتستان کی نامور شخصیت ہیں بڑے پیمانے پر علمی مذہبی خدمات انجام دے رہے ہیں قلم وقرطاس کی خدمت کا شوق ہے آپ نے شہید مطہری کی کتاب سیری نہج البلاغہ کو اردو قالب میں ڈھالا ہے۔

سیری در نہج البلاغہ:

یہ کتاب رجب المرجب ۱۴۱۳ھ/ دسمبر ۱۹۹۲ء میں دارالثقافۃ الاسلامیہ پاکستان سے شائع ہوئی نہج البلاغہ کے سلسلے میں بے پناہ معلوماتی کاوش ہے شہید مرتضیٰ مطہری کی علمی عظمت وجلالت ان کے آثار علمی سے آشکار ہے آپ نے فلسفیانہ اور حکیمانہ طرز اسلوب کے

ذریعہ معارف اہلبیت علیہم السلام کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔ یہ کتاب سات حصوں پر مشتمل ہے۔ مرکز افکار اسلامی نے "نہج البلاغہ کی دُنیا" کے نام سے یہ ترجمہ شائع کروایا ہے۔

محمد علی فاضل، شیخ

مولانا شیخ محمد علی فاضل کا شمار پاکستان کے بلند مرتبہ علماء میں ہوتا ہے آپ نے مختلف اہم موضوعات پر خامہ فرسائی کی آپ کا یادگار علمی کارنامہ شرح نہج البلاغہ کا اردو ترجمہ ہے۔

منہاج البراعۃ فی شرح نہج البلاغۃ:

آپ نے محقق سید حبیب اللہ خوئی کی شرح نہج البلاغہ کی ۵ جلدوں کو اردو قالب میں ڈھالا یہ ترجمہ دوسری بار ۲۰۰۸ء میں حق برادرز لاہور نے شائع کیا۔ یہ شرح ۲۱ جلدوں پر مشتمل ہے۔ پہلی ۱۴ جلدیں سید حبیب اللہ خوئی کی ہیں۔ اگلی پانچ جلدیں آیت اللہ حسن زادہ آملی اور آخری دو جلدیں شیخ محمد باقر الکمرہ ای نے مکمل کیں۔ آپ کی ولادت ۱۲۶۱ھ ایران کے شہر خوئی میں ہوئی جو صوبہ آذربائجان کا دارالحکومت ہے آپ اسی شہر میں پروان چڑھے اور تربیت حاصل کی ۲۵ سال کی عمر تھی جب والد ماجد سید محمد کے ساتھ نجف اشرف گئے اور تحصیل علم کا سلسلہ شروع کیا اور بزرگ اساتذہ کے فیوض و برکات سے مستفید ہو کر اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ بڑی تعداد میں آپ کے آثار علمی یادگار ہیں ماہ صفر ۱۳۲۴ھ تہران میں وفات ہوئی اور قبرستان شاہ عبدالعظیم میں تدفین ہوئی۔ [1]

ترجمہ کی خصوصیت:

☆ فاضل مترجم شیخ محمد علی فاضل نے ترجمہ کا آغاز ۱۹۹۷ء میں کیا اور ایک ماہ کی مدت

---

[1] ترجمہ منہاج البراعۃ۔ ص: ۱۷

میں پہلی جلد کا ترجمہ مکمل کرلیا۔

☆ ترجمہ میں سادگی، سلاست اور روانی کو پیش نظر رکھا گیا ہے تا کہ ہر سطح علمی کا قاری آسانی سے سمجھ سکے۔

☆ کتاب میں جہاں غیر ضروری اضافہ تھا اسے نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

☆ عربی عبارات پر اعراب گذاری کی گئی ہے تا کہ قاری کو پڑھنے میں دشواری نہ ہو۔

☆ کتاب کا زیادہ تر مقدمہ علمی حلقوں کو مدنظر رکھ کر لکھا گیا ہے۔

☆ کتاب میں موجود اقتباس شدہ قرآنی آیات اور فرامین امیر المومنین علیہ السلام کا حوالہ بھی دیا گیا ہے ساتھ ہی اس کا ترجمہ بھی موجود ہے۔

☆ خطبات کے ترجمہ میں مفتی جعفر حسین مرحوم کے ترجمہ سے بھی رہنمائی حاصل کی گئی ہے۔

نثار احمد، زین پوری

کلام امیر المومنین علیہ السلام کو اردو پیکر عطا کرنے والوں میں مولانا نثار احمد زین پوری ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ آپ کی ولادت ۱۳۸۴ھ/ ۱۹۶۴ء کو قصبہ زین پور ضلع سہارنپور میں ہوئی۔ والد ماجد محمد اسماعیل صاحب نیک سیرت مذہبی انسان ہیں۔ ابتدائی تعلیم جامعۃ المنتظر نوگانواں سادات اور منصبیہ عربی کالج میرٹھ میں حاصل کی۔ اس کے بعد دارالعلوم سید المدارس امروہہ میں زیر تعلیم رہ کر مولانا سید محمد عبادت طاب ثراہ مولانا سید عابد حسین عثمانپوری، مولانا سید محمد ابوطالب سے کسب فیض کیا اور مولوی، عالم، فاضل کے امتحانات میں کامیابی حاصل کی۔

بعد ازاں لکھنؤ گئے اور مدرسۃ الواعظین میں زیر تعلیم رہ کر مولانا سید وصی محمد صاحب،

مولانا مجتبیٰ علی خاں ادیب الہندی سے کسب علم کر کے ''واعظ'' کی ڈگری حاصل کی۔ مدرسۃ الواعظین میں تعلیم کے دوران ماہنامہ ''الواعظ'' کے اولاً مدیر مسئول پھر مدیر کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ ۱۹۸۷ء میں عازم ایران ہوئے اور حوزہ علمیہ قم میں نہائی دروس کی تعلیم حاصل کی۔ ایران میں قیام کے دوران مجلہ ''الحسین'' سہ ماہی کے رکن اور ''ثقلین'' سہ ماہی کے مدیر اور ''مجمع جہانی اہلبیتؑ'' کے شعبہ اردو کے انچارج مقرر ہوئے۔ ہندوستان مراجعت کے بعد مدرسۃ الواعظین لکھنؤ میں مدرس مقرر ہوئے اور اب بحمد للہ آپ ہی کی نگرانی میں مدرسہ رواں دواں ہے۔ اس کے علاوہ آپ مدرسہ سلطان المدارس میں بھی تدریس فرماتے ہیں۔

ترجمہ نگاری میں اعلیٰ مہارت حاصل ہے۔ ایران میں قیام کے دوران ہی فارسی کی اہم کتب کو اردو قالب میں ڈھالنے کا کام شروع کیا جس کا سلسلہ آج بھی جاری ہے۔

گفتار امیر المومنین علی علیہ السلام:

آپ نے آقای سید حسین شیخ الاسلام کی تالیف ''ھدایۃ العلم وغرر الحکم'' کا اردو ترجمہ ''گفتار امیر المومنینؑ'' کے نام سے دو جلدوں میں کیا جو انصاریان پبلیکیشنز قم ایران سے ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء میں شائع ہوا۔

ترجمہ کی زبان صاف اور شستہ ہے۔ جس میں مختلف موضوعات پر ہزار ہا کلمات کو جمع کیا گیا ہے۔

نصیر علی جاوا

آپ نے مختلف موضوعات پر نہج البلاغہ کے اقتباسات مرتب کیے جو حیدر پریس ریلوے روڈ لاہور سے شائع ہوئے۔[1] یہ کتاب مرکز افکار اسلامی کی لائبریری میں موجود ہے۔

---

[1] امامیہ مصنفین۔ ج:۱۔ ص:۹۸

نظر الحسنین، نہجیؔ لکھنوی

ڈاکٹر سید نظر الحسنین خیالؔ لکھنؤ کے ارباب علم وکمال میں نمایاں حیثیت کے حامل ہیں۔ آپ کی نشوونما علمی و مذہبی گھرانے میں ہوئی آپ کو بچپن سے لکھنے پڑھنے کا شوق رہا۔ آپ کے تعلیمی شوق کا اندازہ اسی سے ہوتا ہے کہ آپ نے چار مضامین اردو، سوشیالوجی، عرب کلچر اور تاریخ میں ایم۔اے کیا اور اس کے علاوہ ایل۔ایل۔بی کی ڈگری حاصل کی۔ آپ نے لکھنؤ یونیورسٹی سے نہج البلاغہ کے موضوع پر Ph.D کی ڈگری حاصل کی۔

یہ کتاب مرکز افکار اسلامی کی لائبریری میں موجود ہے۔

تعلیمات حضرت علیؑ نہج البلاغہ کی روشنی میں:

تحقیقی مقالہ برائے ڈاکٹریٹ آف فلاسفی لکھا۔ لکھنؤ یونیورسٹی نے اس تحقیق پر Ph.D کی ڈگری تفویض کی گئی اور سابق گورنر اتر پردیش جناب بی ستیہ نارائن ریڈی نے گولڈ میڈل سے نواز کر حوصلہ افزائی کی۔ آپ نے یہ مقالہ ڈاکٹر شبیر احمد ندوی ریڈر شعبہ عربی لکھنؤ یونیورسٹی کے زیر نگرانی پائے تکمیل کو پہنچایا۔ یہ مقالہ کتابی شکل میں ۱۴۲۰ھ/ دسمبر ۱۹۹۹ء میں لکھنؤ سے شائع ہوا جو سات ابواب پر مشتمل ہے۔

باب اول: جس میں امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالبؑ کی مختصر سوانح حیات کے خاکہ میں آپ کی ولادت، خاندان، نام کنیت والقاب، پرورش، حلیہ، شادی، خدمات دین اسلام ودیگر خصوصیات، دورِ خلافت اور شہادت نیز آپ کی تجہیز وتکفین اور آخر میں آپ کے مزار مقدس کی سلسلے وار تعمیرات کو بڑی تحقیق وجستجو کے بعد پیش کیا ہے۔

باب دوم: نہج البلاغہ کے مختصر تاریخی تعارف کو پیش کرنے کے ساتھ ساتھ اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ ''نہج البلاغہ کیا ہے؟ اس کے مسائل اور موضوعات اس کتاب کا اصل مواد نیز اس کی زبان کی اصل خوبی کیا ہے؟ مزید برآن اس باب کے آخر میں نہج البلاغہ کی وجہ تالیف پر کافی تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

باب سوم: اس تحقیقی مقالہ کا اہم ترین باب ہے اس لیے یہ خصوصی اہمیت کا مالک ہے اس باب میں نہج البلاغہ کے استناد پر روشنی ڈالتے ہوئے اس کتاب کی سندی حیثیت کو پیش کیا گیا ہے۔

باب چہارم: میں نہج البلاغہ کی اہمیت پر کافی تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ اہل ذوق ونظر کی دلچسپی کے ساتھ ہی ساتھ اس بات کا خاص طور سے خیال رکھا گیا ہے کہ اس کلام کے جملہ محاسن پوری طرح سامنے آجائیں۔ لہذا اس حقیقت کے پیش نظر مؤلف نے اس کی ادبی، علمی، الہامی، مذہبی، تاریخی، سماجی، اخلاقی اور اصلاحی اہمیت کے علاوہ اس کی فلسفیانہ اہمیت، سائنسی اہمیت، مہماتی اہمیت اور معاشی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے۔

باب پنجم: اس باب میں حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی تعلیمات کو کافی تفصیل سے پیش کرتے ہوئے ہر ایک تعلیم کو الگ الگ عنوان کے ذیل میں پیش کیا ہے۔ آپ نے جن تعلیمات کے درس دیئے ہیں ان میں خدا شناسی، تحصیل علم وحکمت، صبر وقناعت، قرآن پر عمل کرنے کی ہدایت، خواہشات نفس سے بچنے اور عمل صالح کرنے کی نصیحت، فتنہ وفساد اور شر

انگیزی سے اجتناب، نخوت وتکبر اور ظلم وتشدد سے گریز کرنے کی تاکید، عدل ومساوات اور ایمانداری سے زندگی گزارنے کی تعلیم، سنت رسول کی پیروی اور اصول دین وفروع دین میں کہی گئی باتوں پر عمل کرنے کی ہدایت پر زور دیا گیا ہے۔

باب ششم: میں دنیا کے نامور حکماء نے اس کتاب نیز حضرت علیؑ کی علمی وادبی شخصیت اور خدمات کے سلسلے میں جو کچھ لکھا ہے، اسے مختصراً پیش کیا ہے اور باب ہفتم اس تحقیقی مقالہ کا اختتامی حصہ ہے۔

ہادی حسن فیضی

مولانا ہادی حسن صاحب کا تعلق نگپور جلالپور ضلع امبیڈکر نگر سے ہے آپ کی ولادت یکم فروری ۱۹۶۸ء میں ہوئی والد ماجد غلام علی صاحب نیک کردار بزرگ تھے ابتدائی تعلیم وطن میں حاصل کی اس کے بعد لکھنؤ گئے اور معروف درسگاہ جامعہ ناظمیہ میں زیر تعلیم رہ کر مولانا ایوب حسین، مولانا مرتضیٰ نقوی، مولانا محمد حسین نجفی رحمہم اللہ کے علاوہ مولانا سید محمد شاکر اور مولانا ابن حیدر سے فیضیاب ہوئے۔ ۱۹۹۰ء میں مدرسہ کی آخری سند ''ممتاز الافاضل'' حاصل کی اس کے بعد حوزۂ علمیہ قم میں جید اساتذہ سے کسب علم کر کے منزل کمال پر فائز ہوئے۔ ابھی چند سال قبل ایران سے مراجعت کے بعد جامعہ ناظمیہ میں تدریس کے لیے سرکاری تقرر ہوا ہے آپ انتہائی سادہ مزاج، محنتی اور با اخلاق ہیں محنت اور دل جمعی سے تدریس کرتے ہیں لکھنے پڑھنے کا بھی شوق ہے کئی ترجمے منظر عام پر آچکے ہیں۔

قرآن نہج البلاغہ کے آئینہ میں:

آپ نے آیت اللہ محمد تقی مصباح یزدی کی گرانقدر تصنیف ''قرآن در آئینہ نہج البلاغہ'' کو اردو کا لباس پہنایا اور اردو کے دامن میں ایک گوہر بے بہا کا اضافہ کیا۔ آقای یزدی کی علمی عظمت و رفعت روشن ہے آپ کا شمار حوزۂ علمیہ قم کے جید اساتذہ میں ہوتا ہے۔ اسلام اور علوم اہلبیت علیہم السلام کے سلسلے میں اعلیٰ خدمات انجام دے رہے ہیں خداوند عالم آپ کو سلامت رکھے۔

یہ ترجمہ ۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۶ء میں مجمع جہانی اہلبیت قم ایران سے شائع ہوا۔ اس کتاب میں عظمت قرآن مجید نہج البلاغہ کی روشنی میں بیان کی گئی ہے۔ حضرت علی علیہ السلام کی قرآن کے سلسلے میں وصیت، قرآن کی معنویت، قرآنی اسرار و رموز پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

مہدی حسن جعفری

ڈاکٹر سید مہدی حسن جعفری ایڈیشنل ڈائریکٹر ہیلتھ حیدرآباد دکن کی معروف علمی ہستی ہیں۔ نہج البلاغہ سے گہرا شغف ہے مختلف رسائل و جرائد بالخصوص ''صدائے جعفری'' حیدر آباد دکن میں نہج البلاغہ سے متعلق آپ کے مضامین شائع ہوئے۔

نہج البلاغہ کیا ہے؟

نہج البلاغہ سے متعلق اچھی معلوماتی جمع ہے۔ حیدرآباد دکن سے شائع ہوئی۔

ناظم حسین خاں

مولانا ناظم حسین خاں کا تعلق ضلع سلطان پور سے ہے ابتدائی تعلیم وطن میں حاصل کی۔ دینی تعلیم کے لیے جامعہ ناظمیہ میں داخلہ لیا اور مدرسہ کی آخری سند ''ممتاز الافاضل''

حاصل کی۔ جامعہ ناظمیہ میں استاذ العلماء مولانا سید محمد شاکر امروہوی، مولانا ابن حیدر صاحب، مولانا شہنشاہ حسین مرحوم، مولانا محمد مجتبیٰ صاحب سے کسب فیض کیا۔ لکھنؤ یونیورسٹی سے ایم۔اے۔کیا اور Ph.D کے لیے نہج البلاغہ کا انتخاب کیا۔

یہ کتاب مرکز افکار اسلامی کی لائبریری میں موجود ہے۔

نہج البلاغہ کی ادبی اور سماجی معنویت اردو تراجم کی روشنی میں:

آپ نے لکھنؤ یونیورسٹی سے Ph.D کے لیے تحقیقی مقالہ لکھا۔ یہ مقالہ پروفیسر انیس اشفاق کی نگرانی میں لکھا گیا ہے۔ پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔

پہلا باب: نہج البلاغہ کے موضوعات و مشتملات توضیح و تعارف۔

دوسرا باب: نہج البلاغہ کے موضوعات کی معنویت۔

تیسرا باب: ترجمے کا فن۔

چوتھا باب: نہج البلاغہ کے اردو تراجم اور ان کا تقابلی مطالعہ۔

پانچواں باب: نہج البلاغہ کی ادبی اور لسانی اہمیت۔

چھٹا باب: نہج البلاغہ کی سماجی معنویت۔

ساتواں باب: نہج البلاغہ کے اردو تراجم کا مجموعی جائزہ۔

اس مقالہ میں صرف تین ترجموں کا تقابلی مطالعہ ہے ترجمہ مفتی جعفر حسین، ترجمہ مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی اور ترجمہ علامہ ذیشان حیدر جوادی۔

محمد رضا نجفی

مولانا محمد رضا نجفی پاکستان کے ممتاز علماء میں شمار ہوتے ہیں آپ کی ولادت ۱۹۵۴ء میں خیر پور ناتھن شاہ ضلع داؤد (سندھ) میں ہوئی مڈل تک تعلیم حاصل کی اس کے بعد دینی

تعلیم حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوا ۱۹۶۱ء میں مدرسہ مشارع العلوم حیدرآباد میں داخلہ لیا اس وقت مولانا سید ثمر حسن امروہوی مدرسہ کے پرنسپل تھے آپ نے موصوف کے زیر نگرانی مولانا سید محمد قاسم، مولانا صغیر الحسن صاحب سے کسب علم کیا۔ نہائی دروس کے لیے عراق کا قصد کیا فروری ۱۹۷۱ء میں نجف اشرف میں تعلیم کا سلسلہ شروع کیا اور جید اساتذہ سے کسب فیض کیا جن مین آقای محمد مہدی مرتضوی، آقای سید موسوی اردبیلی، آقای محمد علی مدرس افغانی، آقای شیخ ضیاء الخوئی، آقای اعتمادی قابل ذکر ہیں۔ علم فقہ، اصول، کلام وعقائد، تفسیر، حدیث سے آراستہ ہوکر ۱۹۷۵ء میں وطن واپس آئے اور تبلیغ دین میں مصروف ہوئے اور ''مدرسہ صاحب العصر'' میں تدریس کے فرائض انجام دیئے۔ [1]

ترجمہ نہج البلاغہ:

آپ نے سندھی زبان میں ترجمہ کیا جو ایک علمی واہم کارنامہ ہے۔ ترجمہ میں نہایت صاف وشفاف زبان استعمال کی گئی ہے۔ عام فہم ترجمہ ہے۔

طیب رضا، اغوانپوری

مولانا طیب رضا نے دو کتابوں کا ترجمہ کیا جن میں نہج البلاغہ سے متعلق مختلف علماء اعلام کے ارزشمند مضامین ہیں۔

آپ کا تعلق اغوان پور ضلع مرادآباد سے ہے والد ماجد سید ریاض الحید رنقوی دیندار، مذہبی انسان تھے۔ ۱۳۸۳ھ/ ۳۰ر جون ۱۹۶۳ء اغوان پور میں ولادت ہوئی۔ ابتدائی تعلیم وطن میں حاصل کی، طبیعت کا میلان دینی تعلیم کی طرف ہوا تو منصبیہ عربی کالج میرٹھ

---

[1] تذکرہ علماء امامیہ پاکستان ص ۴۹۷

میں داخلہ لیا سطحیات کی تکمیل کے بعد سلطان المدارس لکھنؤ میں زیر تعلیم رہ کر مولانا سید بیدار حسین، مولانا سید غلام مرتضیٰ مرحوم مولانا محمد جعفر مرحوم جیسے اساتذہ سے کسب علم کیا۔ اعلیٰ تعلیم کے لیے سیریا (شام) کا سفر کیا اور حوزہ علمیہ زینبیہ میں جید اساتذہ سے فیضیاب ہوئے جن مین آیۃ اللہ سید احمد واحدی، آیۃ اللہ شیخ اعتمادی، آیت اللہ سید احمد فہری وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ ہندوستان واپس آنے کے بعد مدرسہ جامعۃ التبلیغ لکھنؤ میں تدریس کے فرائض انجام دیئے پھر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں شعبۂ دینیات میں بعہدۂ لکچرر منتخب ہوئے۔ بحمد للہ اس ذمہ داری کو بحسن وخوبی انجام دے رہے ہیں۔ خطابت وذاکری کا بھی شوق ہے کئی سال سے امریکہ میں عشرۂ مجالس کو خطاب کر رہے ہیں۔ خدمت قلم وقرطاس بھی معمولات میں شامل ہیں۔ متعدد کتب کے ترجمے کیے۔

کتاب مقالات درباری نہج البلاغہ:

☆ نہج البلاغہ میں معرفت محبت وعبادت جوادی آملی

☆ علیؑ اور فلسفہ الٰہی

☆ نہج البلاغہ میں نظریہ توحید، سید علی قریشی

☆ نہج البلاغہ میں الٰہی جہاں، بینی جمال الدین دین پرور

☆ خدا، کائنات اور انسان علیؑ کی نظر میں، تقی جعفری

☆ انسان کامل نہج البلاغہ کی نظر میں، حسن زادہ آملی

☆ انسان کامل نہج البلاغہ کی نظر میں، آیت اللہ خزعلی

☆ رشد عقل نہج البلاغہ کی روشنی میں، سید جواد مصطفوی

☆ توحید نہج البلاغہ کی نظر میں، ابراہیم امینی

☆ نہج البلاغہ میں انسانی واجتماعی فکر، عبدالجواد فلاطوری

☆ نہج البلاغہ میں کمالات کی راہیں طے کرنے کی تحریک، محمد تقی جعفری
۱۴۳۲ھ/ ۲۰۱۱ء میں ترجمہ کیا ہے۔

مجموعہ مقالات درباری نہج البلاغہ:

☆ فقہ اسلامی میں نہج البلاغہ کے نقوش، ناصر مکارم شیرازی
☆ نہج البلاغہ کے تین امتیازات جامعیت، عینیت، ابدیت
☆ نہج البلاغہ جاذبیت کیوں رکھتی ہے؟ ناصر مکارم شیرازی
☆ مدیریت میں انسانی مناسبات علیؑ کے نقطہ نظر سے، ڈاکٹر علی شریعتمداری
☆ کلام علی کے آئینہ میں حکومت کے چار اصول، آیت اللہ خزعلی
☆ سیاست علیؑ کی نظر میں، علی اکبر رفسنجانی
☆ نہج البلاغہ میں علوی علوم سے لزوم تمسک، حسن زادہ آملی
☆ امام علیؑ تاریخ کے بزرگ ترین خطیب استاد احمد، سپہر خراسانی
☆ عدالت اور عدل الٰہی اور حیات علیؑ، محمد تقی جعفری
☆ نہج البلاغہ میں علیؑ کی تجلی، آیت اللہ حسین نوری
☆ علیؑ کی شخصیت کے جہات، محمد تقی جعفری
☆ نہج البلاغہ کے شارحین پانچویں صدی سے آٹھویں صدی ہجری تک عزیز اللہ عطاروی
☆ نہج البلاغہ میں روش تحقیق ، الٰہی خراسانی
☆ نہج البلاغہ کے فہم میں تفحص واعظ زادہ خراسانی
☆ بلند ترین چہرہ، استاد علی اکبر پروش
۱۴۳۳ھ/ ۲۰۱۲ء میں ترجمہ کیا۔

دیگر آثار علمی:

- علیؑ فی القرآن
- امتحان ہے خون کا
- مہدی فی القرآن
- مناظرہ بغداد
- مسلمانوں کی ذمہ داریاں
- مہدی فی السنۃ

عالم مہدی رضوی، زیدپوری

نہج البلاغہ کو منظوم پیکر عطا کرنے والوں میں معتبر نام مولانا سید عالم مہدی رضوی کا ہے آپ نے ۲۴ رجب ۱۳۷۸ھ/ جنوری ۱۹۵۹ء کو زیدپور ضلع بارابنکی میں سفر حیات کا آغاز کیا۔ والد ماجد جناب ابن محمد مرحوم پیشۂ طباعت یونانی سے وابستہ تھے۔ ابتدائی تعلیم جد مادری مولوی سید محمد ابراہیم رضوی سے حاصل کی۔ حسین آباد انٹر کالج لکھنؤ سے انٹر میڈیٹ کیا اس کے بعد ۱۹۷۷ء میں سلطان المدارس لکھنؤ میں داخلہ لے کر باقاعدہ دینی تعلیم کا آغاز کیا لکھنؤ میں قیام کے دوران شیعہ ڈگری کالج سے بی۔ اے اور لکھنؤ یونیورسٹی سے ایم ۔اے اردو ادبیات میں کیا۔ سلطان المدارس میں سند الافاضل جماعت اولیٰ تک تحصیل علم کیا بعدہٗ ۱۹۸۴ء میں عازم ایران ہوئے اور حوزۂ علمیہ قم میں چھ سال تحصیل علوم دین کر کے فقہ، اصول، تفسیر، حدیث اور ادبیات میں درجہ کمال تک پہونچے۔ ۱۹۹۰ء میں ہندوستان مراجعت کی اور درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا آپ نے ہندوستان کے مختلف مدارس میں تدریس کے فرائض انجام دیئے جن میں جامعہ مھدیہ سیتھل، دار العلوم سید المدارس امروہہ، جامعہ اہلبیت دہلی، مدرسہ امام محمد باقرؑ گرسائی پونچھ کشمیر، جامعۃ الرضا پونہ قابل ذکر ہیں۔ ابھی چند سال قبل ۲۰۱۰ء میں جامعۃ المنتظر نوگانواں سادات میں سرکاری

تقرر ہوا ہے۔ شعر و سخن کا اعلیٰ ذوق رکھتے ہیں۔ ادب کی مختلف اصناف سخن میں طبع آزمائی کر چکے ہیں آپ نے امام خمینی کی وفات پر یادگار مرثیہ کہ کر اردو ادب میں ''شخصی مرثیہ'' کا اضافہ کیا۔ دہلی اور کشمیر میں قیام کے دوران دعائے کمیل، زیارت عاشورہ، دعائے ندبہ کا منظوم ترجمہ کیا۔ جسے خود طبع کرا کے قوم میں نشر کیا۔ پونہ میں قیام کے دوران دعائے افتتاح، دعائے عہد اور زیارت ناحیہ کا منظوم ترجمہ کیا جو ابھی تشنۂ اشاعت ہے۔

راقم کے مشفق ہیں اس کتاب کی تالیف میں مفید مشوروں سے نوازا اور کتاب کے مسودہ کی دقیق نظر سے پروف ریڈنگ فرمائی۔ خداوند عالم آپ کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔

منظوم ترجمہ نہج البلاغہ:

آپ کا علمی و ادبی کارنامہ نہج البلاغہ کے کلمات قصار کا منظوم ترجمہ ہے۔ ترجمہ کی زبان شستہ اور بیان میں روانی ہے۔ منظوم ترجمہ کے ساتھ منظوم شرح بھی ہے۔

ضمیمہ، شارحینِ نہج البلاغہ

کتاب شارحینِ نہج البلاغہ برصغیر ۲۰۱۲ء میں شائع ہوئی۔ اس اشاعت کے بعد جن مصنّفین ومؤلّفین کی کتابوں سے آگاہی ہوئی یا جو کتابیں اس کے بعد لکھی گئیں اُن سے متعلق معلومات یہاں شامل کی جارہی ہیں۔ قارئین سے گزارش ہے کہ کسی نئی کتاب کے بارے میں معلومات حاصل ہوں تو مطلع فرمائیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اُنہیں درج کیا جائے۔ نہج البلاغہ پر کام کرنے والے اداروں یا کسی کتب خانہ میں نہج البلاغہ پر ہونے والا کوئی کام محفوظ ہو تو اس سے بھی آگاہ فرمائیں۔

اِس کتاب کا یہ ایڈیشن مرکز افکارِ اسلامی کی طرف سے شائع کیا جارہا ہے۔ افکارِ اسلامی کی نہج البلاغہ سے متعلق کچھ فعالیت اور ادارے کی طرف سے شائع ہونے والی کتب کو یہاں درج کیا جارہا ہے۔

مرکز افکارِ اسلامی کی علمی کاوشیں

مرکز افکارِ اسلامی نے ۲۰۰۱ سے نہج البلاغہ کی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے باقاعدہ کام شروع کیا۔ اس مقصد کے لیے درج ذیل اُمور انجام دیے گئے اور دیے جارہے ہیں۔

(۱) مطالعہ نہج البلاغہ: نہج البلاغہ کے مطالعہ کی تشویق کے لیے نہج البلاغہ سے مختلف طرز کے سوالات پیش کیے گئے اور اسے انعامی مقابلوں کے طور پر پیش کیا گیا۔ قیمتی انعامات رکھے گئے۔ کئی سالوں سے یہ مطالعاتی مقابلے جاری ہیں۔ لاکھوں روپے کے انعامات دیے جا چکے ہیں اور ہزاروں افراد مقابلوں میں شرکت کر چکے ہیں۔

(۲) نہج البلاغہ مقالہ نویسی مقابلے: طلباء وطالبات کو نہج البلاغہ پڑھنے کے ساتھ ساتھ نہج البلاغہ سے مختلف مضامین لکھنے کی طرف راغب کرنے کے لیے متعدد انعامی مقابلے کرائے گئے۔ درجنوں موضوعات پر سینکڑوں افراد نے مقالے لکھے اور لاکھوں کے انعامات وصول کیے۔ اِن مضامین میں سے منتخب مضامین کتابی شکل میں شائع ہوئے۔ ان کتابوں کا تذکرہ ''کتب'' میں درج کیا جائے گا۔ ان مقالوں میں سے بڑی تعداد میں افکارِ اسلامی کی ویب سائٹ پر بھی نشر کیے گئے۔

(۳) حفظ نہج البلاغہ: نہج البلاغہ کے کلمات قصار، خطبہ نمبر ۱۹۱ اور وصیت ۳۱ کے حفظ کے مقابلے کرائے گئے جن میں بڑی تعداد میں جوانوں نے شرکت کی اور انعامات حاصل کیے۔

(۴) درس نہج البلاغہ: افکارِ اسلامی نے مختلف ممالک میں مختلف مناسبتوں سے خواتین و حضرات کے درس نہج البلاغہ کا اہتمام کیا۔ اِن دروس کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔ مختلف علماء ومعلمات سے استفادہ کیا جاتا ہے۔ درس کو ریکارڈ کر کے نہج البلاغہ یوٹیوب چینل، افکارِ اسلامی یوٹیوب چینل اور بعض ٹی وی چینل پر نشر کیا جاتا ہے۔ لاکھوں افراد ان دروس سے مستفید ہوتے ہیں۔

(۵) نہج البلاغہ سیمینارز و کانفرنسز: افکارِ اسلامی پاکستان، ہندوستان، برطانیہ، ایران و عراق میں درجنوں عظیم الشان کانفرنسیں کرا چکا ہے اِن کانفرنسوں کو دنیا بھر میں سراہا گیا اور نہج البلاغہ کے بارے عوام کی معلومات میں کافی اضافہ ہوا۔

(۶) کتابوں کی اشاعت:

(۱) نہج البلاغہ ترجمہ وحواشی علّامہ مفتی جعفر حسینؒ: مرکز افکارِ اسلامی کی کوشش ہے کہ جن بزرگان نے نہج البلاغہ پر کوئی کام کیا اسے قوم تک بہتر سے بہتر انداز میں پہنچایا جائے۔ اِس کی ابتداء علّامہ مفتی جعفر حسینؒ کے ترجمہ سے کی گئی۔ علّامہ مفتی جعفر حسینؒ کے اُردو ترجمہ کو

برصغیر میں جو مقبولیت نصیب ہوئی وہ کسی اور ترجمے کو حاصل نہ ہو سکی۔ یہ ترجمہ متعدد اداروں کی طرف سے شائع ہوا اور ہو رہا ہے۔ اس ترجمہ میں پروف ریڈنگ، ترتیب کتاب اور اشاعت کے معیار پر زیادہ توجہ نہیں دی گئی۔ افکار اسلامی نے اس ترجمہ کو جدید دور کی اشاعتی سہولتوں سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے مکمل پروف ریڈنگ، بالکل نئی ترتیب کے ساتھ، بیراگراف وجملات میں بہتری اور بہترین کاغذ وجلد میں شائع کرایا۔ افکار اسلامی کے اس نسخے کو بہت اہمیت حاصل ہوئی اور چھ سالوں میں اس کے گیارہ ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ پہلا ایڈیشن نومبر ۲۰۱۹ میں شائع ہوا۔

(۲) ترجمہ نہج البلاغہ فقط ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسینؒ: افکار اسلامی نے کتاب کا حجم کم کرنے کے لیے مفتی صاحب کے حواشی کے بغیر فقط عربی و ترجمہ شائع کیا۔ مفتی صاحب کے حواشی کی اہمیت کی وجہ سے یہ اشاعت اتنی نہیں پھیلی جتنی حواشی کے ساتھ والی عام ہوئی۔

(۳) ترجمہ نہج البلاغہ مفتی جعفر حسینؒ فقط اُردو: عربی سے ناشنا افراد کی سہولت کے لیے مفتی صاحب کا ترجمہ بغیر عربی کے شائع کیا گیا۔ اس کے بھی تین ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

(۴) انگریزی ترجمہ نہج البلاغہ: افکار اسلامی نے انگریزی میں موجود ترجموں سے مدد لیتے ہوئے عربی کے بغیر فقط انگریزی نہج البلاغہ ترجمہ شائع کرایا۔ اس میں سید علی رضا اور جناب عسکری کے ترجمہ سے زیادہ فائدہ اُٹھایا گیا۔

(۵) ترجمہ نہج البلاغہ حصّہ سوّم مفتی جعفر حسینؒ: نہج البلاغہ کے تیسرے حصے کلماتِ قصار کے حفظ کو الحمد بعض مدارس میں بطور سلیبس پڑھایا اور حفظ کرایا جاتا ہے اُن کی سہولت کے لیے اور اُن کی فرمائش پر مفتی صاحب کے عربی اور اردو ترجمہ کو حاشیہ کے بغیر شائع کیا گیا۔

(۶) حکمت علوی: علاّمہ مفتی جعفر حسینؒ کے ترجمہ کے تیسرے حصّے کو عربی، اُردو ترجمہ اور مفتی صاحب کے حواشی کے ساتھ شائع کیا گیا۔

(۷) معارف علوی: نہج البلاغہ کے موضوعات پر افکارِ سلامی کی طرف سے مقالہ نویسی کا انعامی مقابلہ کرایا گیا جس میں سینکڑوں مقالے موصول ہوئے اُن میں سے منتخب مقالوں کو کتابی شکل میں لایا گیا۔

(۸) معارف نہج البلاغہ: نہج البلاغہ کے مقالہ نویسی کے دوسرے انعامی مقابلے کے منتخب مقالات کو کتابی شکل میں لایا گیا۔

(۹) تعلیمات علوی: نہج البلاغہ کے مقالہ نویسی کے تیسرے انعامی مقابلہ کے منتخب مقالات کو کتابی شکل میں شائع کرایا گیا۔

(۱۰) تعلیمات نہج البلاغہ: نہج البلاغہ کے مقالہ نویسی کے انعامی مقابلہ کے منتخب مقالات کا مجموعہ۔

(۱۱) نہج البلاغہ اور معرفت امام علیؑ: نہج البلاغہ میں امیر المومنینؑ نے جہاں اپنا تعارف کرایا اُسے اِس کتاب میں جمع کیا گیا۔ بائیس ابواب پر مشتمل کتاب کو خطباء نے بہت پسند کیا اور بہت جلد پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا۔ دوسرے ایڈیشن کی اشاعت کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر عابد حسین:

(۱۲) نہج البلاغہ اور معرفتِ خُدا: پروفیسر ڈاکٹر عابد حسین پاکستان کے ایک مقبول خطیب ہیں۔ نہج البلاغہ اُن کی خطابت کا خاص موضوع ہے۔ مرکز افکارِ اسلامی نے ان کی کتاب نہج البلاغہ اور معرفتِ خُدا ۲۰۲۲ء میں شائع کرائی۔ اس کتاب میں توحید و صفات خدا پر تفصیل سے بحث کی گئی۔ کتاب کو عوام میں بہت پذیرائی ملی۔ فوراً پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا۔

(۱۳) قرآن مجید از نگاہِ نہج البلاغہ: نہج البلاغہ میں قرآن مجید کی عظمت، تعلیمات اور تفسیر کو جہاں امام نے بیان فرمایا اُسے اِس کتاب میں پیش کیا گیا۔ کتاب کو علم دوست طبقہ نے بہت پسند کیا۔

(۱۴) مولانا افتخار حسین نقوی، کامیاب زندگی کے اُصول: پاکستان کے علماء میں سے آپ ایک جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ قومی خدمات میں ایک بڑا نام ہے۔ ایک سال ماہِ رمضان میں

لندن میں وصیت اکتیس، نہج البلاغہ پر دروس دیے جنہیں کتابی شکل دی گئی۔ مرکز افکارِ اسلامی نے اس کتاب کو شائع کرایا۔ کتاب مرکز افکارِ اسلامی کی ویب سائٹ پر موجود ہے۔

(۱۵) سید العلماء علّامہ علی نقی صاحب، حقائق نہج البلاغہ: برصغیر میں نہج البلاغہ کی تعلیمات کو عام کرنے اور نہج البلاغہ پر مخالفین کے علمی حملات کا بھرپور جواب دینے میں سید العلماء علی نقیؒ کی منفرد انداز کی محنتیں ہیں۔

(الف) علّامہ مفتی جعفر حسینؒ کے ترجمہ کے مقدمہ کے طور پر آپ کا چالیس صفحات کا کتابچہ ایک خاص شہرت رکھتا ہے۔

(ب) نہج البلاغہ کا استناد۔ یہ آپ کی ایک مکمل کتاب ہے۔

(ج) ابوالائمہ کے تعلیمات: نہج البلاغہ کے چند خطبات سے امیر المومنینؑ کے تعلیمات کو پیش کیا گیا۔ الگ کتاب شائع ہوئی۔

(د) ثنائے پروردگار۔ امیر المومنینؑ کے توحید کے موضوع پر خطبات کو جمع کیا۔ الگ کتاب شائع ہوئی ہے۔

(ہ) تعزیت نامہ: مفتی جعفر حسینؒ کی رحلت پر سید العلماء نے چار صفحات کا تعزیت نامہ لکھا جس میں زیادہ تر نہج البلاغہ کے بارے میں مفاہیم ہیں۔

مرکز افکارِ اسلامی نے اِن پانچوں موضوعات کو یکجا کر کے کتاب مرتّب کی اور اُس کا نام ''حقائقِ نہج البلاغہ'' رکھا۔ یہ کتاب افکارِ اسلامی ویب سائٹ پر موجود ہے۔

(۱۶) سید سبط الحسن ہنسوی، منہاج نہج البلاغہ: نہج البلاغہ کی مخالفت میں اُٹھنے والے نو سوالات کا نہایت علمی و تحقیقی جواب ہے۔ ''مرکز احیاء آثار برّصغیر'' (مآب) نے اس تحقیقی کام کو دوبارہ شائع کرایا ہے۔ افکارِ اسلامی نے کتاب کی ترتیب میں معاونت کی۔ افکارِ اسلامی ویب سائٹ پر موجود ہے۔

(۱۷) نہج البلاغہ کا استناد، استناد نہج البلاغہ: برّصغیر کے دو مشہور نام سید العلماء علی نقی نقویؒ اور امتیاز علی خان عرشی کی نہج البلاغہ کی سند کے موضوع پر دو کتابیں ہیں۔ مرکز افکارِ اسلامی نے سید العماء کی کتاب کو اُن کے مجموعہ ''حقائقِ نہج البلاغہ'' میں بھی شامل کیا ہے اور امتیاز علی خان عرشی کی کتاب اور مولانا سید علی نقی صاحب کی کتاب کو یکجا کر کے بھی ترتیب دیا ہے۔ کتاب افکارِ اسلامی کی ویب سائٹ پر موجود ہے۔

(۱۸) نہج البلاغہ اور غرر الحکم: افکارِ اسلامی کی یہ کوشش اپنی طرز کی منفرد کوشش ہے۔ غرر الحکم اور نہج البلاغہ میں امام کے جو کلمات مشترک ہیں اُنہیں جمع کیا گیا ہے اور ''مشترکاتِ نہج البلاغہ و غرر الحکم'' نام رکھا گیا۔

(۱۹) چراغِ راہ: نہج البلاغہ کو زندگی کے ہر روز میں شامل کرنے کے لیے نہج البلاغہ سے سال کے دنوں کی تعداد کے مطابق 365 اقوال منتخب کیے گئے۔ ان کا اُردو اور انگریزی کا ترجمہ شامل کیا گیا۔ نفیس کاغذ و جلد میں یہ کتاب شائع کی گئی۔ اسے بہت پسند کیا ہے۔ سوشل میڈیا کے لیے اِس سے فرامین انتخاب کیے جاتے ہیں۔

(۲۰) شمعِ زندگی: نہج البلاغہ سے 365 منتخب اقوال پر مشتمل کتاب ''چراغ راہِ'' کو مقبولیت ملی تو بعض جوانوں کی فرمائش پر ان 365 اقوال کی مختصر سی شرح لکھی گئی۔ البتہ اس میں انگریزی ترجمہ شامل نہیں کیا گیا۔

(۲۱) حکمرانی کے آفاقی اُصول: نہج البلاغہ کے مکتوب ۵۳ کو خوبصورت ڈیزائن میں مرتّب کیا گیا اور بڑی تعداد میں شائع کرایا گیا اور حکومتی عہدیداروں تک پہنچایا گیا۔

(۲۲) Glimpses of the Nahjul Balagha: شہید مرتضیٰ مطہریؒ کی مشہور کتاب ''سیری در نہج البلاغہ'' کا انگلش کا ترجمہ مرکز افکارِ اسلامی کی طرف سے شائع ہوا۔

(۲۳) بچوں کا نہج البلاغہ: نہج البلاغہ سے منتخب چالیس فرامین کو آسان زبان میں اردو ترجمہ

کے ساتھ شائع کیا گیا۔ خوبصورت تصاویر اور رنگین کاغذ کی اِس اِشاعت کو بچوں نے بہت پسند کیا۔ بعض دوسرے اداروں کو فائل مہیا کی گئی اور اُنہوں نے بھی شائع کرایا۔

(۲۴) Nahjul Balagha For Children: بچوں کے لیے تیار کردہ بچوں کے لیے تیار کردہ اُردو نہج البلاغہ کا انگریزی ترجمہ کیا گیا ہے دیگر اداروں کو بھی فائل مہیا کی گئی اور اُنہوں نے بھی اسے شائع کرایا۔

(۲۵) Principles of Good Governance: نہج البلاغہ کے مکتوب ۵۳ میں حکمرانی کے مفصّل اُصول امیر المومنینؑ نے حضرت مالک اشترؒ کو لکھ کر دیے۔ پاکستان بننے پر قائداعظم محمد علی جناحؒ نے علّامہ رشید ترابی سے یہ خط انگریزی میں ترجمہ کرایا اور حکومتی اداروں میں عام کیا۔ مرکز افکارِ اسلامی نے علامہ رشید ترابی کے ترجمہ سے استفادہ کیا اور اس مکتوب کو چند بار انگریزی میں شائع کرایا۔

(۲۶) مولانا اقبال حسین مقصود پوری، ہزار گوہر: نہج البلاغہ کے مشہور شارح ابن ابی الحدید معتزلی نے اپنی بیس جلدوں پر مشتمل شرح کے آخر میں امیر المومنینؑ کے ایک ہزار مختصر فرامین درج کیے ہیں۔ مرکز افکارِ اسلامی کی گزارش پر مولانا اقبال حسین مقصود پوری نے اس کا اردو ترجمہ کیا اور مرکز نے اسے شائع کرایا۔

مولانا مقصود پوری پاکستان کے ایک مشہور صاحبِ علم خطیب ہیں اور ایک دینی مدرسہ کے پرنسپل بھی ہیں۔ آپ اپنی تقاریر میں اکثر تعلیمات نہج البلاغہ کو پیش کرتے رہتے ہیں۔

(۲۷) مولانا غلام حر شبیری، سوکلمات: مولانا غلام حر شبیری نے مرکز افکارِ اسلامی کی گزارش پر ابوعثمان جاحظ کے ''مائۃ کلمۃ'' کا اردو ترجمہ کیا ہے۔ جاحظ کے یہ سو کلمات علماء میں بہت شہرت رکھتے ہیں۔ کئی شیعہ علماء نے اس کی شرحیں لکھی ہیں۔ ابوعثمان جاحظ کو اہل سنت علماء کے ہاں بھی خاص اہمیت حاصل ہے۔ جاحظ ۲۵۵ھ میں فوت ہوئے۔ یہ کلمات

مرکز افکارِ اسلامی کی ویب سائٹ پر موجود ہے۔

(۲۸) مولانا سید تلمیذ حسنین رضوی امریکہ: مفتی محمد عبدہ سے نہج البلاغہ کا حاشیہ لکھا اور بیروت سے شائع ہوا اس حاشیہ والے نہج البلاغہ کا بہت ہی عالی شان مقدمہ لکھا۔ مرکز افکارِ اسلامی کی گزارش پر مولانا تلمیذ حسنین رضوی نے اردو میں ترجمہ کیا۔ یہ ترجمہ افکارِ اسلامی کی ویب سائٹ پر موجود ہے۔

(۲۹) نہج البلاغہ اور اردو شعراء: مرکز افکارِ اسلامی نے نہج البلاغہ کے موضوع پر چند مرتبہ مقاصدہ کا اہتمام کیا۔ طرحی مصرع دیا گیا۔ شعراء کرام نے کلام لکھا۔ سال ۲۰۲۵ء میں طرحی مصرع پر بین الاقوامی مقاصدہ ہوا۔ سو سے زائد شعراء نے کلام لکھے ان میں سے اکانوے کلام اس کتاب میں شامل کیے گئے۔ نفیس کاغذ و ڈیزائن کے ساتھ کتاب شائع ہوئی۔

(۳۰) آیت اللہ عقیل الغروی، ''کعبۂ فکر قبلۂ ایمان'': شعراء کرام سے نہج البلاغہ پر منظوم کلام کا جب کہا گیا تو علامہ عقیل الغروی سے بھی گزارش کی گئی۔ آپ نے خصوصی لطف فرمایا اور نام امیر المومنین ''علی علیہ السلام'' کے عدد کے مطابق ''۱۱۰'' رباعیاں کہیں اور ''مرکز افکار اسلامی'' کو اشاعت کے لیے مرحمت فرمائیں۔ افکار اسلامی نے نفیس انداز سے انہیں شائع کرایا۔ نہج البلاغہ پر کہے گئے منظوم کلام میں یہ رباعیات ایک اہم اضافہ ہے۔ یہ رباعیات جوان شعراء کو یقیناً ایک نئی سمت دیں گے اور نہج البلاغہ پر منظوم کلام کا سلسلہ مزید آگے بڑھے گا۔

(۳۱) مولانا سید عقیل عباس نقوی، ''سیرت مصطفی نہج البلاغہ کے آئینے میں'': نہج البلاغہ وہ کتاب ہے جس میں علمِ نبی کی جھلک نظر آتی ہے۔ امامؑ خود علم کے دریا بہاتے ہیں اور کہنے والا کہتا ہے، یا علی علیہ السلام آپ کو علم غیب حاصل ہے۔ امامؑ فرماتے ہیں کہ یہ علم غیب نہیں، سکھانے والے کی سکھائی ہوئی باتیں ہیں۔ پیغمبر اکرم کی سیرت و معرفت کا بہترین ذریعہ نہج البلاغہ ہے۔ اِس کتاب میں نہج البلاغہ سے سیرت پیغمبر اکرم کے مختلف پہلو پیش کیے گئے

ہیں۔ کتاب جلد شائع ہو جائے گی۔

(۳۲) لیاقت علی اعوان، ''دروازہ علی علیہ السلام پر دستک'': نہج البلاغہ سے مختلف موضوعات کو نمونہ کے طور پر پیش کیا گیا۔ نہج البلاغہ کے تعارف کے لیے مفید کتاب ہے۔

(۳۳) مولانا محمد علی توحیدی، (الف) ''نہج البلاغہ کی دُنیا'': شہید مرتضیٰ مطہریؒ کی مشہور کتاب ''سیری در نہج البلاغہ'' کا اردو ترجمہ جو مرکز افکار اسلامی نے شائع کرائی ہے۔

(ب) آئین حکمرانی، ''امام علیؑ کی نظر میں'': آیت اللہ العظمیٰ شیخ محمد فاضل لنکرانی کی کتاب ''آئین کشورداری از نگاہِ امام علیؑ'' کا ترجمہ ہے جسے افکار اسلامی نے شائع کیا۔

یہ کتاب آیت اللہ العظمیٰ شیخ محمد فاضل لنکرانی کے مکتوب ۵۳ کے دروس ہیں جو آپ نے قم میں بیان کیے اور بعد میں کتابی صورت میں انہیں چند بار شائع کیا گیا۔

مندرجہ بالا کتب کے علاوہ مرکز افکارِ اسلامی نہج البلاغہ کے کچھ حصوں کو الگ کتابچوں کی صورت میں بھی شائع کر رہا ہے۔ مثلاً خطبہ ۱۹۱ کو اُردو اور سندھی میں خط ۳۱ کو ''دستور زندگی'' کے نام سے امامؑ کی آخری وصیتوں کو امام علیؑ کی آخری تمنا کے نام سے اور امامؑ کے منتخب چالیس فرمان کو شائع کیا گیا۔

قدیمی کام:

افکار اسلامی کی کوشش ہے کہ نہج البلاغہ پر ہونے والے قدیمی کاموں کو عام کیا جائے۔ اس کے لیے درج ذیل کتابوں پر افکار کام کر رہا ہے۔

(۱) سلسبیل فصاحت: یہ کتاب تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ پہلی جلد میں بائیس خطبات کا ترجمہ مولانا ظفر مہدی جائسی نے کیا جسے آگے نہ بڑھا سکے۔ دوسری جلد میں اسی نام سے مولانا محمد صادق آل نجم العلماء نے خطبہ تئیس سے ۱۲۵ تک کا ترجمہ کیا۔ آپ نے تئیس صفحات کا مقدمہ بھی لکھا ہے۔ سلسبیل فصاحت کی تیسری جلد خطبہ ۱۲۶ سے ۱۸۹ تک کے

ترجمہ پر مشتمل ہے۔ یہ ترجمہ بھی مولانا سید محمد صادق کا ہے۔ اس جلد میں جناب آغا محمد سلطان مرزا صاحب کا سات صفحات کا مقدمہ ہے۔ اِس مقدمہ کو انہوں نے ''آئینہ امامت'' کا نام دیا۔

افکارِ اسلامی اس کتاب کی کمپوزنگ کرا چکا ہے اور اسے ایک جلد میں شائع کرنے کا ارادہ ہے۔ اس کتاب کی پہلی دو جلدیں افکار اسلامی کی ویب سائٹ پر موجود ہیں۔

(۲) مولانا حکیم سید علی اظہر و مولانا سید علی حیدر، ''ترجمہ نہج البلاغہ'': مولانا سید علی اظہر کا نہج البلاغہ کا ۷۷ صفحات پر مشتمل مقدمہ ہے اور ایک سو سات (۱۰۷) خطبات کا ترجمہ ہے۔ ابھی تک واضح نہیں ہے کہ خطبات کا ترجمہ مولانا سید علی اظہر کا ہے یا ان کے بیٹے مولانا سید علی حیدر کا ہے۔ انہوں نے خطبہ ۱۰۷ تک ترجمہ کیا اور باقی مکمل نہ کر سکے۔

بڑی محنت کے بعد ان خطبات تک رسائی ہوئی اور کمپوز کرایا جا چکا ہے۔ مرکز افکار اسلامی کی ویب سائٹ پر بھی موجود ہے۔

مرکز افکارِ اسلامی کو اس ترجمہ کے پہلے ستّر خطبات جناب سید انصار حسین رضوی (ماہلی) نے اپریل ۱۹۷۰ میں لکھنؤ سے شائع کرائے اور باقی 37 خطبات طویل تلاش کے بعد ریختہ ویب سائٹ پر موجود ''الکلام'' میگزین سے ملے۔ مرکز افکار اسلامی ان خطبات کے ترجمے اور دقیق حواشی کو کمپوز کرا رہا ہے۔ انشاءاللہ اب ایک سو سات خطبات کا ترجمہ جلد شائع ہو جائے گا۔

(۳) ذاکر حسین بہریلوی، نیرنگ فصاحت: اردو زبان کا پہلا مکمل ترجمہ ہے۔ مرکز افکار اسلامی کی کوشش ہے اسے نئے انداز سے مرتب کر کے شائع کرایا جائے۔ کچھ علماء کرام اس کی تصحیح کر رہے ہیں۔

(۴) عالم جلیل السید علی اکبر، التوضیحات الحقیقیۃ فی شرح الخطبۃ الشقشقیۃ: آپ سلطان العلماء جناب سید محمد کے بیٹے اور برصغیر کی عظیم شخصیت علّامہ سید دلدار علی غفران مآب کے

پوتے ہیں۔

آپ نے خطبہ شقشقیہ کی ۳۱۲ صفحات پر مشتمل شرح لکھی ہے۔ یہ شرح مرکز افکار اسلامی نے تلاش کر لی ہے اور کوشش ہے کہ اسے عام کیا جائے۔

برصغیر میں نہج البلاغہ جیسے سرمائے پر جو علمی کام ہو چکا ہے اُسے عام کرنے اور عوام تک پہنچانے کی کوشش ہے۔ پروردگار توفیق عطا فرمائے۔ برصغیر میں ہونے والے علمی خزانوں کو جناب مولانا آفتاب حسین جوادی اسلام آباد اور جناب مولانا طاہر عباس اعوان قم نے بڑی عرق ریزی سے اکٹھا کیا ہوا ہے اور کر رہے ہیں۔ اللہ سبحانہ ان علماء کو مزید ہمت دے اور قوم کے سرمایہ داروں کو ان خزانوں کو شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یہاں مرکز افکارِ اسلامی کی عمومی فعالیات بیان کرنا مقصود نہیں بلکہ فقط نہج البلاغہ سے متعلق خدمات کو پیش کیا گیا ہے۔ نہج البلاغہ کی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے افکارِ اسلامی کی اردو اور انگریزی میں دو الگ الگ ویب سائٹ ہیں۔ اسی طرح اردو اور انگریزی میں یوٹیوب چینل ہیں اور دیگر سوشل میڈیا پر بھی نہج البلاغہ کو عام کرنے کی سعی کی جا رہی ہے۔

ویب سائٹ:

1) www.afkareislami.com
2) www.Islamicthought.co.uk

یوٹیوب چینل:

1) Nahjul Balagha1
2) afkareislami
3) Islamicthought

''نئی کتب''

(۱) مولانا محمد علی توحیدی: (الف) ''نہج البلاغہ کی دنیا'' شہید مرتضیٰ مطہری کی کتاب ''سیری در نہج البلاغہ'' کا اردو ترجمہ ہے۔ اس کتاب کو مرکز افکارِ اسلامی نے شائع کیا ہے۔

(ب) آئین حکمرانی، امام علی علیہ السلام کی نظر میں: آیۃ اللہ العظمیٰ شیخ محمد فاضل لنکرانیؒ جن کا شمار امام خمینیؒ کے قریبی افراد میں ہوتا ہے، نے ایران کے انقلاب کے بعد حوزوی دروس کے ساتھ ساتھ دفتر تبلیغات اسلامی قم میں دینی علوم کے طلاب اور حوزہ علمیہ کے علماء کی ایک جماعت کو نہج البلاغہ کا درس دینا شروع کیا۔ اس درس کا موضوع امیر المومنینؑ کا مالک اشتر کے نام لکھا ہوا خط تھا۔ ان دروس کو کتابی شکل دی گئی۔ اس کتاب کا لندن سے انگریزی ترجمہ بھی شائع ہوا۔ انگریزی کا ترجمہ آپ کے شاگرد حجت الاسلام شیخ علی الحکیم نے کیا۔ مولانا محمد علی توحیدی نے اس کتاب کا بہترین انداز سے اُردو ترجمہ کیا جسے مرکز افکار اسلامی نے شائع کرایا۔

(۲) خورشید کمال: آپ پنجابی کے مشہور شاعر ہیں۔ انہوں نے قرآن مجید کا پنجابی میں منظوم ترجمہ کیا۔ نہج البلاغہ کے کلمات قصار کا پنجابی میں منظوم ترجمہ کیا۔ یہ کتاب ۲۰۰۶ میں لاہور سے کمال اکیڈمی کی طرف سے شائع ہوئی۔ اس کتاب کو ''نہج البلاغہ'' کا نام دیا گیا۔

(۳) ڈاکٹر سید مشتاق مہدی: آپ میڈیکل کے شعبہ سے تعلق رکھتے ہیں مگر دینی علوم سے خصوصاً تحقیقی کاموں میں خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔

''معرفت نہج البلاغہ'' کے نام سے کتاب تالیف فرمائی۔ اس کتاب میں نہج البلاغہ کی عظمت سے متعلق ہونے والے اعتراضات اور اُن کے جوابات کو بیان کیا۔ نہج البلاغہ کے مصادر کو تفصیل سے تحریر فرمایا۔ آخری حصہ میں ''شارحین نہج البلاغہ'' کے عنوان کے تحت عربی، فارسی اور اردو میں نہج البلاغہ سے متعلق کاموں کو بیان کیا۔

یہ کتاب جون ۲۰۱۷ میں مہتاب قرآن اکیڈمی مظفرگڑھ سے شائع ہوئی ہے۔ڈاکٹر صاحب کی قرآنیات پر کافی محنت ہے۔''قرآن صحیفہ انسانیت'' کے نام سے تین جلدوں میں کتاب تالیف فرمائی۔آپ کی دیگر کتب یہ ہیں۔المہتاب۔چراغِ حرف۔متاعِ حرف

(۴) مولانا محمد علی صابری: آپ نے کلمات قصار پر درس دیے جنہیں انما پبلشرز پاکستان نے شائع کیا۔(معرفت نہج البلاغہ ۲۶۷،ڈاکٹر سید مشتاق حسین مہدی)

(۵) ڈاکٹر روشن علی: الاحادیث والآثار المذکورۃ فی کتاب نہج البلاغہ لعلی بن ابی طالبؑ۔آپ نے نہج البلاغہ کے اس موضوع پر PHD کی اور نہج البلاغہ پر مسلسل مختلف عناوین کے تحت مقالات لکھتے رہتے ہیں جو اکثر رسالوں میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔آپ کا تعلق سندھ سے ہے اور سندھی میں بھی نہج البلاغہ پر کافی کام کر چکے ہیں۔ایم فل کا تھیسز۔ریاست کا تصور نہج البلاغہ کی روشنی میں۔

(۶) اویس کریم محمد: آپ نے ''سفینۂ نجات'' کے نام سے موضوعاتی نہج البلاغہ مفتی جعفر حسین کے ترجمہ کے ذریعہ سے مرتب کی۔یہ کتاب ۱۴۱۵ھ میں باب العلم فاؤنڈیشن، مسجد خیر العمل آنچولی سوسائٹی کراچی کی جانب سے شائع کی گئی۔(معرفت نہج البلاغہ،ڈاکٹر سید مشتاق مہدی،ص۲۰۶)

(۷) سہیل قیصر ہاشمی: آپ نے ''اقوال سیدنا حضرت علی کا انسائیکلوپیڈیا تالیف کی۔'' یہ کتاب ۲۰۱۱ء میں اسلام بک ڈپو گنج بخش روڈ لاہور کی جانب سے شائع ہوئی۔(معرفت نہج البلاغہ،ڈاکٹر مشتاق احمد مہدی،ص۲۷۶)

(۸) ڈاکٹر سید حسن اختر: آپ نے نہج البلاغہ سے مختلف موضوعات پر کلامِ امیر المومنینؑ کا انتخاب کیا جو ''ارشادات حضرت علیؑ'' کے نام سے تخلیقات،لاہور سے شائع کیا گیا۔(معرفت نہج البلاغہ،ڈاکٹر مشتاق احمد مہدی ص۲۷۶)

(۹) سید جاوید بخاری: آپ کا تعلق ڈیرہ اسماعیل خان سے ہے۔ آپ نے سرائیکی میں نہج البلاغہ کا ترجمہ کیا۔ جناب سید شہزاد زیدی نے لاہور سے شائع کرائی۔ ۱۴ جمادی الثانی ۱۴۳۸ھ تاریخ لکھی ہے۔ بہت محنت کی گئی اور معیاری انداز کی اشاعت ہے۔ سرائیکی زبان کے لیے ایک بڑا سرمایہ ہے۔ کتاب کے ناشر جناب سید شہزاد زیدی نے دو نسخے ارسال فرمائے۔ مرکز افکارِ اسلامی کی لائبریری میں موجود ہے۔

(۱۰) امیر حمزہ خان شینواری، ''پشتو ترجمہ نہج البلاغہ'': نہج البلاغہ کا یہ ترجمہ پشتو کے مشہور صوفی اور ادیب امیر حمزہ خان نے کیا۔ اس میں فقط خطبات کا ترجمہ ہے۔ یہ ترجمہ رئیس احمد جعفری ندوی کے اردو ترجمہ سے ترجمہ کیا گیا ہے۔ ۲۱ ستمبر ۱۹۶۴ء کو مکمل ہوا۔ اس کے مرتب علی کمیل قزلباش ہیں اور مدوّن حنیف خلیل ہیں۔ مارچ ۲۰۰۲ میں ملت ایجوکیشنل پرنٹرز لاہور سے شائع ہوا۔ جناب حنیف خلیل سے ہمارا رابطہ ہوا اور انہوں نے ایک نسخہ عطا کیا۔ مرکز افکارِ اسلامی کے کتاب خانہ میں موجود ہے۔

(۱۱) قاری امان اللہ کربلائی، مرزا عباس علی بیگ، ''سندھی ترجمہ نہج البلاغہ'': ان دو بزرگوں نے مل کر یہ ترجمہ کیا۔ ابتداء میں مفتی محمد عبدہ کے مقدمہ کا سندھی ترجمہ ہے۔ حیدرآباد سندھ سے شائع ہوا۔ اشاعت کا سال نہیں لکھا گیا۔ مرکز افکار اسلامی کی لائبریری میں نسخہ موجود ہے۔

(۱۲) عبداللہ روحانی، ''نہج البلاغہ سندھی ترجمہ'': مولانا عبداللہ روحانی ایک فاضل شخصیت ہیں اور اِس وقت نجف اشرف میں تشریف رکھتے ہیں۔ آپ نے نہج البلاغہ کا سندھی میں ترجمہ کیا۔ مولانا کے علمی مقام اور سندھی میں متعدد ترجموں کی وجہ سے سندھی زبان لوگوں میں آپ کے ترجمہ کی تعریف کی جاتی ہے۔ یہ ترجمہ مؤسسہ الغدیر شعبہ نجف اشرف سے شائع ہوا ہے۔ مولانا سے ہمارا رابطہ ہے۔ خدمتِ دین کا جذبہ رکھنے والی شخصیت ہیں۔ یہ نہج

البلاغہ pdf میں بھی موجود ہے۔ یہ کتاب ۹۵۳ صفحات پر مشتمل ہے۔

(۱۳) سکندر علی لطفی: آپ سندھ کی ایک جانی پہچانی شخصیت اور علمی گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ نے قرآن مجید کا بھی سندھی ترجمہ کیا ہے جو بہت مقبول ہے۔ نہج البلاغہ کی اشاعت سے پہلے آپ اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔ سندھ سے تعلق رکھنے والی حوزہ علمیہ کی فاضل شخصیت جناب مولانا نائب علی کمیلی نے اِس ترجمہ پر نظر ثانی کی اور ۲۰۲۳ میں مجمع جہانی اہل بیتؑ کی طرف سے اس کے کچھ نسخے شائع ہوئے۔ مولانا نائب علی کمیلی سے ہمارا رابطہ ہے مولانا کی کوشش ہے کہ یہ ترجمہ دوبارہ شائع ہو سکے۔

(۱۵) ڈاکٹر عبد الرحیم درانی، ''نہج البلاغہ پشتو ترجمہ'': تصحیح ڈاکٹر علی کمیل قزلباش اور انور علی شاہین خالخیل۔ پشتو میں نہج البلاغہ کا یہ مکمل ترجمہ ہے۔ اس سے پہلے امیر حمزہ خان شینواری والا ترجمہ ایک تو فقط خطبات کا ترجمہ تھا اور دوسرے اردو سے ترجمہ تھا۔ اس لحاظ سے یہ ترجمہ بہت مفید ہے۔ اہل بیتؑ اکیڈمی پاکستان سے ۲۰۲۳ء میں شائع ہوئی ہے۔ جناب انور شاہین سے ہمارا رابطہ ہے انہوں نے چند نسخے اس کے ہمیں عطا کیے۔

(۱۶) سید تنویر حیدر: آپ کا تعلق ضلع جہلم پاکستان سے ہے۔ سیاسیات میں ایم اے ہیں۔ شعر گوئی اور مضمون نگاری میں ایک مقام رکھتے ہیں۔ نہج البلاغہ کے 110 کلمات قصار ''کلماتِ مولائے کُل'' کے نام سے منظوم ترجمہ کیا۔ یہ کتاب جولائی ۲۰۲۱ میں الجواد پرنٹرز، راولپنڈی سے شائع ہوئی۔ آپ سے ہمارا رابطہ ہے اور کتاب مرکز افکار اسلامی کی لائبریری میں موجود ہے۔

(۱۷) ڈاکٹر علامہ سید شجاع حسین حسینی: ''نہج البلاغہ یکتا و آفاقی کتاب'' آپ کا تعلق پارہ چنار پاکستان سے ہے۔ آپ کو قم المقدسہ میں درس و تدریس میں چالیس سال سے زیادہ ہو گئے ہیں۔ قم میں آپ درس خارج کہتے ہیں۔ پاکستان میں متعدد تعلیمی و رفاہی

امور انجام دے رہے ہیں۔ نہج البلاغہ سے خاص پیار ہے۔ اسلام آباد میں ''نہج البلاغہ فاؤنڈیشن'' قائم کی جس سے مختلف موضوعات پر کتابچے شائع کراتے رہے اور نہج البلاغہ مراسلاتی کورس کی بھی کوشش کی۔ چند کتابچے ''مرکز افکار اسلامی'' کی لائبریری میں موجود ہیں۔ ''نہج البلاغہ، یکتا و آفاقی کتاب'' کے عنوان سے آپ نے کتاب تالیف فرمائی۔ اس میں ان تین موضوعات پر تفصیلی بحث کی۔ ''اخلاقیات اور نہج البلاغہ'' ''عدل نہج البلاغہ میں'' ''جوان اور جوانی نہج البلاغہ میں'' آخر میں چند منتخب خطبات کا ترجمہ پیش کیا ہے۔ یہ کتاب جولائی 2022 میں ولی عصر انٹرنیشنل اسکول و کالج، پارہ چنار، پاکستان کی طرف سے شائع ہوئی۔ مولانا سے ہمارا رابطہ ہے اور یہ کتاب انہوں نے ہمیں عنایت فرمائی۔

(۱۸) ڈاکٹر سید محمد وارث حسن نقوی Acritical Study of Nahajul Balagha

آپ ۱۹۳۲ میں لکھنؤ میں پیدا ہوئے آپ کے والد شمس العلماء مولانا سید سبط حسن النقوی جائسی تھے۔ وفات ۱۱ اگست ۲۰۰۸۔ آپ کا تعلق خاندان اجتھاد سید غفران مآب سے ہے۔ (ویکی پیڈیا)

آپ نے نہج البلاغہ پر انگریزی میں تھیسز لکھا اور ۱۹۷۹ میں ایڈنبرا یونیورسٹی برطانیہ سے PHD ڈگری حاصل کی۔ ۲۵۹ صفحات پر مشتمل یہ مقالہ نہج البلاغہ کے اسناد پر مبنی بہت تحقیقی تحریر ہے۔

آپ انگلش کے سہ ماہی جریدہ مسلم ریویو کے مدیر اعلیٰ رہے۔ مقالہ افکارِ اسلامی کی لائبریری میں موجود ہے۔

(۱۹) مولانا سید شہنشاہ حسین نقوی: پاکستان میں خطابت اور دینی خدمات کے سلسلے میں معروف شخصیت ہیں۔ کراچی میں رہائش پذیر ہیں اور ملک بھر میں آپ کی خدمات ہیں۔

''کلام امیر المومنین علیہ السلام'': آیت اللہ العظمی آقای ناصر مکارم شیرازی دام ظلہ اور آپ

کی زیر نگرانی ایک گروہ نے کئی سال کی محنت سے فارسی میں نہج البلاغہ کی نہایت ہی مفید شرح لکھی۔ یہ کتاب پندرہ جلدوں پر مشتمل ہے۔ مولانا نقوی کی ٹیم نے بڑی محنت سے اس کا اردو ترجمہ کیا۔ مصباح القران ٹرسٹ لاہور سے ۲۰۱۸ میں پہلی بار شائع ہوئی۔ یہ شرح اب انڈیا سے بھی شائع ہو رہی ہے۔

مولانا سید شہنشاہ حسین نقوی صاحب مختلف کتابوں کی اشاعت کرا رہے ہیں اس کے لیے آپ نے ''باب العلم دار التحقیق'' کے نام سے کراچی میں مستقل ادارہ قائم کیا ہے۔ نہج البلاغہ خط 53 کی شرح کی ساتھ شائع کرایا ہے۔ شاعر اہل بیت'' علی عباد نیساں، اکبر آبادی'' کے منتخب خطبات کے منظوم ترجمے کو شائع کرانے کا ارادہ ہے۔ مشہور شاعر و ادیب ڈاکٹر جاوید منظر سے نہج البلاغہ کے خطوط کا ترجمہ کرایا ہے جو جلد شائع کرانے کا ارادہ ہے۔

(۲۱) مولانا الطاف حسین کلاچی، ''نامہ امام علی علیہ السلام بنام مالک اشتر'':

ڈیرہ غازی خان سے تعلق رکھنے والے کلاچی صاحب فاضل شخصیت ہیں۔ تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان میں دینی مدرسہ باب القم کے مؤسس و پرنسپل ہیں۔ آپ پچاس سے زیادہ کتابوں کا ترجمہ کر چکے ہیں۔ ''نامہ امام علیؑ بنام مالک اشتر'' آیت اللہ شیخ حسین علی منتظری نے ایران کے انقلاب کے بعد نہج البلاغہ پر درس کا سلسلہ شروع کیا جو ایران کے ٹی وی ، ریڈیو سے نشر ہوتا رہا۔ اس کے کئی حصے کتابی شکل میں شائع ہوئے اور اردو میں ترجمہ بھی کیا گیا۔ کلاچی صاحب نے مکتوب ۵۳ سے ۶۰ تک کے دروس کا اردو میں ترجمہ کیا۔ اسے ادارہ منہاج الصالحین لاہور نے ۲۰۱۶ میں شائع کیا۔ مرکز افکارِ اسلامی کی لائبریری میں موجود ہے۔

اعترافات ابن ابی الحدید: ابن ابی الحدید نے جہاں جہاں فضائل امام علیؑ بیان کیے۔ اُنھیں فارسی میں یکجا کر کے کتاب مرتب کی گئی۔ کلاچی صاحب نے اُس کا اردو ترجمہ کیا۔

(۲۲) سید عادل اختر و پروفیسر سید حیدر عباس رضوی، انتخابِ نہج البلاغہ:

ان دونوں حضرات نے زمانے کی ضرورتوں کو پورا کرنے والے اور عام فہم حصوں کو مرتب کیا۔ اردو کے مختلف تراجم نہج البلاغہ سے کام لیا۔ منتخب حصوں کو بڑے مناسب عناوین دیے۔ ۲۶۱ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ۲۰۱۹ میں ''العلم فاؤنڈیشن'' بھوپال انڈیا کی طرف سے شائع ہوئی۔ (مرکز افکار اسلامی کی لائبریری میں یہ موجود ہے۔)

(۲۳) ڈاکٹر ظفر حسین، دراسۃ تخریج الحکم والامثال للامام علی کرم اللہ وجہہ الواردۃ فی نہج البلاغہ:

ظفر حسین ولد حاجی عطا محمد موضع خاص جوئیہ تحصیل وضلع خوشاب آبائی وطن ہے۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور سے اسلامیات میں ماسٹر کی ڈگری حاصل کی۔

مدرسہ مظہر الایمان ڈھڈیال چکوال سے دینی تعلیم کا آغاز کیا، مدرسہ مظہر الایمان، مدرسہ عون ومحمد بکھاری کلاں، مدرسہ زینبیہ بلکسر، اسوہ کالج ڈھڈیال چکوال اور جامعہ امام علیؑ (علی یونیورسٹی) ملتان میں تدریس کے فرائض سرانجام دیے۔ اس دوران نہج البلاغہ پر کام کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان سے ۲۰۰۵ میں تحقیقی مقالہ ''مائۃ حکمۃ للامام علی علیہ السلام۔ الواردۃ فی نہج البلاغۃ من الجزء الثالث المستفادۃ من الحدیث النبوی الشریف'' لکھ کر ایم فل (M.Phil) عربی کی ڈگری حاصل کی۔ نیز یونیورسٹی سے گولڈ ماڈل حاصل کیا۔

پھر ۲۰۲۱ میں مذکورہ بالا یونیورسٹی سے بعنوان ''دراسۃ وتخریج الحکم والامثال للامام علی کرّم اللہ وجھہ الواردۃ فی نہج البلاغۃ واثرھا فی النثر العربی'' تحقیقی مقالہ (Thesis) مکمل کر کے پی ایچ ڈی (Ph.D) عربی کی ڈگری حاصل کی۔

سہ ماہی دینی، تحقیقی مجلہ نور معرفت، جلد: ۱۲، مسلسل شمارہ: ۵۱ (جنوری تا مارچ ۲۰۲۱) سے تحقیقی مقالہ بعنوان ''الحکم والامثال للامام علی۔ علیہ السلام۔ واثرھا فی الحیاۃ الانسانیۃ'' چھپا۔

۲۰۱۱ء میں (PPSC) کے مقابلہ کے امتحان میں شرکت کی اور پنجاب بھر میں دوسری پوزیشن حاصل کر کے سبجیکٹ سپیشلسٹ (SS) سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں تعیناتی ہوئی اوراب بطور سینئر سبجیکٹ سپیشلسٹ (SSS) اپنی تدریس وانتظامی خدمات جاری ہیں۔

(۲۴) سید حیدر عباس رضوی، کلام امیر المومنینؑ: آیت اللہ العظمی ناصر مکارم شیرازی دام ظلہ کے نہج البلاغہ سے متعلق تین مضامین کا اردو ترجمہ کیا۔ ''کلامِ امیر المؤمنینؑ'' کے نام سے ۲۰۲۳ء میں کتابخانہ علم و دانش لکھنؤ سے شائع ہوا۔آپ کتابخانہ علم و دانش کے ڈائیرکٹر ہیں خطابت میں بھی آپ کا ایک نام ہے، نہج البلاغہ آپ کی خطابت کا حصہ رہتا ہے اور نہج البلاغہ کے دروس بھی منعقد کرتے رہتے ہیں۔لکھنؤ اور اکبر پور میں عظیم الشان نہج البلاغہ کانفرنسز کا انعقاد کیا جن سے نہج البلاغہ کی خوب ترویج ہوئی۔

(۲۵) مولانا سید شاہد حسین میثم نونہروی، جانیے تو علیؑ نے کیا کہا؟ نہج البلاغہ کے کلماتِ قصار کا اردو اور ہندی میں آسان ترجمہ۔ ناشر۔ آئی۔ وائی۔ او پبلی کیشن، علی گڑھ، سن اشاعت ۲۰۱۹ دوسرا ایڈیشن۔

(۲۶) تقی عسکری ولا۔ معراج بلاغت، کلماتِ قصار کا منظوم ترجمہ

(۲۷) عرش بلاغت، اقوال حضرت علیؑ از نہج البلاغہ: پیشکش۔ کُل ہند نہج البلاغہ سوسائٹی۔

(۲۸) پروفیسر سید حسن عسکری۔ نہج البلاغہ امیر المومنینؑ کے چالیس خطبات کا منتخب مجموعہ۔شعبہ سماجیات، جامعہ عثمانیہ، ۲۰۱۲ء میں شائع ہوا۔

(۲۹) سید عالم مہدی رضوی زید پوری۔ منظوم کلمات قصار۔ نہج البلاغہ۔ ناشر توثیق پبلیکیشن سرکار حسینی، زید پور، بارہ بنکی، یوپی انڈیا۔

(۳۰) الحاج سید اقتدار حسین غبار رضوی، نہج البلاغہ منظوم: ترجمہ مولانا مفتی جعفر حسین اعلی اللہ مقامہ۔ ۲۳۸ خطبات کا منظوم ترجمہ۔ مطبوعہ نظامی پریس لکھنؤ، سن اشاعت ۲۰۱۵ء۔

(۳۱) مظہر عباس عنوان مقالہ: مضامین نہج البلاغہ کا علمی و تحقیقی مطالعہ: موضوع کتب بینی وتعارفِ کتب۔ڈگری۔MA یونیورسٹی۔GCUL (گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد) شہر فیصل آباد۔

(۳۲) سید سجاد حیدر۔عنوان مقالہ: نہج البلاغہ میں معاشرتی شعور اور اس کی روشنی میں عصرِ حاضر کے مسائل کا حل۔

موضوع معاشرت: آداب۔ڈگری Phd، یونیورسٹی ku (یونیورسٹی آف کراچی) شہر کراچی۔سال ۲۰۱۴۔

(۳۳) حجاب زہرا۔عنوان مقالہ: نہج البلاغہ کے مباحث نبوت ورسالت: تحقیقی مطالعہ۔

موضوع رسالت: عظمتِ نبی وسیدنا علی المرتضیٰؓ۔

ڈگری۔BAH یونیورسٹی۔GCUL (گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور) شہر لاہور۔

(۳۴) طاہر مہدی۔عنوان مقالہ: حضرت علیؓ کا اسلوب خطابت: نہج البلاغہ کا خصوصی مطالعہ۔

موضوع سیدنا علی المرتضیٰؓ۔ڈگری۔MPhil یونیورسٹی۔BZU (بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی) شہر ملتان سال ۲۰۱۰

(۳۵) سید علی فرحان۔عنوان مقالہ: سیدنا علی المرتضیٰؓ کے حکم ومواعظ نہج البلاغہ کی روشنی میں خصوصی مطالعہ۔

موضوع سید علی المرتضیٰؓ۔ڈگری۔MA یونیورسٹی۔BZU (بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی) شہر ملتان سال ۲۰۰۶

کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن

نام کتاب: شرح نہج البلاغہ (ج۔۱) زبان: عربی
نام مؤلف: کمال الدین میثم بن علی بن میثم البحرانی (متوفی ۶۷۹ھ)
نوع خط: نسخ اوراق: ۹۰۰ سطور: ۲۱ سائز: ۲۵.۵×۱۵
ابتدائی عبارت: بعد...دلالة الله...الااشتقاق المترادف والتوكيد اسباب مترادف اقامة احد المترادفين اقسام التوكيد اقسا م المشترک اسباب المشترک
اختتام: و طالب للدنيا والموت يطلبه و غافل و ليس بمفعول عنه
نوٹ: یہ نسخہ کرم خوردہ ہے مولف نے یہ شرح خواجہ علاء الدین عطا ملک الحوینی الوزیر متوفی ۶۸۰ھ کے نام معنون کی ہے۔

☆☆☆

نام کتاب: شرح نہج البلاغہ (ج۔۲) زبان: عربی
نام مؤلف: کمال الدین میثم بن علی بن میثم البحرانی (متوفی ۶۷۹ھ)
نوع خط: نسخ اوراق: ۳۲۶ سطور: ۲۳ سائز: ۲۶×۵.۱۶
ابتدائی عبارت: بعد ...و من خطبة له عليه السلام نحمده على ما كان و نستعينه على ما يكون تسال الله المعافاة فى الاديان كان نساله المعافاة فى الابدان

نوٹ: کرم خوردہ ہے

نام کتاب: شرح نہج البلاغہ (ج۔۴) زبان: عربی

نام مؤلف: کمال الدین میثم بن علی بن میثم البحرانی (متوفی ۶۷۹ھ)

تاریخ کتابت: ۱۰۸۱ھ

نوع خط: نسخ اوراق: ۲۹۴ سطور: ۳۵ سائز: ۳۵.۵×۲۴.۵

اختتام: و تصنیف عنه طاقتی و ان یصون و جهی عن المخلوقین و کیف عنی عادیتة الظالمین انه سیمع مجیب انشاء الله و حسبنا الله و حده صلوٰة علی سیدنا محمد.....

نوٹ: کرم خوردہ ہے

☆☆☆

نام کتاب: شرح نہج البلاغہ زبان: عربی

نام مؤلف: کمال الدین میثم بن علی بن میثم البحرانی (متوفی ۶۷۹ھ)

نوٹ: آخر سے ناقص ہے۔

☆☆☆

نام کتاب: صد کلمات امیر المومنینؑ زبان: عربی

نام کاتب: محمود بن طاؤس

تاریخ کتابت: ۹۳۶ھ

نوع خط: نسخ اوراق: ۳۸

☆☆☆

نام کتاب: شرح نہج البلاغہ زبان: عربی

نام مؤلف: ابوحامد عبدالحمید بن ھبۃ اللہ بن ابی الحدید معتزلی (۶۵۵ھ)

نوع خط: نسخ اوراق: ۳۷۰ سطور: ۳۵ سائز: ۳۶×۲۶.۵

ابتدائی عبارت: اما بعد .....المجلد الاول من شرح نهج البلاغه لامام الفاضل عبد الحميد بن هبة الله بن محمد بن محمد بن ابی الحديد المعتزلی و هو فی عشرين مجلداً۔

اختتام: فلما وقع الاختلاف كنا نحن اولی بالله و بالحق ....الذين امنوا و هم الذين كفروا ولو شآء الله قتالهم بمشيته و ارادته .....هذا آخر

نوٹ: شارح نے اس شرح کو مؤید الدین بن علقمی وزیر معتصم باللہ عباسی متوفی ۶۵۶ھ کے نام معنون کیا ہے۔

☆☆☆

نام کتاب: شرح نہج البلاغہ (ج۔۱) زبان: عربی

نام مؤلف: ابوحامد عبدالحمید بن ھبۃ اللہ بن ابی الحدید معتزلی (۶۵۵ھ)

تاریخ کتابت: قبل از ۱۲۲۵ھ

نوع خط: نسخ اوراق: ۳۸

☆☆☆

نام کتاب: کلمات حضرت امیر المومنین علیہ السلام زبان: عربی

نوع خط: نستعلیق

☆☆☆

نام کتاب: شرح نہج البلاغہ (ج۔۱) زبان: عربی

نام مؤلف: ابوحامد عبدالحمید بن ھبۃ اللہ بن ابی الحدید معتزلی (۶۵۵ھ)

تاریخ کتابت: ۱۲۲۵ھ

☆☆☆

نام کتاب: شرح نہج البلاغہ زبان: عربی

نام مؤلف: ملا علاء الدین محمد گلستانہ

نوع خط: نسخ اوراق: ۲۷۷ سطور: ۲۴ سائز: ۲۸×۱۹

ابتدائی عبارت: و کان کتاب نهج البلاغه من کتب الاخبار.....

اختتام: ان ظهر و بروی بالرفع علی صیغة المضارع.....

نوٹ: نسخہ پر مہر سید علی ابن دلدار علی غفرانمآب ۱۲۴۴ھ و مہر سید حسین ۱۲۳۶ھ و مہر ممتاز العلماء ہے۔

☆☆☆

نام کتاب: نثر اللآلی صد کلمات امیر المومنینؑ زبان: عربی و فارسی

نام کاتب: محب اللہ

تاریخ کتابت: ۱۰۸۲ھ

نوع خط: نسخ اوراق: ۳۸

نوٹ: با ترجمہ فارسی۔

☆☆☆

نام کتاب: خطبۃ امیر المومنینؑ بین البصرۃ والکوفۃ زبان: عربی

نوع خط: نسخ اوراق: ۱۲ سطور: ۲۱ سائز: ۲۲×۱۵

ابتدائی عبارت: اما بعد ....و من خطب امیر المومنین علی اخیه و علیه و زوجتة الطاہرة الصدیقة و ابنائه صلوٰة الله و سلامه مادام الدهر دهراً و سرمداً قال علیه السلام و روحی فداہ انا اول المسلمین .....

اختتام: و ان المحب له مومن والمخالف له کافر والمقتضی لاثر لاحق و

صلی الله علی محمد و آله الطاهرین و لعنة الله علی اعدائهم .....و منکر فضائلهم اجمعین الی یوم الدین من الجن و الانس

☆☆☆

نام کتاب: خطبۃ امیر المومنینؑ زبان: عربی

نوع خط: شکستہ نستعلیق اوراق: ۲۰ سطور: ۲۵ سائز: ۲۴×۱۴.۵

ابتدائی عبارت: خطبة امیر المومنین علیه السلام علی بن الحسن الموذب و غیره عن احمد بن محمد بن خالد عن اسماعیل بن مهران عن عبد الله بن ابی الحرث الهمدانی عن جعفر قال خطب امیر المومنین علیہ السلام

نوٹ: کرم خوردہ ہے۔

☆☆☆

نام کتاب: مجموعہ ترجمہ کلمات قصار جناب امیر علیہ السلام

نام کاتب: علی اکبر شروانی

کتب خانہ مولانا آزاد مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

شمارۂ کتب خانہ: Univ. Arabid Literaturey 4

شمارہ میکروفلم: ۲/۴۵۲

نام کتاب: نہج البلاغہ (جزء اول)

نام کاتب: علی بن ابی القاسم بن علی تاریخ کتابت: ۵۳۸ھ

نوع خط: نسخ اوراق: ۹۱ سطور: ۱۸

ابتدائی عبارت: اما بعد حمد الله الذی جعل الحمد ثمناً لنعمائه و معاذاً من بلائه .....[۱]

☆☆☆

شمارۂ کتب خانہ: Univ. Arabid Literaturey 4

شمارہ میکروفلم: ۴۵۲/۳

نام کتاب: نہج البلاغہ (جزء ثانی)

نام کاتب: علی بن ابی القاسم بن علی تاریخ کتابت: ۵۳۸ھ

نوع خط: نسخ اوراق: ۸۰ سطور: ۱۸

ابتدائی عبارت: .....ان صاحب ا لامیر المومنین علیه السلام فقال له .....[۲]

شمارۂ کتب خانہ: Farhangi Mahal 508/30 4

شمارہ میکروفلم: ۵۵۴/۴

نام کتاب: شرح نہج البلاغہ (جزء اول)

نام مؤلف: عزالدین عبدالحمید بن محمد بن محمد بن حسین بن ابی الحدید متوفی (۶۵۵ھ/ ۱۲۵۷ء)

نوع خط: نسخ اوراق: ۱۰۰ سطور: ۲۱

ابتدائی عبارت: .....وثانیاً الراع والتدبیر فکان اشد الناس رایا و اصحهم تدبیراً و هو الذی اشار ا

☆☆☆

---

[۱] فہرست میکروفلم نور کتب خانہ مولانا آزاد ص۔ ۵۹۷

[۲] فہرست میکروفلم نور کتب خانہ مولانا آزاد ص ۵۹۸

شمارۂ کتب خانہ: Abdul Hayy 14/14 per

شمارہ میکروفلم: ۴/ ۱۲۷ زبان: عربی وفارسی

نام کتاب: ارشاد المسلمین فی شرح کلام امیر المومنینؑ (ترجمہ وشرح نثر اللآلی)

نام شارح: محمد حسن علی ہاشمی حنفی محدث لکھنوی

نام کاتب: بخط شارح تاریخ کتابت: ۱۲۴۰ھ

نوع خط: نستعلیق ونسخ اوراق: ۲۴ سطور: ۱۹

ابتدائی عبارت: بعد الحمد .....اما بعد ایں رسالہ ایست موسوم بنثر اللآلی من کلمات امیر المومنین علی علیہ السلام مشتمل بر ۲.....

☆☆☆

شمارۂ کتب خانہ: 37/37

شمارہ میکروفلم: ۳/ ۳۴۸ زبان: اردو

نام کتاب: تہذیب نثر اللآلی فی شرح کلمات امیر المومنینؑ (ترجمہ)

نام مؤلف: مسیح الدین کاکورویؒ (مترجم)

نام کاتب: غلام حیدر تاریخ کتابت: ۱۲۹۶ھ

نوع خط: نستعلیق اوراق: ۱۴۶ سطور: ۱۵

ابتدائی عبارت: نحمدک یا من له الکبریاء والجبروت سبحانک انت حی لا تموت ا

☆☆☆

شمارۂ کتب خانہ: UNIV. 84 PER REL SUFISM

شمارہ میکروفلم: ۶/ ۲۶۶ زبان: عربی وفارسی

نام کتاب: کلمات طیبات حضرت علیؑ

نام مترجم: عادل

نوع خط: نستعلیق و نسخ اوراق: ۲۸ سطور: ۱۱

ابتدائی عبارت: بر کہ در هر کار بسم الله الرحمن الرحیم گوید ایمن گردد از شیطان رجیم ۲

☆☆☆

نام کتاب: نہج البلاغہ زبان: عربی

نام مؤلف: علامہ رضی الدین ابوالحسن محمد بن الحسین المعروف سید رضی (۴۰۶ھ)

تاریخ کتابت: ۸۶۸ھ

نوع خط: نستعلیق اوراق: ۲۹۳ سطور: ۱۳ سائز: ۶۴×۵.:۱۰×۷

ابتدائی عبارت: اما بعد حمد الله الذی جعل الحمد ثمناً لنعمائه و معاذاً من بلائه و وسیلاً بی الی جنانه و سبباً لزیادة

اختتام: تمت الخطب من نهج البلاغه من کلام مولانا امیر المومنین و امام المتقین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ۱

☆☆☆

زبان: فارسی

نام کتاب: شرح نہج البلاغہ

نام مؤلف: کمال الدین میثم بن علی بن میثم البحرانی (۶۷۹ھ)

نوع خط: نستعلیق اوراق: ۵۲۱ سطور: ۳۵ سائز: ۱۰۴×: ۱۳×۶

ابتدائی عبارت: سبحانک اللهم و بحمدک توحدت فی ذاتک فحسر عن

ادرامک انسان کل عارف وتفردت فی صفائک فقصر عن مدحک کل واصف[۲] .....

☆☆☆

شمارۂ کتب خانہ: Farhangi Mahal 507/29 4

زبان: عربی

نام کتاب: شرح نہج البلاغہ

نام مؤلف: ابوحامد عبدالمجید بن ہبۃ اللہ بن محمد معروف ابن الحدید المعتزلی (متوفی ۶۵۵ھ/ ۱۲۵۸ء)

نوع خط: نستعلیق اوراق: ۲۵۱ سطور: ۲۳

ابتدائی عبارت: .....وابن عمه العباس بن عبد المطلب ويقال ان الفرزدق مربا لفضل و هو .....[۱]

☆☆☆

ذخیرہ حبیب آفتاب، مسلم یونیورسٹی، علیگڑھ

زبان: عربی وفارسی

نام کتاب: اقوال امیر المومنینؑ

نوع خط: نستعلیق اوراق: ۱۳ سطور: مختلف

سائز: ۱۰×۶: ۱۶×۱۳

نوٹ: ناقص الطرفین ہے۔

☆☆☆

کتب خانہ ادبیات اردو حیدرآباد دکن

زبان: عربی و فارسی

نام کتاب: کلمات طیبات حضرت علیؑ

تاریخ کتابت: ۱۲۵۲ھ

اوراق: ۷ سطور: ۱۵ سائز: ۶×۹

ابتدائی عبارت:

بہترین ہر کلام اے نور چشم درماں

ھست نام خالق بسیار بخش مہرباں

قال امیر المومنین علیه السلام لو کشف الغطا لما ازددت یقینا

نوٹ: یہ نسخہ اس رسالے سے نقل کیا گیا ہے جسے قاسم کاتب نے مولد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لکھا تھا۔

کتب خانہ ایشیاٹک سوسائٹی، بنگال

زبان: فارسی

نام کتاب: منہج الفصاحہ شرح نہج البلاغہ

نام مؤلف: حسین عبدالحق استرآبادی

اوراق: ۵۴۱ سطور: ۲۱

ابتدائی عبارت: بهترین خطبه های که سخنوران معارف .....

☆☆☆

زبان: فارسی

نام کتاب: حکم نامہ بہ مالک اشتر

اوراق: ۷۷ سطور: ۱۲

ابتدائی عبارت: هذا ما امر به عبد الله علی امیر المومنین .....

کتب خانہ برٹش میوزیم

نام کتاب: نہج البلاغہ

نوع خط: نسخ اوراق: ۳۶۷ سطور: ۲۰ سائز: ۴×۹

ابتدائی عبارت: بعدا ز حمد وسپاس خدائی که گردانیده است حمد را بهای نعمتهای او و پناه از بلای.....

☆☆☆

زبان: فارسی

نام کتاب: تنبیہ الغافلین وتذکرۃ العارفین ترجمہ نہج البلاغہ

نام شارح: فتح اللہ بن شکر اللہ کاشانی

نام کاتب: حسن مثنی بن عبد اللہ مثنی

نوع خط: نسخ اوراق: ۴۳۸ سطور: ۲۲ سائز: ۵×۷

ابتدائی عبارت: الحمد لله الذی هدانا لهذا وما کنا لنهتدی .....

اختتام: تمت هذا ترجمه فی ۲۶ شهر شعبان المعظم سن ۹۵۵ من الهجرة النبویة...

کتب خانہ پیر محمد شاہ، احمد آباد

زبان: عربی

نام کتاب: صد کلمات امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ

نوع خط: نسخ اوراق: ۶۷ سائز: ۱۲×۲۰

ابتدائی عبارت: لو کشف الغطا لما ازددت یقینا

اختتام: لیسعد الرجل بصاحبه السعید

☆☆☆

زبان: عربی

نام کتاب: نثر اللآلی ووصیۃ امیر المومنین ثلاثین خصلۃ

نام کاتب: ابوحامد بن شیخ محمود قرشی تاریخ کتابت: جمادی الثانی ۱۰۳۷ھ

نوع خط: نسخ اوراق: ۲۱ سطور: ۱۱ سائز: ۱۲×۱۳

ابتدائی عبارت: الحمد لله رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلوٰة والسلام علی خیر خلقه...

اختتام: العاشرہ لیسعد المراء بمصاحبة السعید ...

☆☆☆

زبان: عربی

نام کتاب: مائۃ کلمات امیر المومنین

اوراق: ۷ سطور: ۹ سائز: ۱۳×۲۴

ابتدائی عبارت: مائة كلمات من كلام امير المومنين اسد الله الغالب على بن ابى طالب رضى الله تعالىٰ عنه

اختتام: امامهم اغفر رمزات الالحاد و سقطات الالفاظ و هفوات اللسان و شهوات الجنان

☆☆☆

زبان: عربی

نام کتاب: خطبات واقوال حضرت علی ابن ابی طالبؑ

نوع خط: نسخ اوراق: ۶۳۱ سطور: ۱۲ سائز: ۵.۲۵×۵.۱۷

ابتدائی عبارت: حمد الذى جعل الحمد ثمنا لنعمائه .....من بلائه و وسيلا الى جنانه و سبباً لزيادة .....

اختتام: المومن اخاه فقد فارقه انتهت.....

کتب خانہ حیدرآباد میوزیم

زبان: عربی وفارسی

نام کتاب: ترجمہ صدکلمہ

نام مؤلف: محمد بن عبدالجلیل عمری الرشید وطواط (۵۷۸ھ/ ۱۱۸۲ء)

نوع خط: نسخ اوراق: ۱۷۰ سطور: ۱۶ سائز: ۶×۳

نوٹ: کلمات امیرالمومنین علیہ السلام فارسی ترجمہ کے ساتھ ہیں۔

کتب خانہ خدا بخش، پٹنہ

نام کتاب: شرح نہج البلاغہ زبان: عربی

نام مؤلف: عز الدین عبد الحمید بن ابی الحسین ھبۃ اللہ بن محمد بن محمد الحسین بن ابی الحدید المعتزلی (۶۵۵ھ)

ابتدائی عبارت: الحمد الذی تفرد بالکمال فکل کامل سواہ منقوص واستوعب عموم المحامد والممادح فکل ذی عمدۃ عواہ مخصوص .....الخ

نوٹ: یہ شرح وزیر مؤید الدین محمد بن علقمی کے لیے لکھی گئی جس کے انعام میں وزیر نے شارح کو ایک سو دینار، ایک گھوڑا اور خلعت فاخرہ سے نوازا۔

☆☆☆

نام کتاب: شرح نہج البلاغہ زبان: عربی

نام مؤلف: کمال الدین میثم بن علی بن میثم بحرانی (متوفی ۶۷۹ھ)

ابتدائی عبارت: سبحانک اللھم و بحمدک توحدت فی ذاتک ۔۔۔۔عن ادراکک جنان کل عارف و تفردت فی صفاتک فقصر عن مدحک لسان کل واصف..... الخ

☆☆☆

نام کتاب: نہج البلاغہ زبان: عربی

نام کاتب: ملا علی المرشدی الشکانی تاریخ کتابت: ۸۸۶ھ

نوع خط: نسخ

ابتدائی عبارت: اما بعد حمد الله الذی جعل الحمد ثمناً لنعمائه و معاذا من بلائه .....الخ

نوٹ: نسخہ طلائی ہے اور سلطان محمود شاہ بہمی کی مہر لگی ہوئی ہے۔

☆☆☆

نام کتاب: شرح خطبۂ شقشقیہ زبان: فارسی

نام مؤلف: مولانا امداد علی لکھنوی تاریخ تصنیف: ۱۲۴۷ھ

ابتدائی عبارت: طوبیٰ لا دیب هدرت شقاشقية للتبیان۔۔۔۔الخ

☆☆☆

نام کتاب: صد کلمہ امیر المومنینؑ زبان: فارسی

نام کاتب: سید علی حسینی

اوراق: ۱۸ سطور: ۹ سائز: ۵×۳:۹×۶

ابتدائی عبارت: بہترین ہر کلام ای نور چشم مردماں.....

☆☆☆

نام کتاب: شرح نہج البلاغہ زبان: فارسی

سال کتابت: ۱۰۰۹ھ

نوع خط: نسخ اوراق: ۳۴۰ سطور: ۲۳

☆☆☆

نام کتاب: نثر اللآلی زبان: فارسی

نام مؤلف: محمد حسن علی ہاشمی

نام کاتب: امام الدین محمدی القادری تاریخ کتابت: ۱۲۴۰ھ

اوراق: ۲۶ سطور: ۲۰ سائز: ۸×۵: ۱۱×۷

ابتدائی عبارت: الحمد لله رب العالمين حمد الشاكرين والصلوٰة والسلام على رسوله اما بعد ايں رساله است موسوم بنثر اللآلی من كلمات الامير المومنين علیہ السلام ...

☆☆☆

نام کتاب: کلمات حضرت علیؑ

نام مؤلف: محمد صالح بن محمد باقر قزوینی سال کتابت: ۱۲ویں صدی ھج

نوع خط: نستعلیق اوراق: ۷ سطور: ۳۷ سائز: ۲۹×۱۸

☆☆☆

نام کتاب: ترجمہ نہج البلاغہ زبان: فارسی

نام کاتب: میر مدار بخش سال کتابت: ۱۲۳۷ھ

نوع خط: نسخ و نستعلیق اوراق: ۲۱۸ سطور: ۲۱ سائز: ۲۸×۱۸

کتب خانہ درگاہ گیلانی، بھاولپور

نام کتاب: صد کلمہ امیر المومنینؑ زبان: عربی و فارسی

نام مؤلف: محمد بن عبد الجلیل العمری الرشید وطواط (متوفی ۵۷۸ھ/ ۱۱۸۲ء)

سال کتابت: ۹۷۸ھ

نوع خط: نستعلیق اوراق: ۱۳ سطور: ۱۲ سائز: ۵×۲: ۸×۵

ابتدائی عبارت: الحمد لله على الالطاف كرمه و انصاف و نعمه والصلوة على نبيه...

اختتام: تمت كلمة متبركه بدار المحفوظ سمرقند بتاريخ نهصد و هفتاد و هشت ...

نوٹ: کلمات امیر المومنین علیہ السلام کا فارسی ترجمہ

☆☆☆

نام کتاب: کلمات امیر المومنینؑ زبان: عربی و فارسی

نوع خط: نستعلیق اوراق: ۴۰ سطور: ۱۵ سائز: ۸×۴:۱۱×۷

ابتدائی عبارت: خاصتم كه شرح ايں سيصد كلمات كه صحيح از كلام ابو الحسن اند .....

نوٹ: حضرت علی علیہ السلام کے تین سو کلمات کا فارسی ترجمہ۔

کتب خانہ رضا، رامپور

نام کتاب: نہج البلاغہ زبان: عربی

نام کاتب: عبد الجبار سال کتابت: ۵۵۳ھ/ ۱۱۸۵ء

نوع خط: نسخ اوراق: ۱۶۰ سطور: ۲۵ سائز: ۲۵×۵.۱۰

ابتدائی عبارت: اما بعد حمد الله الذى جعل الحمد ثمناً لنعمائه .....

☆☆☆

نام کتاب: وصایای امیر المومنینؑ زبان: عربی

نام مؤلف: ابن بابویہ قمی سال کتابت: ۳صدی

نوع خط: نسخ اوراق: ۱۲سطور: ۷ سائز: ۲۷.۵×۱۶.۲

ابتدائی عبارت: اوصی امیر المومنین علی بن ابی طالب ولدیه الحسن و الحسین ...یابنی اوصیکما بالتقوی الله ...

☆☆☆

نام کتاب: نہج البلاغہ زبان: عربی

نوع خط: نسخ اوراق: ۴۳سطور: ۱۳، ۱۷

ابتدائی عبارت: ومن خطبة له علیه السلام ایها الغافلون غیر المغفول عنهم ...

☆☆☆

نام کتاب: شرح نہج البلاغہ زبان: عربی

نام مؤلف: عزالدین ابوحامد عبدالحامد بن ھبۃ اللہ ابن ابی الحدید معتزلی (۶۵۵ھ)

سال کتابت: ۱۲۴۷ھ

نوع خط: نستعلیق اوراق: ۳۹۶سطور: ۳۱

ابتدائی عبارت: الحمد الله الواحد العدل .....الحمد للذی تفرد بالکمال .....

☆☆☆

نام کتاب: نہج البلاغہ زبان: عربی

سال کتابت: تیرہویں صدی

نوع خط: نسخ

☆☆☆

نام کتاب: نہج البلاغہ زبان: عربی

نوع خط: نسخ اوراق: ۱۹۳ سطور: ۱۹

سائز: ۱۲×۸.۳۱ [1]

☆☆☆

نام کتاب: کلام امیر المومنینؑ زبان: عربی وفارسی

سال کتابت: تیرہویں صدی ہجری

نوع خط: نسخ

ابتدائی عبارت: بسم الله استعن علی العدل بحسن النیة .....

نام کتاب: شرح نہج البلاغہ زبان: عربی

نام مؤلف: عزالدین ابوحامد عبدالحامد بن ھبۃ اللہ ابن ابی الحدید معتزلی (۶۵۵ھ)

سال کتابت: گیارہویں صدی ہجری

نوع خط: نستعلیق اوراق: ۱۳۱ سطور: ۱۸ سائز: ۲۴×۱۶.۵

ابتدائی عبارت: الحمد لله الذی تجازا من مهاوی الغی و ظلماته .....

☆☆☆

نام کتاب: کلام امیر المومنینؑ زبان: عربی

نوع خط: نسخ اوراق: ۱ سطور: ۲۶

ابتدائی عبارت: بسم الله .....اشرف العبادة الاخلاص والشهادة .....

---

[1] فہرست نسخہ ہای خطی کتب خانہ رضا رامپور

کتب خانہ مولانا رسول احمد، گوپال پور

نام کتاب: نہج البلاغہ زبان: عربی

کاتب: سید محمد شاہ ابن سید بولاقی تاریخ کتابت: ۲۰ رذی الحجہ ۱۱۲۵ھ

نوع خط: نسخ اوراق: ۶۴۹ سطور: ۱۳ سائز: ۶×۷

ابتدائی عبارت: اما بعد حمد الله الذی جعل الحمد ثمنا لنعمائه و معاذا من بلائه و سبیلا الی جنانه...من خطبة له علیه السلام یذکر فیها ابتداء الخلق السماء والارض و خلق آدم علیه السلام ...

اختتام : و قال علیه السلام القناعة مال لا ینفد و قدروی بعضهم هذا الکلام ...

☆☆☆

نام کتاب: وصایای حضرت علی علیہ السلام زبان: عربی

نوع خط: نسخ اوراق: ۲۶ سطور: ۱۹ سائز: ۷×۸

ابتدائی عبارت: روی حماد بن عمرو انس بن محمد عن ابیه جمیعا عن جعفر بن محمد .....عن علی علیه السلام .....

اختتام : فیکون علیک ثقلا فی حشرک و نشرک فی القیامة فلیس الزاد الی المعاد العدد ان علی العباد

کتب خانہ راجا محمود آباد

نام کتاب: نہج البلاغہ

نوع خط: نسخ اوراق: ۳۵۲ سائز: ۵×۱۶/ ۲۴

ابتدائی عبارت: اما بعد الحمد لله جعل الحمد .....النعمائه و معاذا بلائه

اختتام :حسبنا الله و نعم الوكيل نعم المولى و نعم النصير و ذالک.....

نوٹ: مطلا ہے مگر بوسیدہ ہے

☆☆☆

نام کتاب: نہج البلاغہ

نوع خط: نسخ اوراق: ۴۳۳ سطور: ۱۵ سائز: ۵/۱۰×۶

☆☆☆

نام کتاب: شرح نہج البلاغہ زبان عربی وفارسی

نوع خط: نستعلیق اوراق: ۷۷۲ سطور: ۲۲ سائز: ۱۳×۸

نوٹ: ناقص الطرفین ہے۔

☆☆☆

نام کتاب: خطبۂ شقشقیہ (شرح) زبان: عربی

نام کاتب: محمد مختار حسین عثمانی

تاریخ کتابت: ۱۳۱۴ھ

نوع خط: نسخ اوراق: ۱۲۶

سطور: ۹ سائز: ۵/۵×۵/۸

☆☆☆

نام کتاب: رسالہ جنّیہ نظم شرح البیان (کلام امیر المومنینؑ)

زبان: عربی وفارسی

نوع خط: نسخ اوراق: ۹۰ سطور: ۶ سائز: ۶/۵×۶/

نوٹ: بین السطور ترجمہ ہے اور دو مہریں ابوالقاسم طباطبائی کی لگی ہوئی ہیں۔

☆☆☆

نام کتاب: مطلوب کل طالب (صد کلمہ) زبان: عربی وفارسی

نام مؤلف: رشید الدین وطواط

تاریخ کتابت: ۱۲۹۷ھ نوع خط: نسخ ونستعلیق

اوراق: ۷۷ سطور: ۶ سائز: ۳۰×۲۰

ابتدائی عبارت: الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على .....بدانکه ایں صد کلمات از کلمات حضرت امیر المومنین .....

نوٹ: بوسیدہ ہے، عربی کے ساتھ منظوم فارسی ترجمہ بھی ہے۔

☆☆☆

نام کتاب: نہج البلاغہ (منتخبات) زبان: عربی

نوع خط: نسخ اوراق: ۳۰۱ سطور: ۱۷ سائز: ۱۳×۸

نوٹ: آخر کے صفحات ندارد ہیں۔ حاشیہ پر عربی عبارت مندرج ہے اور کتب خانہ دارالذکر لکھنؤ ۱۳۲۵ھ کی مہر لگی ہوئی ہے۔

نام کتاب: نثر اللآلی (کلمات امیر المومنینؑ) زبان: فارسی

نام مؤلف: عزالدین بن ضیاء الدین ابی رضا فضل اللہ الحسینی راوندی

تاریخ کتابت: ۱۲۹۷ھ

نوع خط: نسخ اوراق: ۳۸ سطور: ۲۵ سائز: ۳۰×۲۰

ابتدائی عبارت: هذا كتاب نثر اللآلی من كلام امير المومنين على بن ابی طالب عليه السلام على ترتيب حروف المعجم .....

اختتام : مع الوقوف عند ما حكمت به الفصوص و هذا هو مذهب الاشاعره

☆☆☆

نام کتاب: نہج البلاغہ (منتخبات) زبان: عربی

نوع خط: نسخ اوراق: ۳۰۱ سطور: ۱۷ سائز: ۱۳×۸

نوٹ: آخر کے صفحات ندارد ہیں۔ حاشیہ پر عربی عبارت مندرج ہے اور کتب خانہ دارالذکر لکھنؤ ۱۳۲۵ھ کی مہر لگی ہوئی ہے۔

کتب خانہ سالار جنگ، حیدرآباد دکن

نام کتاب: ترجمہ نہج البلاغہ زبان: فارسی

اوراق: ۳۴۳ سطور: ۱۵ سائز: ۲۲×۱۲: ۹×۵

ابتدائی عبارت: اصل و من وصية عليه السلام ايها الناس انما الدنيا....

اختتام: ترک محبت کردہ است و مفارقت اورا می خواہد

نوٹ: حیدر یار کی مہر لگی ہوئی ہے۔

☆☆☆

نام کتاب: ترجمہ نہج البلاغہ زبان: فارسی

اوراق: ۱۱۶ سطور: ۱۵

ابتدائی عبارت: اصل و من وصیۃ علیہ السلام للحسن ابنہ علیہ السلام ....این وصیت است کہ بجانب پسر خود ...

اختتام: این تفسیر از جملہ غرائب تفسیر است کہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منقول شدہ است.

☆☆☆

نام کتاب: ترجمہ نہج البلاغہ زبان: فارسی

نام مؤلف: محمد صالح بن حاجی باقر قزوینی

اوراق: ۱۸۰ سطور: ۱۶ سائز: ۱۸×۱۱: ۷.۴×۴.۷

ابتدائی عبارت: **الحمد للہ علی ما اولانا من لسانہ و انعم علینا من الائہ و من علینا**

اختتام: از دراز کردن دست بغیر خود بدوستی کہ تو بر آنچہ می خواهی

☆☆☆

نام کتاب: شرح نہج البلاغہ زبان: فارسی

نام مؤلف: علی حسین بن عبدالحق اردبیلی

اوراق: ۳۹۷ سطور: ۱۹ سائز: ۲۵×۱۴: ۱۰×۵

ابتدائی عبارت: بہترین خطبہا کہ سخنوران معارف ما ینطق عن الھویٰ ....الخ

اختتام: شرو خیر او در رازها وفتنہ ها کبار است باد وقار .....

نوٹ: محمد یار خاں وسکینہ بیگم بنت محمد جعفر لکھا ہے

☆☆☆

نام کتاب: کلمات امیر المومنینؑ زبان: فارسی

نام کاتب: محمد رحیم الدین سال کتابت: ۱۲۹۱ھ

اوراق: ۳۶ سطور: ۱۳ سائز: ۷.۴×۸.۵

ابتدائی عبارت: دین آدمی را از شرنگاہ دارد دنیا آدمی را ھلاکی می دہد.....

اختتام: لخت تر از طلب کردن تو او را، بس نیک معاملہ باش .....

کتب خانہ میر ضامن علی، عزا خانہ شاہ گنج، آگرہ

نام کتاب: انوار الفصاحہ واسرار البلاغہ فی شرح نہج البلاغہ

نام مؤلف: نظام الدین بن علی الحسن بن نظام الدین زبان: عربی وفارسی

سال کتابت: ۱۰۳۵ھ اوراق: ۹۲۹ سطور: مختلف سائز: ۲۲۵×۱۷

ابتدائی عبارت: ...من کلام لہ علیہ السلام روی عنہ انہ قال عند دفن سیدۃ النساء علیہا السلام کما لمناجی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم عند قبرہ السلام علیک یا رسول اللہ عنی و عن صفیتک صبرک ورق عنہا ....

اختتام: قد شرقت بکتابتہ العبد الفقیر ....عماد الدین بن شیخ نور الدین العقیلی الاصفہانی .....

نوٹ: کرم خوردہ ہے صفحات آپس میں چپک گئے ہیں اور حاشیہ فارسی میں ہے۔

☆☆☆

نام کتاب: خطبات علی علیہ السلام زبان: عربی و فارسی

اوراق: ۶۹ سطور: ۳۰ سائز: ۳۴×۱۸

ابتدائی عبارت: ان النساء اسواها كثرة مع ان النبی صلی الله علیه و آله و سلم قال ذكر علی عبادة هذا مذكور مختصر للشيخ العالم احمد بن محمود بن محمد بن جرير الطبری فی ترجمه خلافت علی علیه السلام.....

اختتام: و نعم ما قال له الطالب الاملی فی ذيل قصيده طويله فی منقبة امير المومنين علی بن ابی طالب عليه السلام

کتب خانہ مجیدیہ بدریہ پھلواری شریف

نام کتاب: مراسلات امیر المومنین علی علیہ السلام زبان: عربی

نوع خط: نستعلیق اوراق: ۲۷۰ سطور: مختلف سائز: ۱۱.۲×۲.۱۵

ابتدائی عبارت: روی ان شريح بن حرث قاضی امير المومين اشتریٰ علی عهده دارا بثمانين ديناراً فبلغه ذالک فاستدعاه وقاله له بلغنی انک قد ابتعت داراً بثمانين ديناراً و كتبت كتاباً ....

اختتام: ثم قال له يا شريح فان سياتيک من لا ينظر فی كتابک.....

نوٹ: کرم خوردہ اور شروع میں اوراق ناقص ہیں۔

☆☆☆

نام کتاب: ملفوظات حضرت علیؑ زبان: عربی و فارسی

نوع خط: نسخ اوراق: ۸ سطور: ۹ سائز: ۲۱×۱۲

ابتدائی عبارت:الدینه وادنبویة...مکارمالاخلاص ومحاسن الاشفاعه...

اختتام:ثم قال له یا شریح فان سیاتیک من الا ینظر فی کتابک...

کتب خانہ گاما گنجینۂ مانک جی بمبئی

نام کتاب: شرح نہج البلاغہ زبان: فارسی

نام مؤلف: محمد صالح بن حاجی باقر قزوینی سال کتابت: ۱۲۸۳ھ

نوع خط: نسخ اوراق: ۳۲۰ سطور: ۲۱ سائز: ۲۰×۲۹

ابتدائی عبارت:الحمد لله ....این حقیر.....محمد صالح بن حاجی باقر قزوینی....ترجمه کتاب نهج البلاغه

اختتام:تمام شد در روز دو شنبه یا زدهم شهر ذی قعده الحرام در دار الخلافة طهران.....

☆☆☆

نام کتاب: نصایح علی علیہ السلام

نوع خط: نسخ و نستعلیق اوراق: ۴۴ سطور: ۹ سائز: ۱۴×۲۲

ابتدائی عبارت:ایمان المرء یعرف .....

کتب خانہ ممتاز العلماء لکھنؤ

نام کتاب: نہج البلاغہ زبان: عربی

سال کتابت: ۵۱۰ھ نوع خط: نسخ اوراق: ۴۰۰ سطور: ۲۱

ابتدائی عبارت:....حمد لله الذی ....

اختتام:.....لافتی لا یرید احد ....

☆☆☆

نام کتاب: شرح نہج البلاغہ زبان: عربی

نام مؤلف: میر علاء الدین محمد گلستانہ بن شاہ ابوتراب (۱۱۱۰ھ)

نوع خط: نستعلیق اوراق: ۲۰۰ سطور: ۲۳ سائز: ۳۳×۲۲

ابتدائی عبارت: من خطبة عليه السلام يذكر فيها ابتداء خلق السماء والارض و خلق آدم عليه السلام .....

اختتام: مغلوب جارها ممروب .....مكنوب ساكنها و ظاعن و فاطنها...

نوٹ: ممتاز العلماء کی مہر لگی ہے۔

☆☆☆

نام کتاب: شرح نہج البلاغہ

نام مؤلف: عزالدین ابن ابی الحدید معتزلی (۶۵۵ھ)

نوع خط: نسخ اوراق: ۷۰۸ سطور: ۳۸ سائز: ۳۰×۱۸

ابتدائی عبارت: بسم الله الرحمن الرحيم الاصل .....

اختتام: ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظيم .....

کتب خانہ ناصریہ، لکھنؤ

نام کتاب: شرح نہج البلاغہ (ج۔۲) زبان: عربی

نام مؤلف: ابن ابی الحدید معتزلی بن ھبۃ اللہ بن محمد بن محمد (۶۵۵ھ)

نام کاتب: عبدالباقی لاھوری سال کتابت: ۱۰۸۰ھ

نوع خط: نسخ اوراق: ۴۰۸ سطور: ۳۵ سائز: ۳۶×۲۴.۵

ابتدائی عبارت: بعد.....الاصل و من کلام امیر المومنین علیہ السلام فی معنی الانصار قال لها انتهت الی امیر المومنین انباء السقیفه یوم وفاه النبی صلی الله علیه و آله و سلم قال ما قالت الانصار .....

اختتام: و ان افتقاری واحد بعد واحد دلیل علی ان لا یدون خلیل و الناس

نوٹ: کرم خوردہ ہے۔

☆☆☆

نام کتاب: شرح نہج البلاغہ (ج۔۳) زبان: عربی

نام مؤلف: عزالدین ابن ابی الحدید معتزلی (۶۵۵ھ)

نوع خط: نسخ اوراق: ۲۶۲ سطور: ۳۵ سائز: ۳۵.۵×۲۴

ابتدائی عبارت: بعد . . .فهرست المجلد الحادی عشرین شرح نهج البلاغه لابن الحدید و من کلامه علیه السلام و من کلامه علیه السلام و ذکر فی شرحها ...

اختتام: و هذا المعنی سنّی ابو سفیان بن حرب انبه...

نوٹ: کرم خوردہ ہے۔

☆☆☆

نام کتاب: ترجمہ خطبہ امیر المومنین در ذم دنیا زبان: عربی

نوع خط: نستعلیق اوراق: ۱۴۰ سطور: ۱۷ سائز: ۱۹.۵×۱۲.۵

ابتدائی عبارت: بعد.....در ستائش و ثنا مخصوص خالقی است کہ انبیاء را برای ارشاد عباد فرستادہ و اورا بہ محض لطف ازلی.....بخشندہ و صلوۃ از حد فزون نثار رسول کریم رحیمی است

اختتام: من المدینة و قد بلغ جمیع الشرائع غیر الحج والولایة فاتاه

جبرئیل فقال له یا محمد ان الله جل اسمه .....
نوٹ: کرم خوردہ ہے اور آخر سے صفحات ناقص ہیں۔

☆☆☆

نام کتاب: رسالہ فی قول امیر المومنین العلم نقطہ کسرھا الجھال زبان: عربی
نام مؤلف: خواجہ نصیر الدین طوسی (۶۷۲ھ/ ۱۲۷۴ء)
نوع خط: شکستہ نستعلیق اوراق: ۱۴ سطور: ۲۶ سائز: ۲۲.۵×۱۱.۵
ابتدائی عبارت: بعد . . .شرق نورالا لھیه تتجلی الاعیان ...الوجود ....بالوجود و الاستفتاء...الامکان....
اختتام: اصحاب ابلیس و اعداء الصناعات والعلوم الحقیقة البطال الحق و اثبات الباطل الثامن۔
نوٹ: کرم خوردہ ہے اور آخر سے ناقص ہے۔

☆☆☆

نام کتاب: روضۃ الابرار ترجمہ نہج البلاغہ زبان: فارسی
نام مؤلف: علی بن حسن زواری تلمیذ محقق کرکی (۹۴۰ھ) سال کتابت: ۱۰۹۶ھ
نوع خط: نسخ اوراق: ۱۱۸۰ سطور: ۱۸ سائز: ۲۳×۲۲.۵
ابتدائی عبارت: بعد الحمد الله...و بعد مخفی نیست که بعد از کلام حضرت رب العالمین و سید المرسلین کلام معجز نظام امیر المومنین است صلوت الله علیه .....
اختتام: اللھم اغفر لنا ولھم یا غافر المذنبین و یارب العالمین بحق سید المرسلین والائمة المعصومین الطیبین صلوة الله وسلامه اجمعین۔
نوٹ: کرم خوردہ ہے اور شروع میں دو مہریں لگی ہوئی ہیں ایک بنام سید محمد قلی خان بہادر دوسری الملک للّٰہ بتاریخ ۱۲۵۵ھ۔

☆☆☆

نام کتاب: الخطبۃ الشقشقیہ

نوع خط: نسخ اوراق: ۲ سطور: ۲۱ سائز: ۲۱.۵×۱۶.۵

ابتدائی عبارت: بعد.....والله لقد تقمصها فلان و انه يعلم ان محلى منها على القطب من الرحى ينحدر عنى السيل ولا يرقى الى الطير

اختتام: قال هيهات يابن عباس تلك شقشقيه.....ثم قرت قال ابن عباس فو الله ما اسفت على كلام قط كاسفى على ذالك الكلام الايكون امير المومين بلغ منه حديث ۔

☆☆☆

نام کتاب: خلاصۃ الترجمان فی تاویل خطبۃ البیان زبان: عربی

نام مؤلف: محمد بن محمود بن الملقب بہ دھدار (متوفی ۱۰۱۶ھ) سال کتابت: ۱۰۱۳ھ

نوع خط: نستعلیق اوراق: ۱۱۴ سطور: ۱۵ سائز: ۲۴×۱۵

ابتدائی عبارت: بعد.....الحمد الذى خلق الانسان علمه البيان المنان ذى احسان الذى كل يوم هو فى شان فسبحان من لا يشغله شان عن شان .....

اختتام: كه در دو كون ژجام ولاى آل نبى

☆☆☆

نام کتاب: رسالہ فی بیان شرح الذی روی عن امیر المومنین من عرف نفسہ فقد عرف ربہ

نام مؤلف: احمد بن زین الدین الاحسائی (۱۲۴۱ھ)

نوع خط: نسخ اوراق: ۱۰ سطور: ۲۱ سائز: ۲۲×۱۵

ابتدائی عبارت: بعد حمد...اما بعد فيقول العبد المسكين احمد بن زين الدين الاحسائى انه عرض على عاليجناب الفاضل الاحسائى الفراغ الاخ الاعز الشيخ محمد مهدى .....

اختتام: وقع الفراغ من تسويد هذه كلمات تعلم منتهى العبد المسكين احمد بن زين الدين الاحسائى فى الساعة الرابعة من اليوم الثالث من صفر سنه خمس و ثلثين و مأتين بعد الالف

نوٹ: کرم خوردہ ہے۔

کتب خانہ ندوۃ العلماء، لکھنؤ

نام کتاب: ارشاد المسلمین فی شرح کلمات امیر المومنینؑ

نام کاتب: احمد حسین سال کتابت: ۱۲۴۹ھ زبان: عربی

نوع خط: نستعلیق اوراق: ۱۰۶ سطور: ۱۳ سائز: ۵.۲۱×۵.۱۶

ابتدائی عبارت: الحمد لله رب العالمين حمد الشاكرين والصلوٰه والسلام على رسوله محمد ....

کتب خانہ مدرسۃ الواعظین، لکھنؤ

نام کتاب: منتخب نہج البلاغہ زبان: عربی

نام مؤلف: میرزا محمود بن میرزا محمد تقی مشہدی

نوع خط: نسخ اوراق: ۲۶۶ سطور: ۹ سائز: ۲۹×۱۴.۵

ابتدائی عبارت: بعد.....بهترين كلا ميكه به شادابى در كمالش تيغ زبان

را .....ما اعظم اللهم خلقک وما اصغر عظیمة فی جنب ما غاب عنامن قدرتک ما الهول اللهم ما شاهد من ملکوت

اختتام:انفع الکنوز معروف تودعه الاحرار و علم یتدارسه الاخیار...

نوٹ: کرم خوردہ ہے مقدمہ کا ابتدائی حصہ فارسی زبان میں ہے پہلا صفحہ منقوش اور مطلا ہے۔

☆☆☆

نام کتاب: رسالہ شرح نہج البلاغہ وصایای امیر المومنینؑ

نام مؤلف: محمد بن باقر بن محمد تقی

نوع خط: نستعلیق اوراق: ۱۹۵ سطور: ۱۵ سائز: ۲۴×۱۵.۵

ابتدائی عبارت: الحمد لله والسلام علی عباده الذین اصطفی محمد و آله اما بعد این رساله ایست در ترجمه بعضی از احادیث شریفه که در کیفیت سلوک ولایت

اختتام: پس از راست خود را سه مرتبه بران خود زند و بگوید العجل العجل یا مولی یا مولی یا صاحب الزمان یا صاحب الزمان

نوٹ: کرم خوردہ ہے۔

☆☆☆

نام کتاب: نہج البلاغہ

نوع خط: نسخ اوراق: ۳۵۰ سطور: ۱۴ سائز: ۲۳×۱۳

ابتدائی عبارت: یتأفون الی الموت و هم ینظرون شذایب ای مضطرب... فذاهبت الریح ای اضطرب .....علیه السلام فی معنی الخوارج لما سمع علیه السلام

اختتام: من العقل والتجربة و انی لا عبد ان یقول قائل بباطل و ان.....

نوٹ: کرم خوردہ بوسیدہ اور ناقص الطرفین ہے۔

نام کتاب: نصائح امیر المومنینؑ زبان: عربی

نام مؤلف: ابوالفضل المدعو بہ محمد اشرف

نوع خط: نستعلیق اوراق: ۱۴ سطور: ۱۳ سائز: ۵.۲۵×۵.۱۶

ابتدائی عبارت: بعد.....هذا ما امر به عبد الله علی امیر المومنین مالک ابن الحارث الاشتری فی عهده الیه حین ولّاه مصرجبایة خراجها و جهادعدوها و استصلاح اهلها و عمارة بلادها و امره بتقوی الله ....

اختتام: و تضعیف الکرامه و ان یختم لی ولک بالسعادة والشهادة و انّا الیه راجعون والسلام علی رسول الله علیه و آله طیبین الطاہرین و سلم تسلیماً کثیرا والسلام

نوٹ: امیر المومنینؑ کی نصیحتیں مالک اشتر کے نام۔

کتب خانہ جامعہ ہمدرد، دہلی

نام کتاب: خطبات واقوال حضرت علی علیہ السلام زبان: عربی

نوع خط: نسخ اوراق: ۶۱۳ سطور: ۱۲ سائز: ۵.۲۵×۵.۱۷

ابتدائی عبارت: حمد الله الذی جعل الحمد ثمناً لنعمائه .....من بلائه وسیلاً الی جنانه و سبباً لزیادة....

اختتام: المومن اخاه فقد فارقه انتهت۔

☆☆☆

فہرست الف باء

(ا)

ابن حسن، جارچوی ۱۳۸
ابوجعفر ۲۰۱
احتشام عباس زیدی ۲۱۶
احمد حسین، امروہوی ۸۱
احمد علی کریم بھائی دھرمسی ۱۱۷
احمد علی، ادیب، حیدرآبادی ۱۹۲
احمد نذر، امروہوی ۵۵
اختر علی، تلہری ۱۳۵
ارتضیٰ حسین ۹۰
اشتیاق حسین ۱۹۹
افتخار حسین نقوی نجفی ۲۱۸
افروز مجتبیٰ، امروہوی ۲۱۷
اقبال حیدر حیدری ۲۱۹
امتیاز علی خاں عرشی ۱۵۵
امجد علی اشہر ۱۵۳
امداد علی خاں، راجہ ۴۱
امداد علی رسا ۵۸
انصار حسین، ماہلی ۱۹۰
انیس فاطمہ، شبنم جعفری ۱۹۵
اولاد حسن، امروہوی ۸۸

(آ)

آصف پاشا صدیقی ۲۱۱
آغا اشہر، لکھنوی ۱۵۲

(ت)

تقی عابدی ڈاکٹر ۲۲۰

(ج)

جاوید جعفری ۱۸۲
جرار رضوی، بھیکپوری ۲۲۱
جعفر حسین، مفتی ۱۵۸
جہاد الاسلام ۱۹۹

(ح)

حامد رضوی، کراروی ۲۱۶
حسن عسکری، حیدرآبادی ۲۰۴
حسنین اختر، امروہوی ۲۲۲
حسین بن شہاب الدین العاملی ۳۵
حسین ضابط، حیدرآبادی ۲۲۲
حیدر جاوید سید ۲۱۲
حیدر علی، صفا ۱۱۸
حیدر علی، میر ۴۵

(خ)

خسرو قاسم ۲۲۳
خورشید حسن، امروہوی ۱۲۸

(ذ)

ذاکر حسین، بہریلوی ۱۱۸
ذیشان حیدر، جوادی ۱۹۶

(ر)

رزم، ردولوی ۱۵۳

رشید ترابی ۱۴۵
رضا علی عابدی ۲۲۶
رضی حیدر ۱۵۴
رفعت امام زیدی ۱۲۹
رئیس احمد جعفری، ندوی ۱۲۹
(ز)
زوّار علی خاں ۶۸
(س)
سبط الحسن، ہنسوی ۱۵۱
سبط حسن، جائسی ۱۰۶
سردار نقوی، امروہوی ۱۸۷
سعید حیدر زیدی ۲۰۰
سلمان عابدی ۲۲۶
سید محمد تقوی، باسٹوی ۲۰۸
(ش)
شاہ محمد وسیم، پروفیسر ۲۲۷
شمس الحسن عارفی ۲۳۱
شوکت علی زیدی ۱۲۷
(ص)
صفدر حسین رضوی ۱۵۳
صفدر عباس طاہری ۲۳۲
(ط)
طیب رضا، اغوانپوری ۲۴۸
(ظ)
ظفر الحسن رضوی ۱۶۴
ظفر حسن، امروہوی ۱۸۴
ظفر مہدی گہر، جائسی ۱۱۰
ظہور حسین، ظہیر الملت ۱۰۸
(ع)
عابدہ نرجس ۲۰۷
عارف حسین ۲۳۲
عالم مہدی، زیدپوری ۲۵۱
عبد الحسین ۱۱۸
عبد الرزاق ندوی، ملیح آبادی ۱۲۲
عزیز الحسن جعفری ۱۹۱
علامہ سید شریف رضی علیہ الرحمۃ ۲۹
علی اظہر، فخر الحکماء ۱۰۰
علی اکبر شاہ ۱۵۵
علی اکبر ۷۰
علی امام زیدی ۲۳۳
علی حسین، زنگی پوری ۵۸
علی رضا ۱۵۴
علی عباد نیساں، اکبر آبادی ۱۹۴
علی محمد، تاج العلماء ۵۹
علی نقی، نقوی، سید العلماء ۱۷۵
(غ)
غلام حسین، رضا آقا ۲۳۴
غلام رضا ناصر نجفی ۲۳۵
غلام علی اسماعیل ۱۱۴
غلام محمد زکی، سرور کوٹی ۲۱۱

(ق)

قمر عباس ۲۳۶

(م)

مجتبیٰ حسن، کامونپوری ۱۴۶
محسن نواب رضوی ۱۳۳
محمد اعجاز حسن، بدایونی ۹۱
محمد اکرم ۲۳۶
محمد باقر، جوراسی ۲۰۵
محمد تقی، امروہوی ۱۹۳
محمد حسن علی، حافظ، خیر پوری ۶۷
محمد حسنین رضوی ۲۳۷
محمد حسین اکبر ۲۰۷
محمد حسین، محقق ہندی ۸۶
محمد خالد فاروقی ۱۹۰
محمد رضا نجفی ۲۴۷
محمد صادق، سید ۱۶۶
محمد عادل رضوی، فیض آبادی ۱۴۹
محمد عباس، مفتی، شوشتری ۴۷
محمد عباس ہاشمی ۲۳۹
محمد عسکری جعفری ۱۲۵
محمد علی توحیدی ۲۳۹
محمد علی فاضل، شیخ ۲۴۰
محمد علی، حزیں لاہیجی ۳۸
محمد وصی خاں ۱۶۵
محمد بشارت علی ۲۳۶
محمد سیادت نقوی، امروہوی ۲۳۷
محمود حسن قیصرؔ، امروہوی ۲۱۲
مرتضیٰ حسین، فاضل، لکھنوی ۱۷۱
مسرور حسین، امروہوی ۱۲۰
مسیح الدین کاکوروی ۴۲
مفتی سید عباس موسوی شوشتری الجزائری ۴۸
مہدی حسن جعفری ۲۴۶
مہدی نظمی، لکھنوی ۱۷۹

(ن)

نامعلوم؟ ۱۷۱
ناصر حسین، ناصر الملت ۱۱۶
ناظر حسین، ناظمؔ، مظفر نگری ۸۴
ناظم حسین خاں ۲۴۶
نائب حسین نقوی، امروہوی ۱۶۶
نبی احمد خاں، رامپوری ۱۲۶
نثار احمد، زین پوری ۲۴۱
نذر حسن، گوپالپوری ۱۶۲
نشاط نورانی ۱۹۳
نصیر علی جاوا ۲۴۲
نظر الحسنین نجمی لکھنوی ۲۴۳

(ہ)

ہادی حسن فیضی ۲۴۵

(ع)

یوسف حسین، امروہوی ۹۴
یوسف حسین، مرزا ۲۰۱

نمبر شمار	فہرست کتب		صفحہ نمبر
	الاحادیث والآثار المذکورۃ فی کتاب نہج البلاغہ لعلی بن ابی طالبؑ	ڈاکٹر روشن علی	۲۶۵
	احتساب	علی اکبر شاہ	۱۵۵
	ادبی معجزہ	تقی عابدی، ڈاکٹر	۲۲۰
	ارشادات حضرت علیؑ	ڈاکٹر سید حسن اختر	۲۶۵
	اسباق نہج البلاغہ	احمد علی، ادیب، حیدر آبادی	۱۹۲
	استناد نہج البلاغہ	امتیاز علی خاں عرشی	۱۵۵
	اسرار حکمت (شرح خطبۂ طاؤسیہ)	علی اکبر بن سلطان العلماء	۷۰
	اسرارِ نہج البلاغہ	محمد علی توحیدی	۲۳۹
	اسلامی نظریۂ عدالت نہج البلاغہ کی روشنی میں	محمد سیادت، امروہوی	۲۳۷
	الاشاعۃ فی شرح نہج البلاغہ	اولاد حسن، امروہوی	۸۸
	اعترافات ابن ابی الحدید	الطاف حسین کلاچی	۲۶۹
	اقوال حضرت علیؑ از نہج البلاغہ	عرش بلاغت	۲۷۱
	اقوال سیدنا حضرت علیؑ کا انسائیکلوپیڈیا	سہیل قیصر ہاشمی	۲۶۵
	امیر المومنینؑ کے ایک خط کا مطالعہ	مجتبیٰ حسن، کامونپوری	۱۴۶
	انتخاب نہج البلاغہ منظوم	علی عباد نیساں، اکبر آبادی	۱۹۴
	انتخاب نہج البلاغہ	حسن عسکری، حیدر آبادی	۲۰۴
	انتخابِ نہج البلاغہ	سید عادل اختر، پروفیسر سید حیدر عباس رضوی	۲۷۰
	بچوں کا نہج البلاغہ		۲۵۸
	بلاغت امیر المومنینؑ	مجتبیٰ حسن، کامونپوری	۱۴۶

	پشتو ترجمہ نہج البلاغہ	امیر حمزہ خان شینواری	
	تجلیات حکمت	قمر عباس	۲۳۶
	تدوین کلام علی بن ابی طالبؑ	محمود حسن قیصرؔ	۲۱۲
	ترتیب ترجمہ نہج البلاغہ	نائب حسین نقوی، امروہوی	۱۶۶
	ترجمہ خطبہ بلا الف	ارتضیٰ حسین	۹۰
	ترجمہ خطبہ بلا الف	ظفر الحسن رضوی	۱۶۴
	ترجمہ خطبہ شقشقیہ	محمد علی، حزیں لاہیجی	۳۸
	ترجمہ خطبہ مونقہ علویہ	آغا اشہر لکھنوی	۱۵۲
	ترجمہ غرر الحکم و درر الکلم	جاوید جعفری	۱۸۲
	ترجمہ غرر الحکم و درر الکلم	غلام رضا ناصر نجفی	۲۳۵
	ترجمہ کلمات قصار	مرتضیٰ حسین، فاضل لکھنوی	۱۷۱
	ترجمہ مقدمہ شرح نہج البلاغہ	محمد عادل رضوی، فیض آبادی	۱۴۹
	ترجمہ مکتوبات امیر المومنینؑ	احمد نذر، امروہوی	۵۵
	ترجمہ مکتوبات نہج البلاغہ	عبد الرزاق، ملیح آبادی	۱۲۲
	ترجمہ نہج البلاغہ	علی محمد، تاج العلماء	۵۹
	ترجمہ نہج البلاغہ	جعفر حسین، مفتی	۱۵۸
	ترجمہ نہج البلاغہ	محمد رضا نجفی	۲۴۷
	ترجمہ نہج البلاغہ (بنگالی)	ابو جعفر	۲۰۱
	ترجمہ نہج البلاغہ (بنگالی)	جہاد الاسلام	۱۹۹
	ترجمہ نہج البلاغہ	حامد رضوی، کراروی	۲۱۶
	ترجمہ نہج البلاغہ	حکیم سید علی اظہر، سید علی حیدر	۲۶۱
	ترجمہ نہج البلاغہ	ذیشان حیدر، جوادی	۱۹۶

	ترجمہ نہج البلاغہ	رئیس احمد جعفری، ندوی	۱۲۹
	ترجمہ نہج البلاغہ	علی امام زیدی	۲۳۳
	ترجمہ نہج البلاغہ	علی رضا	۱۵۴
	ترجمہ نہج البلاغہ	غلام علی اسماعیل	۱۱۴
	ترجمہ نہج البلاغہ	غلام محمد زکی، سرور کوٹی	۲۱۱
	ترجمہ نہج البلاغہ	محمد حسین، محقق ہندی	۸۶
	ترجمہ نہج البلاغہ	محمد صادق، سید	۱۶۶
	ترجمہ نہج البلاغہ	مسرور حسین، امروہوی	۱۲۰
	ترجمہ نہج البلاغہ	یوسف حسین، مرزا	۲۰۱
	ترجمہ نہج البلاغہ (گجراتی)	نشاط نورانی	۱۹۳
	ترجمہ نہج البلاغہ (ہندی)	عزیز الحسن جعفری	۱۹۱
	ترجمہ وصیت امیر المومنینؑ	احمد علی کریم بھائی دھرمسی	۱۱۷
	تعلیمات حضرت علی نہج البلاغہ کی روشنی میں نظر	الحسنین نجمی لکھنوی	۲۴۳
	تقویم الاود فی مداوۃ العمد	سبط حسن، جائسی	۱۰۶
	توضیحات تحقیقیہ	علی اکبر بن سلطان العلماء	۷۰
	جانیے تو علیؑ نے کیا کہا؟	سید شاہد حسین میثم نونہروی	۲۷۱
	چراغِ راہ		۲۵۸
	حاشیہ نہج البلاغہ	ظہور حسین، ظہیر الملت	۱۰۸
	حرف دانش	مہدی نظمی	۱۷۹
	حضرت علیؑ اور فلسفہ جدلیت	اختر علی، تلہری	۱۳۵
	حضرت علیؑ کے اقوال حکمت	خسرو قاسم	۲۲۳
	حضرت علیؑ کی تقریریں	رضا علی عابدی	۲۲۶

	حضرت علیؑ کے خطوط کا جائزہ	مجتبیٰ حسن، کامونپوری	۱۴۶
	حضرت علیؑ کی نظر میں دنیا کا تصور	مجتبیٰ حسن، کامونپوری	۱۴۶
	حکمرانی کے آفاقی اُصول		۲۵۸
	حل لغات نہج البلاغہ	محمد اعجاز حسن، بدایونی	۹۱
	حلیۃ الصالحین کلمات امیر المومنینؑ	حیدر علی، میر	۴۵
	خطبات عالیات	رضی حیدر	۱۵۴
	خطبہ عبرت	جرار رضوی، بھیکپوری	۲۲۱
	خلاصہ خطبات امیر المومنین	ظفر حسن، امروہوی	۱۸۴
	درّ شہوار	امجد علی اشہر	۱۵۳
	دراسۃ تخریج الحکم والامثال للامام علی کرم اللہ وجہہ الواردۃ فی نھج البلاغہ	ڈاکٹر ظفر حسین	۲۷۰
	دراسۃ فی منثورات الامام علیؑ	حسنین اختر، امروہوی	۲۲۲
	درس انسانیت	شوکت علی زیدی	۱۲۷
	دروازہ علی علیہ السلام پر دستک	لیاقت علی اعوان	۲۶۱
	دروس نہج البلاغہ	افروز مجتبیٰ، امروہوی	۲۱۷
	رجال نہج البلاغہ	محمود حسن قیصرؔ، امروہوی	۲۱۲
	زہرۂ مشرقہ شرح خطبہ مونقہ	علی حسین، زنگی پوری	۵۸
	سرائیکی میں نہج البلاغہ	سید جاوید بخاری	۲۶۶
	سفینۂ نجات	اویس کریم محمد	۲۶۵
	سلسبیل فصاحت شرح نہج البلاغۃ	ظفر مہدی گہر جائسی	۱۱۰
	سندھی ترجمہ نہج البلاغہ	قاری امان اللہ کربلائی، مرزا عباس علی بیگ	۲۶۶

	سوکلمات	غلام حرشبیری	۲۵۹
	سیرت مصطفی نہج البلاغہ کے آئینے میں	سید عقیل عباس نقوی	۲۶۰
	شرح بعض خطب امیر المومنینؑ	محمد علی، حزیں لاہیجی	۳۸
	شرح خطبہ شقشقیہ	علی محمد، تاج العلماء	۵۹
	شرح خطبہ شقشقیہ	امداد علی خاں، راجہ	۴۱
	شرح خطبہ شقشقیہ	محمد عباس، مفتی، شوشتری	۴۷
	شرح نہج البلاغہ	حسین بن شہاب الدین	۳۵
	شرح نہج البلاغہ	احمد حسین، امروہوی	۸۱
	شرح نہج البلاغہ	خورشید حسن، امروہوی	۱۲۸
	شرح نہج البلاغہ	زوّار علی خاں	۶۸
	شرح نہج البلاغہ	علی اظہر، فخر الحکماء	۱۰۰
	شرح نہج البلاغہ	مجتبیٰ حسن، کامونپوری	۱۴۶
	شرح نہج البلاغہ	یوسف حسین، امروہوی	۹۴
	شمائم فیض علیؑ (ترجمہ خطبہ مونقہ)	ناصر حسین، ناصر الملت	۱۱۶
	شمعِ زندگی		۲۵۸
	صحیفۂ معرفت	اشتیاق حسین	۱۹۹
	عنوان ریاست و بنیان سیاست	علی اکبر بن سلطان العلماء	۷۰
	فرمان حیدری بنام مالک اشتر	ابن حسن، جارچوی	۱۳۸
	فوائد النقیہ شرح خطبہ شقشقیہ	مسیح الدین، کاکوروی	۴۲
	قرآن اور نہج البلاغہ	محمد اکرم	۲۳۶
	قرآن کے بعد عظیم کتاب، نہج البلاغہ	عابدہ نرجس	۲۰۷
	قرآن مجید از نگاہِ نہج البلاغہ		۲۵۶

	قرآن نہج البلاغہ کے آئینہ میں	ہادی حسن فیضی	۲۴۵
	قندلیں (منظوم ترجمہ)	سلمان عابدی	۲۲۶
	کتاب مقالات درباری نہج البلاغہ	طیب رضا، اغوانپوری	۲۴۸
	کعبۂ فکر قبلۂ ایمان	آیت اللہ عقیل الغروی	۲۶۰
	کلام ابوتراب	حیدر جاوید سید	۲۱۲
	کلام امیر المومنین علیہ السلام (پندرہ جلدیں)	سید شہنشاہ حسین نقوی	۲۶۸
	کلام امیر المومنینؑ	سید حیدر عباس رضوی	۲۷۰
	کلام لسان اللہ ترجمہ خطبہ بلا الف	صفدر عباس طاہری	۲۳۲
	کلمات جلی من کلام مولانا علیؑ	محمد بشارت علی	۲۳۶
	کلمات حضرت علیؑ	حیدر علی، صفا	۴۵
	کلمات قصار	مولانا محمد علی صابری	۲۶۵
	گفتار امام علیؑ	اقبال حیدر حیدری	۲۱۹
	گفتار امیر المومنین علی علیہ السلام	نثار احمد، زین پوری	۲۴۱
	مثنوی رسا (خطبہ بلا الف)	امداد علی رساؔ	۵۸
	مرتضوی نظام حکومت	محمد حسین اکبر	۲۰۷
	مستقبل کی نسلوں کے نام حضرت علیؑ کا پیغام	سردار نقوی، امروہوی	۱۸۷
	مشکوٰۃ الفصاحۃ	صفدر حسین رضوی	۱۵۳
	مضامین نہج البلاغہ کا علمی و تحقیقی مطالعہ	مظہر عباس	۲۷۲
	مطالعہ نہج البلاغہ	گروہ مترجمین	۱۹۴
	مظہر العجائب (منظوم ترجمہ بلا الف)	ناظر حسین، ناظمؔ، مظفر نگری	۸۴
	معارف نہج البلاغہ	افتخار حسین نقوی نجفی	۲۱۸
	معجزہ علیؑ (خطبہ بلا الف)	احمد علی کریم بھائی دھرمسی	۱۱۷

	معراج بلاغت، کلماتِ قصار کا منظوم ترجمہ	تقی عسکری ولا	۲۷۱
	معرفت نہج البلاغہ	ڈاکٹر سید مشتاق مہدی	۲۶۴
	مقدمہ نہج البلاغہ	سید تلمیذ حسنین رضوی	۲۶۰
	مقدمہ نہج البلاغہ	علی اظہر، فخر الحکماء	۱۰۰
	مکتوب بنام مالک اشتر	رشید ترابی	۱۴۵
	مکتوبات حضرت علیؑ	نبی احمد خاں، رامپوری	۱۲۶
	منظوم ترجمہ	سید محمد تقوی، باسٹوی	۲۰۸
	منظوم ترجمہ نہج البلاغہ	عالم مہدی رضوی، زید پوری	۲۵۱
	منظوم ترجمہ	محمد حسن علی، حافظ، خیر پوری	۶۷
	منظوم کلمات قصار (نہج البلاغہ)	سید عالم مہدی رضوی زید پوری	۲۷۱
	منہاج البراعۃ فی شرح نہج البلاغۃ	محمد علی فاضل، شیخ	۲۴۰
	منہاج نہج البلاغہ	سبط الحسن، ہنسوی	۱۵۱
	نامہ امام علی علیہ السلام بنام مالک اشتر	الطاف حسین کلاچی	۲۶۹
	نصائح حضرت علی	نذر حسن، گوپالپوری	۱۶۲
	نکتۂ جہاں بانی	آصف پاشا صدیقی	۲۱۱
	نہج الاسرار فی کلام حیدر کرار	غلام حسین، رضا آقا	۲۳۴
	نہج البلاغہ (۲۳۸ خطبات کا منظوم ترجمہ)	الحاج سید اقتدار حسین غبار رضوی	۲۷۱
	نہج البلاغہ امیر المومنینؑ (چالیس خطبات کا منتخب مجموعہ)	پروفیسر سید حسن عسکری	۲۷۱
	نہج البلاغہ اور اردو شعراء		۲۶۰
	نہج البلاغہ اور حیات اجتماعی	سعید حیدر زیدی	۲۰۰
	نہج البلاغہ اور غرر الحکم		۲۵۸
	نہج البلاغہ اور قرآن	مجتبیٰ حسن، کامونپوری	۱۴۶

	نہج البلاغہ اور معرفت امام علیؑ		۲۵۶
	نہج البلاغہ اور معرفتِ خُدا	پروفیسر ڈاکٹر عابد حسین	۲۵۶
	نہج البلاغہ آئین زندگی	نامعلوم؟	۱۷۱
	نہج البلاغہ پشتو ترجمہ	ڈاکٹر عبدالرحیم درانی	۲۶۷
	نہج البلاغہ سندھی ترجمہ	سکندر علی لطفی	۲۶۷
	نہج البلاغہ سندھی ترجمہ	عبداللہ روحانی	۲۶۶
	نہج البلاغہ سے تیس سبق	شمس الحسن عارفی	۲۳۱
	نہج البلاغہ سے چند منتخب نصیحتیں	محمد خالد فاروقی	۱۹۰
	نہج البلاغہ کا ادبی مطالعہ	مرتضیٰ حسین، فاضل لکھنوی	۱۷۱
	نہج البلاغہ کا استناد	علی نقی، نقوی، سید العلماء	۱۷۵
	نہج البلاغہ کا تصور الوہیت	محمد تقی، امروہوی	۱۹۳
	نہج البلاغہ کے 110 کلمات قصار "کلماتِ مولائے کُل"	سید تنویر حیدر	۲۶۷
	نہج البلاغہ کی ادبی اور سماجی معنویت اردو تراجم کی روشنی میں	ناظم حسین خاں	۲۴۶
	نہج البلاغہ کے اقتباسات	نصیر علی جاوا	۲۴۲
	نہج البلاغہ کی روشنی میں زندگی کا منظر	محمد وصی خاں	۱۶۵
	نہج البلاغہ کے سیاسی تعلیمات	احتشام عباس زیدی	۲۱۶
	نہج البلاغہ کی سیر	انیس فاطمہ، شبنم جعفری	۱۹۵
	نہج البلاغہ کے ہزار سال	مہدی نظمی، لکھنوی	۱۷۹
	نہج البلاغہ کیا ہے؟	مہدی حسن جعفری	۲۴۶
	نہج البلاغہ موضوعاتی	محمد عباس ہاشمی	۲۳۹
	نہج البلاغہ	رفعت امام زیدی	۱۲۹
	نہج البلاغہ یکتا و آفاقی کتاب	ڈاکٹر سید شجاع حسین حسینی	۲۶۷

	نہج البلاغہ (پنجابی میں منظوم ترجمہ)	خورشید کمال	۲۶۴
	نیرنگ فصاحت ترجمہ نہج البلاغۃ	ذاکر حسین، بہریلوی	۱۱۸
	الھامی کلمات	رزم، ردولوی	۱۵۳
	ہدایات حضرت علیؑ	عبدالحسین	۱۱۸
	ہزار گوہر	اقبال حسین مقصود پوری	۲۵۹
	ہزار موتی	محسن نواب رضوی	۱۳۳
	وصی رسولؐ کا وصیت نامہ	محمد باقر، جوراسی	۲۰۵
	وصیت نامہ حضرت علیؑ بہ امام حسن	خسرو قاسم	۲۲۳
	Acritical Study of Nahajul Balagha	ڈاکٹر سید محمد وارث حسن نقوی	۲۶۸
	An Introduction to Nahjul Balagha	حسنین اختر، امروہوی	۲۲۲
	Dignity of Labour with Reference to Nahjul Balagha	شاہ محمد وسیم، پروفیسر	۲۲۷
	Glimpses of the Nahjul Balagha		۲۵۸
	Nahjul Balagha For Children		۲۵۹
	Peak of Eloquence	محمد عسکری جعفری	۱۲۵
	Principles of Good Governance		۲۵۹
	Socio-Economic Justice with Reference to Nahjul Balaggha	شاہ محمد وسیم، پروفیسر	۲۲۷
	Trade with Reference to Nahjul Balagha	شاہ محمد وسیم، پروفیسر	۲۲۷

نمبر شمار	مقالات		صفحہ نمبر
۱	نہج البلاغہ میں معاشرتی شعور اور اس کی روشنی میں عصرِ حاضر کے مسائل کا حل	سید سجاد حیدر	۲۷۲
۲	نہج البلاغہ کے مباحث نبوت و رسالت: تحقیقی مطالعہ	حجاب زہرا	۲۷۲
۳	حضرت علیؓ کا اسلوب خطابت: نہج البلاغہ کا خصوصی مطالعہ	طاہر مہدی	۲۷۲
۴	سیدنا علی المرتضیٰؓ کے حکم و مواعظ نہج البلاغہ کی روشنی میں خصوصی مطالعہ	سید علی فرحان	۲۷۲

مخطوطات نہج البلاغہ

کتب خانہ آصفیہ، حیدرآباد دکن

شرح نہج البلاغہ (ج۔۱) ۲۷۳
شرح نہج البلاغہ (ج۔۲) ۲۷۳
شرح نہج البلاغہ (ج۔۴) ۲۷۴
شرح نہج البلاغہ ۲۷۴
صد کلمات امیر المومنینؑ ۲۷۴
شرح نہج البلاغہ ۲۷۴
شرح نہج البلاغہ (ج۔۱) ۲۷۵
کلمات حضرت امیر المومنین علیہ السلام ۲۷۵
شرح نہج البلاغہ (ج۔۱) ۲۷۵
شرح نہج البلاغہ ۲۷۶
نثر اللآلی صد کلمات امیر المومنینؑ ۲۷۶
خطبۃ امیر المومنینؑ بین البصرۃ والکوفۃ ۲۷۶
خطبۃ امیر المومنینؑ ۲۷۷
مجموعہ ترجمہ کلمات قصار جناب امیرؑ ۲۷۷

کتب خانہ مولانا آزاد مسلم یونیورسٹی، علیگڑھ

نہج البلاغہ (جزء اول) ۲۷۷
نہج البلاغہ (جزء ثانی) ۲۷۸
شرح نہج البلاغہ (جزء اول) ۲۷۸
ارشاد المسلمین فی شرح کلام امیر المومنینؑ
(ترجمہ وشرح نثر اللآلی) ۲۷۹
تہذیب نثر اللآلی فی شرح کلمات
امیر المومنینؑ (ترجمہ) ۲۷۹
کلمات طیبات حضرت علیؑ ۲۷۹
نہج البلاغہ ۲۸۰
شرح نہج البلاغہ ۲۸۰
شرح نہج البلاغہ ۲۸۱
اقوال امیر المومنینؑ ۲۸۱

کتب خانہ ادبیات اردو، حیدرآباد دکن

کلمات طیبات حضرت علیؑ ۲۸۲

کتب خانہ ایشیاٹک سوسائٹی، بنگال

منہج الفصاحہ شرح نہج البلاغہ ۲۸۲
حکم نامہ بہ مالک اشتر ۲۸۲

کتب خانہ برٹش میوزیم

نہج البلاغہ ۲۸۳
تنبیہ الغافلین وتذکرۃ العارفین ترجمہ نہج البلاغہ ۲۸۳

کتب خانہ پیر محمد شاہ، احمد آباد

صد کلمات امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ ۲۸۴
نثر اللآلی ووصیۃ امیر المومنین ثلاثین خصلۃ ۲۸۴
مائۃ کلمات امیر المومنینؑ ۲۸۴
خطبات واقوال حضرت علی ابن ابی طالبؑ ۲۸۵

کتب خانہ حیدرآباد میوزیم، حیدرآباد

ترجمہ صد کلمہ ۲۸۵

کتب خانہ خدا بخش، پٹنہ

شرح نہج البلاغہ ۲۸۶
شرح نہج البلاغہ ۲۸۶
نہج البلاغہ ۲۸۶

شرح خطبۂ شقشقیہ ۲۸۷
صدکلمہ امیرالمومنینؑ ۲۸۷
شرح نہج البلاغہ ۲۸۷
نثر اللآلی ۲۸۷
کلمات حضرت علیؑ ۲۸۸
ترجمہ نہج البلاغہ ۲۸۸

کتب خانہ درگاہ گیلانی، بہاولپور

صدکلمہ امیرالمومنینؑ ۲۸۸
کلمات امیرالمومنینؑ ۲۸۹

کتب خانہ رضا، رامپور

نہج البلاغہ ۲۸۹
وصایای امیرالمومنینؑ ۲۸۹
نہج البلاغہ ۲۹۰
شرح نہج البلاغہ ۲۹۰
نہج البلاغہ ۲۹۰
نہج البلاغہ ۲۹۰
کلام امیرالمومنینؑ ۲۹۱
شرح نہج البلاغہ ۲۹۱
کلام امیرالمومنینؑ ۲۹۱

کتب خانہ مولانا رسول احمد، گوپالپور

نہج البلاغہ ۲۹۲
وصایای حضرت علی علیہ السلام ۲۹۲

کتب خانہ راجا محمود آباد، محمود آباد

نہج البلاغہ ۲۹۳
نہج البلاغہ ۲۹۳
شرح نہج البلاغہ ۲۹۳
خطبۂ شقشقیہ (شرح) ۲۹۳
رسالہ جیّدہ نظم شرح البیان (کلام امیرالمومنینؑ) ۲۹۴
مطلوب کل طالب (صدکلمہ) ۲۹۴
نہج البلاغہ (منتخبات) ۲۹۴
نثر اللآلی (کلمات امیرالمومنینؑ) ۲۹۵
نہج البلاغہ (منتخبات) ۲۹۵

کتبخانہ سالار جنگ، حیدرآباد دکن

ترجمہ نہج البلاغہ ۲۹۶
ترجمہ نہج البلاغہ ۲۹۶
ترجمہ نہج البلاغہ ۲۹۶
شرح نہج البلاغہ ۲۹۶
کلمات امیرالمومنینؑ ۲۹۷

کتب خانہ میر ضامن علی، عزاخانہ شاہ گنج، آگرہ

انوار الفصاحہ واسرار البلاغہ فی شرح نہج البلاغہ ۲۹۷
خطبات علی علیہ السلام ۲۹۸

کتب خانہ مجیدیہ بدریہ، پھلواری شریف

مراسلات امیرالمومنین علی علیہ السلام ۲۹۸
ملفوظات حضرت علیؑ ۲۹۸

کتب خانہ گاما گنجینۂ مانک جی، ممبئی

شرح نہج البلاغہ ۲۹۹
نصایح علی علیہ السلام ۲۹۹

کتب خانہ ممتاز العلماء، لکھنؤ

نہج البلاغہ ۲۹۹
شرح نہج البلاغہ ۳۰۰

شرح نہج البلاغہ ۳۰۰

کتب خانہ ناصریہ، لکھنؤ

شرح نہج البلاغہ (ج۔۲) ۳۰۰
شرح نہج البلاغہ (ج۔۳) ۳۰۱
ترجمہ خطبہ امیر المومنینؑ در ذم دنیا ۳۰۱
رسالہ فی قول امیر المومنینؑ العلم نقطۃ کسرھا الجھال ۳۰۲
روضۃ الابرار ترجمہ نہج البلاغہ ۳۰۲
الخطبۃ الشقشقیہ ۳۰۳
خلاصۃ الترجمان فی تاویل خطبۃ البیان ۳۰۳
رسالہ فی بیان شرح الذی روی عن امیر المومنین من عرف نفسہ فقد عرف ربہ ۳۰۳

کتب خانہ ندوۃ العلماء، لکھنؤ

ارشاد المسلمین فی شرح کلمات امیر المومنینؑ ۳۰۴

کتب خانہ مدرسۃ الواعظین، لکھنؤ

منتخب نہج البلاغہ ۳۰۴
رسالہ شرح نہج البلاغہ وصایای امیر المومنینؑ ۳۰۵
نہج البلاغہ ۳۰۵
نصایح امیر المومنینؑ ۳۰۶

کتب خانہ جامعۂ ہمدرد، دہلی

خطبات واقوال حضرت علی علیہ السلام ۳۰۶

❁ ❁

کتب خانے

کتب خانہ آصفیہ، حیدرآباد دکن ۲۷۳

کتب خانہ مولانا آزاد مسلم یونیورسٹی، علیگڑھ ۲۷۷

کتب خانہ ادبیات اردو، حیدرآباد دکن ۲۸۲

کتب خانہ ایشیاٹک سوسائٹی، بنگال ۲۸۲

کتب خانہ برٹش میوزیم ۲۸۳

کتب خانہ پیر محمد شاہ، احمد آباد ۲۸۴

کتب خانہ حیدرآباد میوزیم، حیدرآباد ۲۸۵

کتب خانہ خدا بخش، پٹنہ ۲۸۶

کتب خانہ درگاہ گیلانی، بھاولپور ۲۸۸

کتب خانہ رضا، رامپور ۲۸۹

کتب خانہ مولانا رسول احمد، گوپالپور ۲۹۲

کتب خانہ راجا محمود آباد، محمود آباد ۲۹۳

کتب خانہ سالار جنگ، حیدرآباد دکن ۲۹۶

کتب خانہ میر ضامن علی، عزاخانہ شاہ گنج، آگرہ ۲۹۷

کتب خانہ مجیدیہ بدریہ، پھلواری شریف ۲۹۸

کتب خانہ گاما گنجینۂ مانک جی، ممبئی ۲۹۹

کتب خانہ ممتاز العلماء، لکھنؤ ۲۹۹

کتب خانہ ناصریہ، لکھنؤ ۳۰۰

کتب خانہ ندوۃ العلماء، لکھنؤ ۳۰۴

کتب خانہ مدرسۃ الواعظین، لکھنؤ ۳۰۴

کتب خانہ جامعۂ ہمدرد، دہلی ۳۰۶

❁ ❁

نمبر شمار	منابع و مصادر	
	ادبی معجزہ	ڈاکٹر تقی عابدی
	ارباب اردو	اسماء رفعت حسین
	امامیہ مصنفین کی مطبوعہ تالیفات	مولانا حسین عارف نقوی
	ایک فرد ایک ادارہ	عندلیب زہرا، کاموپوری
	تاریخ آداب اللغۃ	--------
	تاریخ اصغری	اصغر حسین نقوی
	تاریخ بغداد	خطیب بغدادی
	تالیفات شیعہ	ڈاکٹر شہوار حسین
	تجلیات	مرزا محمد ہادی عزیز لکھنوی
	تذکرہ بے بہا	مولانا محمد حسین، نوگانوی
	تذکرہ حفاظ شیعہ	مولانا سید علی نقی نقوی
	تذکرہ علماء امامیہ، پاکستان	مولانا حسین عارف نقوی
	تذکرہ علماء امروہہ	ڈاکٹر شہوار حسین
	ترجمہ نہج البلاغہ	مفتی جعفر حسین
	تکملہ نجوم السماء	مرزا محمد مہدی
	تواریخ واسطیہ	قاضی رحیم بخش
	خورشید خاور	مولانا سعید اختر
	الذریعہ الی تصانیف الشیعہ	آقا بزرگ تہرانی
	سلسبیل فصاحت	مولانا ظفر مہدی، جائسی

	سندھ میں اردو شاعری	نبی بخش بلوچ
	سوانح مرتضیٰ حسین فاضل	مولانا حسین مرتضیٰ
	سید رضی بر ساحل نہج البلاغہ	محمد ابراہیم نژاد
	شروح نہج البلاغہ	شیخ حسین جمعہ عاملی
	شہداء فضیلت	علامہ امینی
	صدائے جعفریہ (ماہنامہ)	مولانا تقی حسن وفا
	طبقات مفسران شیعہ	ڈاکٹر عقیقی بخشایشی
	الغدیر	علامہ امینی
	فوائد الرضویہ	شیخ عباس قمی
	فہرست کتب شیعہ، حیدر آباد	
	فہرست	نجاشی
	فہرست	ابن ندیم
	فہرست	حاج بابا مشار
	فہرست نسخہ ھای خطی کتبخانہ رضا، رامپور	
	فہرست نسخہ ہای خطی راجہ محمود آباد	
	کتاب المجد	عمری
	کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون	ملا کاتب جلبی
	ماھو نھج البلاغہ	شہرستانی
	ماہنامہ اصلاح	مولانا محمد جابر جوراسی
	ماہنامہ سرفراز	انصار حسین، مالیلی
	مجلہ راہ اسلام	خانہ فرہنگ جمہوریہ اسلامیہ ایران، دہلی

	مصادر نہج البلاغہ	--------
	مطلع انوار	مولانا مرتضیٰ حسین فاضل
	معالم العلماء	ابن شہر آشوب مازندرانی
	مقدمہ نہج البلاغہ	مولانا حکیم علی اظہر
	مکتوبات حضرت علیؑ	حکیم نبی احمد خاں، رامپوری
	نثر نگاران اردو	عرفان عباسی
	نجوم الارض	مولانا سید محمد پیکر، گوپالپوری
	نجوم السماء	مولانا مرزا محمد علی
	نزھۃ الخواطر	ملا عبدالحئ
	نقباء البشر	آقا بزرگ تہرانی

نہج البلاغہ علوم و معارف کا وہ گراں بہا سرمایہ ہے جس کی اہمیت و عظمت ہر دور میں مسلم رہی۔

نہج البلاغہ اسلامی تعلیمات کا الہامی صحیفہ، حکمت اخلاق کا سرچشمہ اور معارفِ ایمان و حقائق تاریخ کا انمول خزانہ ہے۔

سید رضیؒ نے نہج البلاغہ جمع کیا تو سب سے پہلے آپ کی بھتیجی نے آپ سے اجازہ نقل حاصل کیا۔ اُس دور سے باب مدینۃ العلم کے علم و حکمت کے اِس بحر بیکراں سے ہر عہد و ہر سرزمین کے علماء و بلغاء اور ادباء و شعراء فیضیاب ہوتے رہے اور ہو رہے ہیں۔ برصغیر کے علماء و دانشوروں نے بھی نہج البلاغہ سے بھرپور استفادہ کیا۔ کتاب شارحین نہج البلاغہ میں برصغیر میں نہج البلاغہ پر انجام پانے والے کاموں کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

اُمید ہے بزرگان کی ان محنتوں سے مستفید ہو کر نوجوان اس کام کو اور بہتر انداز سے آگے بڑھائیں گے۔

مرکز افکار اسلامی